دیارِ نبیؐ



PUBLISHERS :- ISLAMIC INTERNATIONAL MISSION
SLAITHWAITH HUDDERS - FIELD (UK)

زیر اہتمام ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز، لاہور (۸) پاکستان

محمد [illegible]

اَے بسراۓ پردہ یثرب بخواب
خیز کہ شُد مشرق و مغرب خراب

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دیارِ نبی



مصنّف
و
مؤلّف

راؤ شمشیر علی خاں احمد نگر ضلع گوجرانوالہ
(حال مقیم انگلستان)

یہ کتاب حج بیت اللہ کو جانے والے حجاج کیلئے
راہِ منزل اور معلّم کا کام دیگی۔

ناشرین:
ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور (۸)
(پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مؤلف:۔ راؤ شمشیر علی خاں
ناظم انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن
یونائیٹڈ کنگڈم

مقامِ اشاعت: ادارہ انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن
۳۔ نیو سٹریٹ۔ سلیتھ ویٹ
ہڈرز فیلڈ۔ (یو۔کے)

3- NEW STREET SLAITHWAITE
HUDDERS FIELD- (U-K-)

طابع:۔ ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز، کشمیری بازار
لاہور (۸)
(پاکستان)

مطبع:۔ کیمبرج پرنٹنگ پریس۔ لاہور

سال طباعت:۔ ۱۳۹۲ ہجری ۱۹۷۲ عیسوی

تعداد طباعت:۔ ۱۵۰۰

قیمت برائے پاکستان و ہندوستان دس روپے،
برائے یورپ و لندن، چھ پینی

فہرست مضامین

تمام شد

دیباچہ

قارئین کرام کے سامنے دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ روشن پہلو پیش کئے جا رہے ہیں جنکی تصدیق قرآن مجید حدیث نبوی اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہو۔ اِس کتاب میں ارکانِ حج بیت اللہ اور محبت رسول اللہ صلعم کی تڑپ محبت عقیدت کی نورانی لہریں نظر آئینگی اور رسالتِ نبویؐ کے روشن پہلو آپ کی نورِ نظر ہونگے۔ جو موت کے بعد میدان حشر قبر میں آپ کی کفایت کا کام دیں گے۔ اس کتاب میں صحابہؓ کرامؓ اولیا اللہ اور دیگر تمام پیغمبروں کی زندگی کے حالات درج ہونگے۔ یہ کتاب انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کی بارہویں کتاب ہے۔ جو شانِ رسالت میں پیش کی گئی ہے۔ یہ کتاب مؤلف کے دل کی آواز اور آنکھوں کے وہ آنسو ہیں جو روضۂ اقدس کے در و دیوار میں آنکھوں سے نکل کر شبنم کے قطروں کی طرح بہ گئے وہ آنسو جو روضہ ریاض من جنت کے قالین میں ضم ہوئے۔ وہ آنسو جو نبی صلعم کے سامنے حضورؐ کے چہرہ مبارک کے سامنے آنکھوں سے جاری ہوئے۔ وہی آنسو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی طرف گرے جو اسطوانہ وفود۔ اسطوانہ جبرائیلؑ اسطوانۂ عائشہ صدیقہؓ اسطوانہ ابی لبابہؓ پر گرے وہی آنسو جو حجرِ اسود صفا مروہ۔ آبِ زم زم اور عرفات۔ مزدلفہ اور منیٰ میں رحمتِ خداوندی کی محبت سے جاری ہوئے۔ وہی تاثر وہی آنکھوں کے آنسو یہاں درج کر دیئے ہیں۔ اِس کتاب کی قیمت یہی ہے۔ کہ ایک انسان اسکو بار بار پڑھیگا۔ جو آنکھوں سے آنسو جاری کرانے پر قادر ہوگی۔ جس انسان کے اندر ایک قطرہ ایمان بھی ہوگا۔ تو انشاء اللہ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری کرنا اسکی اصلی قیمت ہوگی۔ اس کتاب میں وہ دعائیں بھی شامل ہونگی۔ جو اپنے مشن کی بھلائی اور مقاصد کے لئے مانگی گئیں۔ ہم اپنے دوستوں بزرگوں سے بھی اپنے مشن کی بھلائی کے لئے دُعا کرانا چاہتے ہیں کہ اے خدا تو جب

چاہتا ہے۔ جانوروں سے ابابیلوں سے ہواؤں سے کام لے لیتا ہے پس اپنے اس عاجز وحقیر بندہ سے بھی اپنے دین کا کوئی کام لے لیں۔ بس اپنے دل کی داستان ہم اپنے بزرگوں کے سامنے پیش کرنے کے بعد آپ کی ہمدردی اور دعاؤں کے طالب ہیں +

ہمارے مشن کی مزید معلومات ہمارے دوسرے لٹریچر دیارِ حبیبؐ دُنیا میں جنّت اور تجارتِ آخرت میں مطالعہ فرمائیں +

فقط

احقر شمشیر علی خاں ہاد
عفی عنہٗ

اسلامی لٹریچر

ادارہ انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن انگلستان آپ کی خدمت میں انمول تحفے پیش کرتا ہے۔ تاکہ آپ کو دُنیا اور آخرت میں سکون ملے۔ اِس کے علاوہ ہر قسم کا اسلامی لٹریچر ہم سے خرید فرمائیں۔

	P.		P.
قرآن مجید عربی انگریزی ترجمہ	2-0	قرآن مجید عربی اُردو ترجمہ	1-75
قرآن مجید عربی اُردو درمیانہ سائز	1-25	قرآن مجید بلا ترجمہ	1-25
حدیث بخاری مکمل سیٹ	4-50	سیرت محسن کائنات صلعم	0-65
حکایاتِ صحابہ انگریزی	0-50	فضائل نماز انگریزی	0-35

روانگی سفر

جب آپ کے پاس دو ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ یا ہ 5 2 ہے نقد جمع ہو جائیں۔ جس سے آپ آسانی سے حج پر خرچ کر سکیں۔ تو آپ اپنے پاسپورٹ میں انڈورسمنٹ کرالیں۔ اگر سفر لندن انگلستان سے شروع کرنا ہے۔ تو لندن میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر سے :بلجیم۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ یوگوسلاویہ۔ بلگیریا۔ گریلیش۔ سائپریا ٹرکی۔ جارڈن۔ سعودی عرب۔ عراق۔ ایران کی انڈورسمنٹ کرالیں۔ اگر سفر بذریعہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز سے کرنا ہے۔ تو صرف سعودی عرب کی انڈورسمنٹ کرالیں اگر سفر ہندوستان یا پاکستان سے شروع کرنا ہے۔ پھر یا تو کوٹہ سسٹم کے حساب سے درخواست دیں۔ جو ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی جاتی ہے۔ یا آپ زیارت مقدسہ کے لئے **سپیشل پاسپورٹ** حاصل کریں جو آپ کی حکومت اپنے قانون کے مطابق جاری کرتی ہے۔ پاسپورٹ حاصل کرنے کے بعد سعودی عرب کی ایجنسی۔ کراچی۔ اسلام آباد پاکستان یا لندن انگلستان یا عمان جارڈن سے حاصل کریں۔ پھر سمال پاکس۔ کالرہ۔ ٹائیفائڈ کے تین انجکشن لگوا کر اصلی سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔ جعلی سرٹیفکیٹ حاصل نہ کریں۔ ذرا سے درد و تکلیف سے بچنے کے لئے تیس لاکھ حجاج کو ایسی بیماریوں میں مبتلا کرنے کی کوشش نہ کریں یہ آپ کی صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ روانگی سفر سے پہلے آپ مندرجہ ذیل باتیں ذہن نشین کر کے یہ چیزیں ہمراہ لے جائیں :۔

1۔ پاسپورٹ بمع سعودی انڈورسمنٹ 2۔ سمال پاکس۔ کالرہ۔ ٹائیفائیڈ کے انجکشن سرٹیفکیٹ 3۔ واپسی ٹکٹ۔ بحری یا ہوائی جس طرح کا بھی سفر کرنا درکار

ہوائی واپسی ٹکٹ لیں اسکے زیادہ رقم برائے اخراجاتِ حج کم سے کم 1000 ہزار روپیہ یا 100 پاؤنڈ انگلش کرنسی کے سامان دو عدد سلوار دو عدد قمیض دو احرام کی چادریں ایک کمبل ایک سوٹ کیس۔کم سے کم سامان آپ کی سہولت کے لئے بہت مفید ہوگا۔آپ سوموار کے دِن سفر کی ابتدا کریں۔کیونکہ یہ محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔حج پر روانہ ہونے سے پیشتر اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے مل لیں اور اپنی غلطی غصّہ اور ناراضگی کو معاف کرالیں +

اب آپ اپنے مبارک سفر پر روانہ ہو جایئے۔اپنے سامان پر اپنے معلم کا نام و پتہ لکھ دیں۔معلم کا انتخاب خود کریں۔کسی پاکستانی دلال یا ایجنٹ کی معرفت نہ کریں۔پاکستانی دلال 52 ریال فی آدمی وہاں کے معلم لوگوں سے کمیشن وصول کرتے ہیں اور قصائی اور دُنبہ والا معاملہ اکثر وہاں ہوتا ہے۔لائل پور گوجرانوالہ سیالکوٹ وزیر آباد میں چند دلال کمیشن ایجنٹ کا کام کرتے ہیں۔جو کہ مکہ مکرّمہ کے معلم لوگوں سے 50 روپیہ فی مرغا یعنی حاجی دوستوں کو مُرغے کی شکل میں فروخت کیا جاتا ہے +

پاکستانی دلال تو 50 روپیہ لیکر سعودی معلم لوگوں کے سپرد کر دیتے ہیں مگر پھر سعودی معلم بزرگ اتنا روپیہ وصول کرتے ہیں۔کہ جو مکان کرایہ پر لیکر دیتے ہیں۔ تو اُس میں سے آدھی رقم خود کھا جاتے ہیں۔آدھی مالک مکان کو دی جاتی ہے۔پھر میدانِ عرفات مزدلفہ منیٰ میں دورانِ حج کے لئے رہائش کا خرچہ 37 ریال لیتے ہیں بس میں سفر کرانے کا خرچہ 23 ریال لیتے ہیں۔اس تمام کام میں معلم لوگوں کا نصف حصہ ہوتا ہے۔58 ریال معلم کی فیس الگ ہوتی ہے۔اسوجہ سے آپ براہِ راست معلم خود کریں۔ہر سال نیا معلم تبدیل کرنا بہتر ہوتا ہے۔مکان کا کرایہ خود مالکِ مکان سے مقرر کریں۔عرفات مزدلفہ منیٰ کا سفر آسانی سے پیدل بھی ہو سکتا ہو قریب ہی فاصلہ ہے۔مکہ سے منیٰ 3 میل ہے۔وہاں ایک رات کا قیام ہے اگلی

صبح منیٰ سے عرفات جانا ہوتا ہے۔ جو کہ 5 میل ہے۔ مغرب کی نماز سے پہلے عرفات سے مزدلفہ آنا ہے رات کا قیام مزدلفہ ہے۔ عرفات سے مزدلفہ صرف 3 میل ہے۔ اگلی صبح مزدلفہ سے منیٰ آنا ہوگا۔ منیٰ میں تین روز قیام ہے۔ اسوجہ سے آپ آسانی سے پیدل حج کر سکتے ہیں۔ اگر پیدل نہ کریں تو پرائیویٹ موٹریں کاریں گاڑیاں وہاں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ جو تھوڑے سے خرچہ پر آپکو حج کرا دیتی ہیں۔ 2-3 ریال معلم کو دینے کی بجائے بچت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح رہائش کے معاملہ میں بھی 5 3 ریال کی بچت ہو سکتی ہے معلم کی فیس جو سعودی حکومت نے مقرر کر رکھی ہے۔ وہ آپ کو ہر حالت میں ادا کرنی ہوگی حکومت نے مقرر کر دی ہے۔ وگرنہ معلم لوگ زیادہ وصول کرتے تھے۔ یہ عبارت ہمارے 3 سالہ تجربہ کی وجہ سے وہاں کی مشکلات کا نچوڑ ہے۔ آپ ایک ایک بات کو عملی طور پر اپنائیے ورنہ بعد میں یاد آئیگا۔ کہ ہماری کتاب کی حقیقت اصل عبارت ہے +

بحری جہاز کا سفر

اگر آپ بحری جہاز سے سفر کر رہے ہیں تو اسی جہاز میں لاتعداد دوسرے حجاج بھی ہونگے۔ اپنا ایک امیر برائے کاروانِ حج مقرر کر لیجئے۔ تاکہ آپ کا جماعتی نظام قائم ہو کر سنت نبویؐ اور نماز باجماعت حکمِ خداوندی پر عمل ہوتا رہے۔ دوران سفر میں نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ اپنا پورا وقت عبادت الٰہی میں گذاریں۔ اپنی زبان پر سُبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر کا ترانہ جاری رکھیں قران مجید پڑھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجتے رہیں۔ اور ارکان حج بیت اللہ کی چند کتب ساتھ رکھیں۔ اگر ہو سکے تو ہمارے مشن کی کتابیں مثلاً دیارِ حبیبؐ۔ دُنیا میں جنت۔ تجارت آخرت۔ دیارِ نبیؐ۔ ہمراہ رکھیں یہ کتابیں انشاء اللہ آپ کو مشعل راہ کا کام دینگی۔ ارکانِ

حج کی پوری معلومات آپ کو دورانِ سفر میں آجانی چاہئے۔ آپ کو احرام میقات پر پہنچ کر باندھ لینا چاہئے پاکستان و بھارت کے حجاج کے لئے کوہِ یلملم جو سمندر میں ایک جگہ آتی ہے۔ وہاں سے گذرنے سے پہلے حجاج کو احرام باندھ لینا چاہئے اس جگہ پر جہاز سیٹی بجا کر میقات پر پہنچنے کی خبر دیتا ہے وہ جگہ بحری جہاز کے ملازم بھی آپ کو بتا دیں گے +

ہوائی سفر

اگر آپ ہوائی جہاز سے سفر کر رہے ہیں۔ تو جس جگہ سے آپ اپنا سفر شروع کریں گے۔ وہاں سے ہی احرام باندھ لیں اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ جہاز راستہ میں کسی جگہ قیام کرے گا۔ یعنی جدّہ جانے سے پہلے بیروت۔ دمشق یا عمان وغیرہ میں ٹھہرے گا تو آپ وہاں سے احرام باندھ لیں +

خشکی کا سفر

اگر آپ بذریعہ موٹر کار یا بس یا پیدل سفر کر رہے ہیں تو آپ مدینہ منورہ سے پانچ میل دُور حضرت علیؓ کے کنواں کے قریب ایک جگہ آتی ہے جو کہ مدینہ سے مکہ کے راستہ میں آتی ہے وہاں تمام سواریاں رُک جاتی ہیں۔ آپ وہاں سے احرام باندھ لیں۔ احرام باندھنا حج بیت اللہ کا پہلا فرض ہے۔ اب آپ اگر بحری جہاز یا ہوائی جہاز کے مسافر ہیں تو آپ کو جدّہ بندرگاہ یا جدّہ کے ہوائی جہاز کے اڈہ پر اترنا پڑے گا۔ وہاں سے آپ کے معلم کا آدمی آپ کو ملیگا جو جدّہ سے مکہ مکرمہ 38 میل بذریعہ بس لے جائیگا۔ کرایہ بس 3 یا 5 ریال ہوگا جدہ سے مکہ کا وہ آپ ادا کریں گے۔ حدود حرم میں داخل ہونے سے پہلے چند ضروری باتیں آپ کی خدمت میں عرض کر دینی ضروری ہیں تاکہ آپ کو اس کتاب سے فائدہ حاصل ہو جائے +

حقیقتِ حج

ارکانِ حج کی پوری تفصیل آسان زبان میں ترتیب کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔ حج دراصل عشق خداوندی کی پہلی منزل ہے کہ ہر چیز کو چھوڑ کر صرف محبوب کو پکڑ لو۔ حجرِ اسود کو جب بوسہ دیتے ہیں۔ تو یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہم خداوند عالم کے اتنے ہی قریب ہیں کہ ہر جلوہ نظر آ رہا ہے محبت خداوندی کا تقاضا ہے کہ کسی سے لڑائی جھگڑا مت کرو اگر سچی محبت لے کر آئے ہو تو ہر چیز کو چھوڑ کر محبوب کے گھر سے لپٹ کر آنسو بہاؤ یہ آنسو آپ کے لئے ذخیرہ آخرت ہونگے۔ میرے بزرگو بھائیو! اللہ پاک کے گھر کی طرف جا رہے ہو۔ اِس راہ میں بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔ اپنی طبیعت کے خلاف اور اپنے نفس کے خلاف باتیں ہونگی۔ کبھی شکائیت ہو گی کہ گرمی بہت ہے۔ پانی بھی ٹھنڈا نہیں۔ مکّہ کے لوگ عزّت نہیں کرتے اور دکاندار زیادہ قیمت وصول کرتے ہیں۔ ان تمام حالات کو دیکھتے ہوئے یاد رکھیں کہ خداوند کریم تمام دلوں پر غالب ہے۔ اپنی زبان پر لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ جاری رکھیں۔ احرام کے وقت دو عدد چادریں بلا سلی پہن لیں۔ سر کو ننگا رکھیں ایسا جوتا پہنیں جس سے پاؤں کی اُوپر کی ہڈی کھُلی رہے۔ سُرمہ اور خوشبو نہ لگاؤ۔ بالوں کو نہ سنوارو۔ نہ شکار کرو نہ کسی کو شکار میں مدد دو۔ دیوانوں کی صورت بنالیں۔ جس قدر مکہ معظمہ سے قریب ہوتے جاؤ اللہ تعالیٰ کی یاد میں کثرت سے وقت لگاؤ+

ایامِ حج میں سب سے زیادہ مقدس وقت وقوفِ عرفہ کا دن ہے مزدلفہ کی رات ہے۔ یہ رات پھر زندگی میں شائد نصیب ہو ہم نے دیکھا کہ کچھ جاہل کم علم رکھنے والے لوگ اِن اوقات کو بات چیت کرنے اور کھانے پینے میں ضائع کر

دیتے ہیں۔ خیال رکھو اس وقت کو صرف خداوندِ عالم کی عبادت میں خرچ کرو قرانِ مجید۔ درودِ پاک۔ سُبُحَانَ اللّٰہ، اَلحَمدُ لِلّٰہ، اَللّٰہُ اَکبَرُ ہر وقت پڑھتے رہو۔ دُعا بھی کرتے رہو۔ جبل رحمت کے پاس جانا اگر مشکل ہے تو تمام عرفات کا میدان جس کا رقبہ ۲/۱ ۱ میل تک ہے سب آج رحمتِ خداوندی سے رحمت کی بارش سیراب ہیں۔ موت کی سختی، عذاب قبر، میدان حشر اور دوزخ کی آگ اور پل صراط کی دشواری۔ مجبوری۔ لاچاری ان سب کے دفعیہ کے لئے دعائیں مانگیں۔ اور تمام مسلمانوں کے لئے کہ سب کا خاتمہ ایمان پر ہو اور ہمارے اس چھوٹے سے اسلامی مشن کے لئے بھی دُعائیں کریں کہ اے اللہ اس مشن کو پوری دنیا میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے طریقہ کے مطابق پھیلا دے۔ یہ تیری توحید کا مشن ہے۔ تیرے نبیؐ کی سُنّت کا مشن ہے جو پوری دُنیا میں تیرے دین کا پیغام پہنچانا چاہتا ہے۔

حقیقت قربانی

جس وقت آپ میدان منیٰ میں اپنی طرف سے قربانی دیں اُس وقت آپ اپنے دِل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسا جذبہ رکھیں۔ کہ اپنے پیارے لختِ جگر کو خدا کی راہ میں قربان کر کے دکھایا۔ کہ اللہ کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے کے بعد خلیل اللہ کا مرتبہ پایا۔ خداوندِ عالم نے قرآن مجید میں فرمایا۔ سلام ہو ابراہیمؑ پر۔ ہم ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے والے ابراہیمؑ کو اُن کے احسان قربانی کا بدلہ بقائے دوام کی صورت میں فرماتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے حقیقی بندوں میں سے تھے۔ یہ اسلام کی عظمت ہے کہ جس نے اللہ تعالےٰ کے حضور میں حضرت اسماعیل کی گردن جھکا دی تاکہ اپنی ننھی سی پیاری جان راہ خدا میں قربان کر دے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرانِ مجید میں فرماتا ہے

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا۔ کہ اپنی سب سے پیاری چیز راہِ خدا میں قربان کر۔ اگلی صبح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے لختِ جگر سے مشورہ کرتے ہیں۔ کہ خداوند عالم کا حکم ہے کہ میں تم کو راہِ خدا میں قربان کردوں حضرت اسماعیلؑ نے جواب دیا۔ اے میرے بزرگ باپ حکم خداوندی کی تعمیل جلد از جلد کیجئے حکم کی بجاآوری میں تاخیر نہ کیجئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ مجھے آپ صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ میری ایسی لاکھ جانیں بھی حکم خدا پر قربان ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے اسماعیلؑ کو ہمراہ لیا۔ تاکہ قربان کردیں۔ ایک ہاتھ میں رسی اور چھری پکڑے لئے جا رہے تھے۔ راہ میں شیطان لعین ملا۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہنے لگا۔ کہ تمہارا باپ تم کو ذبح کرنے کے لئے لے جا رہا ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے شیطان لعین کو جواب دیا۔ اے مردود شیطان کوئی بزرگ باپ بھی اپنے پیارے بیٹے کو ذبح کیا کرتا ہے۔ یہ تو حکم خداوندی ہے جو میرا باپ پورا کر رہا ہے۔ ایسی لاکھوں جانیں قربان ہوں خدا کے حکم پر اور خدا کی راہ میں۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے شیطان پر کنکریاں ماریں۔ اُسی رسم ابراہیمیؑ کے مطابق ہم لوگ شیطان پر کنکریاں مارتے ہیں۔ اُن تینوں جمُروں کے نام یہ ہیں۔ جمرہ اُولیٰ۔ جمرہ وسطیٰ جمرۃ العقبہ جمُروں کا اردو ترجمہ تین پتھر کے نشانات ہیں جو تین جگہ پر ہیں۔ تینوں جگہ پتھر مارے جاتے ہیں۔ ان تینوں جگہ پر شیطان لعین نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو راہِ حق سے بہکانا چاہا لیکن آپ اُس کے پھندے میں نہ آئے بلکہ ناراض ہو شیطانِ لعین پر پتھر پھینکے اُسی سنت کی پیروی میں حجاج کرام ان جمروں پر کنکر مارتے ہیں۔ یہ جمرے مکہ سے چار میل کے فاصلہ پر منیٰ میں ہیں۔ جہاں پر قربانی دی جاتی ہے۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پیارے لختِ جگر حضرت

اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے گراتے ہیں حضرت اسمٰعیلؑ اپنے باپ سے عرض کرتے ہیں اے میرے بزرگ باپ اپنی چھری تیز کر لیجئے۔ اور آنکھوں پر کپڑا یعنی پٹی باندھ لیں۔ تاکہ پدری محبت راہِ حق میں حائل نہ ہونے پائے۔ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے مشورہ پر عمل کیا۔ چھری تیز کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور راہ خدا میں اپنے لختِ جگر نورِ بصر کو قربان کرنا چاہا۔ اِدھر اللہ تعالےٰ نے چھری کو حکم دیا کہ دیکھ میرے محبوب کا بال تک بھی نہ کٹے۔ اُدھر آسمانی فرشتوں کو حکم دیا کہ آسمان کے سب دروازے کھول دیں اور تمام فرشتے باپ بیٹے کی فرمانبرداری اور اطاعت کو دیکھیں۔ جسکو دیکھ کر فرشتے کانپ گئے عرش بریں پر لرزہ طاری ہوگیا۔ ناگاہ مشیت ایزدی نے فرمایا کہ اے ابراہیمؑ تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا۔ باپ بیٹا امتحان میں پورے اُترے فوراً خداوند عالم نے اپنے مقرب فرشتہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی خوشنودی کا پیغام دے کر بھیجا اور بہشت سے ایک دُنبہ قربانی کے لئے بھیجا۔ فرمایا اے میرے خلیل! یہ دُنبہ قربان کرو۔ خداوندِ عالم آپ کے بیٹے کی قربانی کے بدلہ میں یہ دُنبہ قبول فرمایا ہے۔ ہم صرف دلوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو قربانی کا خون اور گوشت درکار نہیں ہے۔ بلکہ انسان کے دِل اور رُوح کی قدر سے تقویٰ ملتا ہے اس مقام پر قربانی کرنے والے انسانوں کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں ÷ اور تقویٰ کی دولت سے مالامال ہوجاتے ہیں اور متقی کا منصب پاتے ہیں +

حقیقی قربانی کا منشاء یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ اور سیدنا حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کی مقدس زندگی ہمہ وقت پیش نظر رہے کہ خوشنودی خداوندِ عالم کے لئے دُنیا کی ہر چیز کو قربان کردینا ہی محبت خداوندی کا تقاضا خیال فرماتے تھے۔ اور اِلٰہی اَنْتَ مَقْصُودِیْ وَرِضَاكَ مَطْلُوْبِیْ اُن کا نظریہ تھا

قرانِ مجید سے ثابت ہے۔ کہ جب سے انسانی نسل چلی ہے تب ہی سے قربانی کی رسم چلی آتی ہے :۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے :۔

"اِن لوگوں کو سیدنا آدم علیہ السلام کے دونو بیٹوں کا قصہ سنا دو۔ کہ کہ دونوں نے قربانی کی۔ مگر ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی +

دراصل بات یہ ہے کہ سیدالمرسلین، خاتم النبیین، محبوب رب العالمین احمدِ مجتبےٰ، محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملتِ ابراہیمی کے مجدد تھے اسی لئے نبی صلعم نے ساری اُمت کے لئے حکم صادر فرمایا کہ ارکانِ حج میں سُنت ابراہیمیؑ کی یاد ہمیشہ تازہ کی جائے۔ تاکہ اُمتِ مسلمہ میں سُنتِ ابراہیمیؑ بس جائے۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ قربانی کے وقت جذباتِ ابراہیمیؑ کا خاص خیال رکھیں۔ اور دِل اور رُوح کے پاکیزہ جذبات کی قدر کا نام ہی کو تقویٰ خیال فرمائیں +

یہی تقویٰ اللہ تبارک و تعالےٰ کے ہاں مقبول بھی ہے اور محبوب بھی :+

ارشاد خداوندی ہے کہ اللہ تعالےٰ کو تمہاری قربانیوں میں گوشت اور خوُن کی ضرورت نہیں۔ اس کی نظر میں صرف تمہارے تقویٰ کی قدرومنزلت ہے۔ جو قربانی کرنے والے کے دِل میں ہوتا ہے۔ اِسی لئے اللہ پاک کے حکم پر چلنے سے دُنیا و دین کی بھلائی انسان کو مل جاتی ہے +

جب تک قوم پوری طرح سے قرانِ مجید اور حدیث نبوی صلعم پر عمل کرتی رہی پوری دُنیا کی امام تھی۔ عرب کے وہ بدو جو نبی صلعم کی بِعثت سے پہلے درندے اور جاہل تھے۔ قرانِ مجید اور حدیث نبویؐ نے اُن کو دُنیائے عالم کا امام بنا دیا۔ پھر جوں جوں قرانِ مجید، حدیث نبوی صلعم اور اُسوۂ حسنہ رسولِ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلم قوم روگردانی کرتی گئی۔ اسی طرح ان کی بادشاہت امامت سمٹتی چلی گئی۔ پھر اس قوم کو نہ تو مصر کی حکومت بچا سکی نہ سعودی عرب کی۔ نہ ہی حکومتِ ٹرکی اور نہ عراق ؛

آج دُنیائے عالم میں پچانوے ۹۵ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ مگر وہ رونق وہ شان، کسی ملک میں بھی نہیں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ نبوت اور صحابہ کرام کے دَور میں تھی۔ ان بزرگوں نے تمام زندگی کو عملی طور پر قرانِ مجید اور حدیث نبویؐ پر عمل کر کے کامیابی حاصل کی۔ اور ہم آج اپنی مضبوط حکومت صِرف عقل و تدبر اور فہم و فراست کا سہارا لے کر قائم کرنا چاہتے ہیں ؛

یاد رکھئے! مضبوط حکومت، وقار اور شان و شوکت جب ہی قوم کو ملے گی۔ جب قرانِ مجید، حدیث نبوی صلعم اور اسوۂ حسنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زندگی بسر کی جائے گی ؛

غور فرمائیے۔ میدانِ بدر میں مسلمانوں کی کتنی طاقت تھی۔ مگر ان کے عمل اعتماد، اور یقین نے ظاہر کر دیا کہ جو انسان خدا کا ہو جاتا ہے خدا کی پوری قوت اور مدد اس کے ساتھ ہو جاتی ہے ؛

فرمانِ نبوی ہے کہ عید قربان کے دن سب سے زیادہ محبوب و نیک عمل قربانی کرنا ہے۔ اس روز کوئی عمل اس عمل کا ہم پلّہ نہیں ہو سکتا۔ سُنّتِ ابراہیمیؑ کو زندہ رکھنے کے لئے خداوندِ عالم نے اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قربانی میں گوشت مقصود نہیں بلکہ جان مقصود ہے۔ جو اپنی جان کا بدل ہے ؛

اگر آپ نے قربانی کے گوشت کا تیسرا حِصّہ تقسیم کر دیا، اور قربانی کی کھال بھی خیرات کر دی۔ تب بھی آپ کی قربانی اچھی ہو گئی اور اگر آپ تمام گوشت اور

کھال بھی رکھ لیں تب بھی آپ کی قربانی ادا ہو گئی۔ مگر لازم یہ ہے کہ آپ کے دل میں عقیدہ سنّتِ ابراہیمیؑ جاگزین ہو +

بہتر طریقہ قربانی یہ ہے کہ آپ اپنے دِل میں سنت ابراہیمی اور حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح وہی تڑپ پیدا کریں کہ خدا کی راہ میں ہر چیز قربان کر دینے میں کوئی تامل نہ ہو +

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سَو اونٹ قربان کیے یعنی شریعت اور حکم خداوندی میں ایک قتل کرنے والے پر سَو اونٹ مقرر ہیں بس اپنی جان کی قربانی کے بدلہ میں سَو قربانی کرنا زیادہ مفید ہے۔ اگر آپ کی مالی حالت ایسی نہیں ہے تو ایک ہی قربانی کر دیں +

غور فرمایئے! اگر کوئی صاحب آپ سے یہ کہیں کہ اپنی جان دے دیجئے یا ایک آنکھ یا ایک ٹانگ کا طالب ہوں اور معاوضہ میں ایک لاکھ روپیہ نقد بھی پیش کرنے کو تیار ہوں۔ تو آپ اس کے ایک لاکھ نقد روپے کی پرواہ نہ کریں گے۔ اور اس کی اس پیش کش کو اپنی جان یا آنکھ اور ٹانگ کے مقابلہ میں ٹھکرا دیں گے کیونکہ آپ کی جان، آنکھ، اور ٹانگ کروڑوں پونڈ سے بھی زیادہ قیمتی اور کارآمد ہے +

خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ ہم پر کہ اس نے ہماری آسانی کے لئے جان کی قربانی دینے کی بجائے صرف جانور کی قربانی مقرر فرما دی۔ چنانچہ آپ اگر قربانی کے دن قربانی کی بجائے ایک لاکھ روپیہ خیرات کر دیں تب بھی قربانی کے ثواب کے برابر نہ ہو گا۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے تھے کہ ہم پر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ کئی کئی دِن کھانے کو نہ ملتا تھا۔ صرف چند کھجوریں کھا کر پانی پی لیتے۔ اسی طرح دِن گذر جاتا۔ اکثر یوں بھی ہوا ہے کہ کھجور کی گٹھلیاں چوس

چوس کر پانی پی لیتے۔ اور اسی طرح کئی کئی دِن گذر جاتے۔

حدیث میں وارد ہے کہ ایک بار حضرت ابوبکر صدّیقؓ گرمی اور بھوک کی شدت کی وجہ سے گھر سے نِکل کر مسجد نبوی صلعم میں تشریف لائے۔ اور تھوڑے سے وقفہ کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروقؓ بھی بھوک کی شدّت کے باعث مسجد نبوی صلعم میں تشریف لے آئے۔ جب بات چیت ہوئی تو دونو اصحابؓ نے ایک ہی وجہ بیان فرمائی۔ ابھی بات چیت ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ محبوبِ خدا احمد مجتبےٰ، محمد مصطفےٰ روحی فداہٗ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے اور سرکارِ دو عالم نے بھی وہی وجہ ظاہر فرمائی۔ تینوں بزرگ بھوک کی شدت کی وجہ سے نڈھال تھے۔ مشورہ کیا گیا اور حضرتِ ایوبؓ انصاری میزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لے جانا قرار پایا۔ چنانچہ یہ تینوں بزرگ حضرتِ ایوبؓ انصاری کے مکان پر جو مسجد نبوی اور روضۂ اقدس سے صرف پچاس گز کے فاصلہ پر ہے۔ جن کے نشانات آج بھی وہاں موجود ہیں۔ اور یہ وہی ایوبؓ انصاری ہیں جن کو سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف حاصل ہے۔ یہ وہی ایوبؓ انصاری ہیں جو آج استنبول ترکی میں آرام فرما ہیں دین کی اشاعت کے لئے مسجد نبوی صلعم اور روضۂ اقدس کو چھوڑ کر ترکی تشریف لے گئے اور وہیں وفات پائی۔ خدا کی بیشمار رحمتیں ہوں ان بزرگوں پر۔

سرورِ کائنات کی ہمراہی میں یہ مختصر مگر سب سے جلیل القدر قافلہ جس وقت حضرتِ ایوبؓ انصاری کے مکان پر پہنچا۔ وہ وہاں موجود نہ تھے۔ بیوی صاحبہ نے فرمایا، مرحبا، مرحبا، آیئے، تشریف لایئے۔ تینوں بزرگوں کو عزت سے بٹھایا اتنے میں ایوبؓ انصاری بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے فوراً کھجور کا خوشہ لا کر نبی صلعم اور آپ کے دونو وزیروں کے سامنے پیش کیا۔ جس میں پکی اور ادھ کچی

کھجوریں تھیں۔ اور عرض کیا کہ کبھی پکی اور کبھی کبھی آدھ کچی کھجوریں بھی آپ صلعم کو مرغوب تھیں۔

ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور آدھا گوشت بھون کر بارگاہ نبوی صلعم میں پیش کیا۔ اور آدھے گوشت کا سالن پکایا +

اور روٹی کا ایک ٹکڑا اور کچھ گوشت حضرتِ ایوبؓ انصاری کو دیا۔ کہ جا کر میری لختِ جگر فاطمہؓ خاتونِ جنّت کو دے آئیں +

کھانا کھانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا کہ ہمارے اس کھانے کا بھی حساب ہوگا۔ کہ کتنی قسم کا کھانا کھایا ہے کھجوریں ہیں، گوشت ہے، روٹی ہے +

یہ بات سُن کر حضرت عمرؓ بولے :۔ کہ اِس کا بھی حساب ہوگا کہ کتنے دِن کے بعد کھانا ملا ؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ پاک کی ہزارہا نعمتیں ہم پر نازل ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے روزانہ کم از کم ایک ایک بار سبحان اللہ الحمدللہ، اللہ اکبر ضرور پڑھ لیا کرو +

صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی پر نظر ڈالئے اور پھر آجکل کی زندگی پر غور فرمائیے۔ کہ ہوائی جہاز کا سفر اور چارپائی پر بیٹھ کر حجر اسود کے چکر چار آدمی طواف کرائیں تو طواف کیا جاتا ہے۔ عرفات، مزدلفہ، منیٰ میں اعلیٰ قسم کے بجلی کے پنکھے ہماری خدمت کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ زردہ، پلاؤ، قورما۔ مُرغی اعلےٰ سے اعلےٰ خوراک ہم کو وہاں ملتی ہے۔ پھر بھی زبان پر شکر کی بجائے شکایت ہے۔ کہ حج بیت اللہ میں آرام نہیں ملتا +

اکثر مالداروں کا یہ خیال ہے کہ ہوائی جہاز، یا راکٹ کے ذریعہ حج کیا جائے

یعنی ہوائی جہاز میں بیٹھ کر طوافِ حجر اسود، صفا مروہ، عرفات، مزدلفہ، منیٰ کا کیا جائے۔ جب ہجوم زیادہ نہ ہو۔ چند گھنٹوں میں حج ختم کر کے حاجی ہونے کی ڈگری لے کر، الحاج فلاں بن فلاں الحاجی میاں فلاں بن میاں فلاں بن کر فوراً واپس آجائیں ؛

مالدار حاجیوں کی حالت کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ وہ ہر سال حج کرتے ہیں ؛

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انتہائی مشکلات کے باوجود قربانی کرتے تھے۔ اِن کی زندگی کا ہر عمل قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی صلعم کے مطابق ہوا کرتا تھا ؛

آج کل کی طرح نہیں: کوئی جاہل نبی بننے کا داعی ہے۔ کوئی مُنکرِ حدیث۔ غرضیکہ سیدھے سادے اسلام میں اپنی اپنی شکم پُری کے لئے بہتّر فرقے بن گئے ہیں ان میں سے ایک کے سینے میں بھی نہ تو توحید کی امانت ہے اور نہ نورِ ایمان ہے یہ اسلامی صراطِ مستقیم پر چلنے کی بجائے راستے کے پتھر بن کر ہر ایک کی ٹھوکریں کھائیں اور وہ وقت دُور نہیں کہ ان سب کا خاتمہ ہو جائے۔ اور اسلام کی سیدھی سادی اور سچی کرنیں لئے ہوئے آفتابِ عالم تاب منظرِ عام پر آجائے۔ اور ان کے ذہن نشین کرا دے کہ اللہ ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ؛ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور آخری رسول ہیں آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا۔ اور نہ ہی رسول۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پیغمبر آخر الزماں ہیں۔ آپؐ کے بعد نبوّت اور رسالت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں اور قرآنِ مجید، فرقانِ حمید ہی خدا کا آخری کلام ہے اور اس پر عمل کرنا تب ہی آسان ہوگا۔ جب ہم اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کے لئے مشعلِ راہ بنا لیں۔ اور کلمۂ توحید کو اپنا لیں ؛

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہ

نہیں کوئی معبودِ حق کے سوا + محمدؐ ہیں برحق رسولِ خدا

اِنسان کتنی ہی ترقی کرلے۔ زمین سے اُڑ کر آسمان کو چھولے مگر اس کی آخرت کی زندگی کبھی بہتر نہ ہوگی۔ جب تک کہ وہ اپنی زندگی میں قرانِ مجید اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلعم کو صدقِ دل سے اپنا کر عمل پیرا نہ ہوگا۔ نبی صلعم کے تمام صحابی اپنی زندگی میں غربت اور بھوک کا شکار رہے مگر نبی صلعم نے کبھی یہ نہ فرمایا کہ قربانی کرنے کے بجائے قربانی کے جانوروں کی قیمت صحابۂ کرام میں تقسیم کردی جائے۔ اُن بزرگوں نے تمام مشکلات کو ثابت قدمی سے برداشت کیا اور ہمیشہ سُنتِ ابراہیمیؑ کو زندہ رکھا +

قربانی کا وقت دسویں تاریخ ذوالحجہ سے بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب تک مقرر ہے۔ اگر اس وقتِ مقررہ کے بعد قربانی کی جائے گی تو وہ ثواب نہ ملے گا۔ جو اِن مقررہ دنوں کا ہے +

شک و شبہاتِ شیطانی اور فِتنے آج یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ مُنکر حدیث، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی بکواس کرنے لگے۔ خدا رحم کرے اس شیطانی فرقے پر۔ جو اسلامی زندگی کو یورپین آئینے میں دیکھنا پسند کرتا ہے۔ اور عیش و عشرت، شراب خواری، زناکاری، دولت کے حصول میں حرام و حلال کا فرق مٹانے اور بلیک مارکیٹ اور مذکورہ بالافعل شنیعہ کے جاری رہنے کی سعی کر رہا ہے۔ اور حضرت مولانا مقتدانہ کے خطاب کا بھی متمنی ہے۔ دُنیا کا لالچ، طمع کے لئے دینِ برحق کو غلط انداز میں پیش کرتے ہوئے ذرا نہیں ہچکچاتا۔ اور جنت میں اعلےٰ مقام پر فائز ہونے کا بھی مدّعی ہے۔ انسان دنیوی عارضی زندگی کے لئے دِن رات محنت کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آخرت کی دائمی زندگی کے لئے محنت

نہ کی جائے ÷

چند روزہ زندگی اور اپنی شکم پروری کے لئے چودہ سو سال پُرانے دین کو غلط رنگ میں پیش کرنا۔ اور اس کے قانون کا احترام نہ کرنا۔ منافقت فی الدین نہیں تو اور کیا ہے ؟

ایسے منافقین کا ٹھکانا عبداللہ بن اُبی بن سلول منافق کے ساتھ ہوگا عبداللہ بن اُبی بن سلول کو جب موت نے آدبوچا تو اُس نے اپنے لڑکے کو بارگاہِ رسالت میں بھیجا۔ کہ نبی صلعم کو میرے پاس لے آؤ۔ خدا کا پیارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور خدا کے دشمن کے پاس تشریف لے گئے۔ اور دریافت فرمایا کہ آج کیا ضرورت پیش آگئی ؟

عبداللہ بن اُبی بن سلول نے عرض کی۔ کہ اے خدا کے برحق نبی صلعم آج مجھے آپؐ کی مدد کی ضرورت ہے۔ آپؐ میرے لئے دُعا فرمائیں اور اپنے مبارک لباس سے میری تکفین کر دیں اور میری نمازِ جنازہ بھی خود ہی پڑھا دیں ÷

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام باتیں منظور فرمالیں۔ مگر خداوندِ عالم کا فرمان لے کر جبرائیلؑ امین آئے۔ اور عرض کی کہ اے رحمت للعالمین صلعم خداوندِ عالم کا ارشاد ہوا ہے۔ کہ اگر آپؐ جناب ستّر مرتبہ بھی اس منافق کے حق میں دُعا کریں گے تو وہ بھی قبول نہ کروں گا۔ کیونکہ اس منافق ظالم نے دین اسلام اور بانیٔ اسلام کو بہت بڑا صدمہ پہنچایا ہے ÷

کفار کو مدینہ منورہ پر چڑھائی کرانے اور عین لڑائی کے وقت تین صد آدمیوں کو اپنے ساتھ بھگانے میں یہ منافق پیش پیش تھا ÷

حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تہمت تراشی میں اس کا ہاتھ تھا۔ جسکی وجہ سے نبی صلعم کو بے انتہا صدمہ ہُوا ÷

عبداللہ بن اُبّی بن سلول کے لئے نبی صلعم کو دُعا اور حُسنِ سلوک سے باز رکھا اور خداوند عالم نے جہنّم میں داخل کر دیا +

ماڈرن قسم کے انسانوں کو اس واقعہ سے عبرت حاصل ہو جانی چاہیئے جو دین کو ماڈرن طریقہ پر چلانا چاہتے ہیں +

فرمانِ نبوی صلعم ہے کہ ایمان پوشیدہ چیز ہے اور اسلام ظاہر۔ قربانی کا قائم مقام یا قربانی جیسا ثواب کسی صدقہ، خیرات یا عبادت میں نہیں ہو سکتا چنانچہ بقرعید کے دِن سب سے زیادہ محبوب عمل قربانی ہی ہے۔ اس روز سوائے قربانی کے کوئی عمل بھی اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتا +

قربانی کی روح صرف جان ہی ہے۔ اور صدقہ کی رُوح خیرات میں مال دینا ہے۔ اسی لئے صدقہ کا کوئی دن معیّن نہیں۔ آپ ہر وقت صدقہ دے سکتے ہیں اور ہر دن۔ مگر قربانی کے لئے دنوں کی بھی قید ہے۔ اور وقت کی پابندی بھی۔ صرف دس، گیارہ، بارہ کی مغرب سے پہلے پہلے قربانی کی جا سکتی ہے۔ یہ دن تاریخ اور وقت گذر جانے کے بعد آپ کا ذبیحہ قربانی نہیں کہلاتا۔ اور آپ اجر یا ثواب کے مستحق بھی قرار نہیں پاتے +

امام احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہ اور امام یوسفؒ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں قربانی سنّت ہے۔ اور اہل سنت والجماعت کے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی واجب ہے +

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم لوگ جب قربانی کرو۔ تو قربانی کے جانور کا ہر عضو دیکھ لیا کرو کہ کوئی نُقص تو نہیں ہے +

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج چودہ سو سال تک قربانی واجب ہوتی رہی ہے۔ آج ایک بے دین فرقہ کا خیال ہے۔ کہ قربانی کرنا گویا دولت اور جانور کو ضائع کرنا ہے۔ یہ بے دین فرقہ اسلامی زندگی کی رُوح کو اپنی ناقص عقل کے مطابق چلانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق نہیں +

اسلام کی صرف ایک راہ ہے سیدھی اور سچی نہایت ہی آسان وہ یہ کہ خداوند عالم کے کلام قرآن مجید اور نبی اکرم صلعم کی حدیث اور اُسوۂ حسنہ نبی کریم صلعم کا طرزِ عمل کا پیرو رہنا اور اسی کو صراط مستقیم سمجھنا۔ اِن تینوں میں سے کسی ایک کو بھی اگر چھوڑ دیا جائے گا۔ تو انسان گمراہی۔ تباہی و بربادی کے بھنور میں پھنس جائے گا۔ اور اس پر یہ شعر صادق آئے گا:۔

خلافِ پیمبرؐ کسے راہ گزید ؛ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

قرانِ مجید، فرقانِ حمید، احادیث نبوی صلعم اور اسوۂ حسنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلامی عمارت قائم ہے اور انشاءاللہ تعالےٰ قیامت تک قائم رہے گی +

ماڈرن دماغ کا ایک فتویٰ یہ بھی ہے کہ جو دولت قربانی میں ضائع ہوتی ہے۔ وہ اگر مہاجرین، غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم ہو جایا کرے تو اُن کے خیال کے مطابق بہتر ہے +

لیکن ماڈرن دماغ اس طرف کبھی بھی نہیں گھومتا کہ وہ اپنی رقم جو ذاتی تعیشات اور نفسانی خواہشات، شراب خوری، سینما بینی ہمکاری اور عیاری، قمار بازی اور اسی قسم کی بہت سے مدّات جو ہر موسم اور ہر روز جاری وساری ہیں۔ ان مدّات کو اگر وہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔ اور اس بچت سے ایک دو

نہیں لاکھوں اور کروڑوں غریبوں، محتاجوں اور مہاجروں کو آباد اور اِن سب کی احتیاجات کو باحسن طریق پر پورا کر سکتے ہیں۔ چار ہزار سال کی پرانی سُنّتِ ابراہیمی کو فضول سمجھنا اور اسکی اصلی روح اور مقصد کو نظر انداز کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ اور مذکورہ بالا مدات کو جائز سمجھ کر جاری رکھنا کون سے دین کی خدمت ہے؟

اگر آپ نماز پڑھیں گے تو نماز کا ثواب آپ کو ملے گا۔ روزہ رکھیں گے تو روزہ کے ثواب کے مستحق قرار پائیں گے۔ ہر عبادت کا ثواب الگ الگ ہے اور اس کی فضیلت جُدا جُدا +

اسی طرح قربانی کا ثواب اور اس کی عظمت اور مقصد بالکل الگ ہے قربانی کے بغیر آپ حج کی حقیقت کو نہ پاسکیں گے +

اسلامی زندگی کے پانچ ستونوں پر عمل ہوگا۔ تو اسلامی عمارت قائم رہے گی۔ نمبر ۱:۔ کلمۂ توحید۔ نمبر ۲:۔ نماز۔ نمبر ۳:۔ روزہ نمبر ۴:۔ حج۔ نمبر ۵:۔ زکوٰۃ یہ ہیں پانچ بنیادی اصول جن پر اسلامی عمارت قائم ہے۔ اور قربانی کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی جان و مال اور عیش و عشرت ہر چیز خدا کی راہ میں قربان ہو۔ اور خدا کی راہ میں کوئی چیز بھی آپ کے لئے رکاوٹ کا سبب نہ ہو۔ قرانِ مجید کی آٹھ سُورتوں میں خدا تعالےٰ نے قربانی کی اہمیت اور حکمت کو بیان فرمایا ہے:۔

قرانِ مجید و حدیث کی روشنی میں قربانی کی اہمیت

ارشادِ خداوندی ہے: کہ

ہم نے ہر اُمّت کے لئے قربانی مقرر کی ہے تا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے مال اور جانوروں میں سے خدا کی راہ میں قربان کریں۔ تا کہ اللہ کا نام

بلند ہو۔ اللہ تعالےٰ کو قربانی کے گوشت اور پوست یا خون کی احتیاج نہیں اس کی نظر صرف تمہارے تقویٰ پر ہے۔ اور تمہارا متقی ہونا ہی اس کی خوشنودی کا سبب ہے۔ اپنے رب کو خوش کرنے کے لئے نمازیں پڑھو اور قربانی کرو سورہ کوثر۔

حدیث نبوی صلعم:۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک مدینہ منورہ میں ہر سال برابر قربانی کرتے رہے +

دوسری حدیث میں جو حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں دو گندم گوں رنگ کے مینڈھوں کی قربانی کی +

تیسری حدیث ابنِ عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلعم عید قربان کے دِن مدینہ منورہ میں ہر سال اونٹ یا کِسی دوسرے جانور کی قربانی کرتے تھے +

چوتھی حدیث بخاری شریف میں درج ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہراتؓ کی طرف سے گائے کی قربانی کی +

پانچویں حدیث فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ہر صاحب وسعت پر سال بھر میں ایک بار قربانی واجب ہے +

چھٹی حدیث ارشادِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو شخص باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے + (بخاری - ابن ماجہ)

ساتویں حدیث:۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا کہ قربانی کیا چیز ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کی سنت کی یاد کو تازہ کرنا + (مشکوٰۃ ابنِ ماجہ)

آٹھویں حدیث:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید قربان کے دِن ابنِ آدم کا کوئی فعل قربانی سے زیادہ اللہ تعالےٰ کو محبوب نہیں۔ قیامت

کے دِن قربانی کے سینگ، بال، سُم تک اعمالِ حسنہ کو وزنی کریں گے ✢
قربانی کے خون کے قطرے زمین پر گِرنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کے ہاں مقبول ہوجاتے ہیں۔ تو بہ طیب خاطر اور دل کی مسرت کے ساتھ قربانی کرتے رہو ✢ (ترمذی)

نویں حدیث میں فرمانِ نبوی صلعم ہے کہ قربانی کے ہر بال کے بدلے تمہارے لئے نیکی ہے ✢ (ابنِ ماجہ۔ احمدؒ ابن ماجہ)

سُبحان اللہ کیا ٹھکانہ ہے رحمتِ خداوندی کا کہ کتنی بڑی دولت مسلمان قوم کو میّسر ہے۔ افسوس کہ ہم اتنی بلند پایہ نیکی سے جان بوجھ کر محروم رہ جاتے ہیں مومن کی شان تو یہ ہونی چاہیئے کہ اگر اس پر قربانی واجب نہ بھی ہو۔ تب بھی کوشش کرکے قربانی کرے۔ اور نیکیوں کا خزانہ ہاتھ سے نہ جانے دے ✢

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ نبی اکرم صلعم کی اِن نو حدیثوں پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہو ✢

شرائطِ قربانی

ہر مسلمان پر قربانی واجب ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی آخرالزّماں مانتا ہے۔ اور قرآنِ مجید اور حدیث نبوی صلعم پر ایمان رکھتا ہے ✢

غیر مسلم، یہودی، عیسائی، ہندو، مرزائی پر واجب نہیں۔ مسافر پر واجب نہیں۔ نابالغ پر واجب نہیں۔ مالدار پر واجب ہے ✢

اونٹ، گائے، بھینس میں سات حصّے۔ بکری، بھیڑ، دنبہ میں ایک حصہ ✢

جانور کی عمر: اونٹ پانچ سال، گائے بھینس دو سال، دُنبہ، بکری، بھیڑ، ایک سال اگر بھیڑ، بکری، دُنبہ، ایک سال کا ہو۔ اور اس کی صحت اتنی مضبوط اور اچھی ہو کہ وہ ایک سال کے برابر معلوم ہوتا ہو۔ تو چھ ماہ کے توانا و تندرست بچّہ پر بھی

قربانی ہوسکتی ہَے۔ کانے، اندھے، کان یا دُم کٹے یا اتنا کمزور ہو کہ بدن پر گوشت ہی نہ ہو۔ اور اسی طرح لاغر جانور کی بھی قربانی جائز نہیں ہے۔ لنگڑے اور دانت ٹوٹے جانور کی قربانی درست نہیں۔ اسی طرح ½ حصہ سے زیادہ سینگ ٹوٹے ہوئے جانور کی قربانی درست نہیں +

اگر کسی شخص نے جانور خریدتے وقت عیب نہ دیکھا ہو اور خریدنے کے بعد معلوم ہو تو پھر مسئلہ یہ ہے۔ کہ غریب انسان تو وہی جانور قربان کر دے مالدار آدمی پر واجب ہے۔ کہ دوسرا جانور لے کر قربانی کرے +

اوقاتِ قربانی

۱:۔ قربانی کا وقت دس تاریخ سے نماز عید کے بعد سے بارہویں تاریخ غروب آفتاب سے پہلے تک ہے +

۲۔ مسئلہ بقرعید کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں۔ البتہ ان دیہات میں جہاں نماز نہ ہوتی ہو عید کی نماز سے قربانی کی جاسکتی ہَے جہاں نماز عید ہوتی ہو وہاں نماز کے بعد قربانی کرنی واجب ہے +

۳۔ رات کے وقت قربانی کرنا اچھا نہیں۔ شائد اندھیرے میں کوئی غلط رگ کٹ جائے اور قربانی درست نہ ہو۔ اگر روشنی کا معقول انتظام ہو۔ تو رات کو بھی قربانی کرنا درست ہے +

۴ مسئلہ: اگر بارہویں تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے مقیم پر اگر مالی حالت بہتر ہو گئی ہو تو قربانی کر سکتا ہے اس پر قربانی واجب ہے +

۵۔ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے کسی مسلم بھائی سے قربانی کرانا بہتر ہے۔ ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پڑھیں +

۶- قربانی کے جانور کو قبلہ رُخ لٹا کر پہلے یہ دعا پڑھیں :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۝ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ + بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر چھری چلائیں - ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَام ۝

۷- مسئلہ - قربانی کے گوشت کے دو حصے اپنے لئے رکھ لیں اور تیسرا حصہ غریبوں، یتیموں میں تقسیم کرا دیجئے - قربانی کی کھال بھی خیرات کر دیجئے ذبیحہ کی اُجرت بھی اپنے پاس سے ادا کیجئے +

۸- اگر قربانی میں سات حصے ہوں تو گوشت کو تول کر اچھی طرح تقسیم کریں ایسا نہ ہو کہ کمی بیشی ہو جائے +

۹- مسئلہ - قربانی کی کھال خیرات کر دیں - جو رقم ملے وہ بھی خیرات میں دے دیں - کھال اپنے کام میں بھی لائی جا سکتی ہے - رسّی، چھلنی، ڈول یا جائے نماز وغیرہ بنا لیں - مگر مالیت کی رقم خیرات کر دیں +

۱۰- اکثر دیہات میں لوگ قصاب کو کھال اور گوشت دے کر ٹال دیتے ہیں بہتر یہ ہے کہ اجرت میں رقم اپنی جیب سے ادا کریں اور کھال یا اس کی مالیت کو خیرات کر دیں +

۱۱-دس، گیارہ، بارہ تاریخ کو ہر نماز کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ پڑھنا ضروری ہے یہ یہ پیغمبروں کی ایک نشانی ہے۔ سُنّت ابراہیمیؑ کی یاد تازہ کرنے کی غرض سے اپنے اندر وہی جذبات رکھیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تھے ÷

نماز عید الضحٰے

نماز سے پہلے غسل کرنا، اچھا لباس پہننا، خوشبو لگانا، نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا۔ بلکہ قربانی کا گوشت، بلند آواز سے تکبیر پڑھنا۔ عیدگاہ میں وقت سے پہلے جانا بہتر ہے۔ پھر نمازِ عید کی نیت اِن الفاظ میں کریں ÷

نیت نماز عید الضحٰے

دو رکعت نماز عید الضحٰے مع چھ تکبیر واجب کے واسطے اللہ تعالےٰ کے مُنہ میرا قبلہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے ÷

نیت باندھ کر پہلی رکعت میں ثنا پڑھیں اور سورۃ فاتحہ پڑھنے سے پہلے امام صاحب تین مرتبہ تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر پڑھیں گے۔ آپ بھی پڑھیں۔ کیونکہ مقتدی بھی تین مرتبہ تکبیر پڑھ کر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں۔ پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور امام صاحب کے پیچھے رکعت پوری کریں۔ پھر رکوع اور سجدے کریں۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین مرتبہ۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں۔ اور چھوڑ دیں۔ چوتھی مرتبہ ہاتھ نہ اُٹھائیں اور رکوع میں چلے جائیں۔ نماز پوری کرنے کے بعد خطبہ سُننا ضروری ہے۔ اکثر حضرات خطبہ سُننے سے پہلے ہی بھاگ جاتے ہیں یہ سُنّت نبوی صلعم کے خلاف ہے۔ جب تک امام صاحب خطبہ پڑھ کر دُعا نہ مانگ لیں۔ ہرگز اپنی جگہ سے نہ اُٹھیں سال میں

یہ دن انشااللہ تعالیٰ آیندہ سال ہی میں آئے گا +

عید الضحیٰ کے اِس اجتماع کا مقصد سنتِ ابراہیمیؑ کی یاد تازہ رکھنا ہے اِس میں حضرتِ ابراہیم خلیل اللہ کی محبت خداوندی کی تجلّیاں ہیں۔ وہ پیغمبر ابراہیم علیہ السلام جن کو خدا نے فرمایا۔ کہ مکّہ کی پہاڑی پر چڑھ کر آواز دو۔ کہ اے انسانو! خدا کے گھر کی طرف آؤ۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ خدایا میری آواز کون سُنے گا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ تم آواز دو۔ قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کے کان تک یہ آواز پہنچانا میرا کام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے حکم کی بجا آوری کے لئے آواز لگائی اور آج پوری دنیا جانتی ہے کہ خداوندِ عالم کا گھر مکّہ ہے +

اس کتاب میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی داستان ہے۔ جو اپنی جان کو خدا تعالےٰ کے حکم پر قربان کر دیتے ہیں +

اس کتاب میں خدا تعالےٰ کے آخری نبیؐ برحق ہمارے آقا حضرتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جان نثاران نبیؐ صحابۂ کرام اور امامِ اعظم ابو حنیفہ کے ارشاداتِ گرامی درج ہیں +

اس کتاب میں میرے پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائپوری اور حضرت مولانا حسین احمدؒ مدنی، دیوبندی، حضرت مولانا احمد علیؒ لاہوری، مولانا سید سلیمان ندوی، قاضی سلیمان منصور پوری، سیّد محمود احمدؒ مدنی، ڈاکٹر عبد الرحمٰن خاں امیر اعلےٰ انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن مدینہ شریف۔ مولانا بدر عالم میرٹھی۔ حضرت مولانا عبد الغفور باب مجیدی مدینہ منورہ اور مولانا آفتاب احمدؒ کے ارشادات اور تاثرات درج ہیں +

اس کتاب میں حضرت مولانا محمدؐ ذکریا سہارنپوری کی کتابوں سے اور

اُن کے تاثرات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

ترتیب ارکان حج

ارکان حج کی ترتیب کا خاص خیال رکھئے۔ ورنہ مقصد فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ارکانِ حج کے تین حصے ہیں :-

فرائض واجبات سُنن

فرائض :- ۱ :- احرام ۲ :- وقوف ۳ :- طواف ۴ :- نیت ۵ :- فرائض کی ترتیب کو قائم رکھنا۔ مثلاً پہلے احرام باندھنا۔ پھر وقوف کرنا پھر طواف کرنا۔ ۶ :- ہر فرض کا اپنے وقت اور مقام پر ادا کرنا ضروری ہے۔

واجبات :- ۱ :- میقات سے احرام باندھنا - ۲ :- سعی کرنا یعنی صفا مروہ کے درمیان دوڑنا۔ ۳ :- سعی کو صفا سے شروع کرنا، مروہ پر ختم کرنا۔ ۴ :- سعی کا طواف معتد بہ کے بعد کرنا۔ ۵ :- اگر دن میں وقوف شروع کیا ہے۔ تو اُس کے لئے حد مقرر نہیں ہے۔ وقوف میں رات کا کچھ حصّہ ہونا شامل ہے۔ ۶ :- عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا۔ ۷ :- مزدلفہ میں رات کا قیام کرنا، مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھنا۔ نیت ادا نماز کی ہوگی قضا کی نہیں۔ ۸ :- یاد رکھیں مزدلفہ میں مغرب و عشا کی نماز ملا کر پڑھنا ضروری ہیں۔ نماز کے وقت حکومت کی طرف سے توپ چلتی ہے اس کے بعد مزدلفہ کو چھوڑ کر منیٰ میں آنا چاہئے۔ ۹ :- دس تاریخ کو صرف جمرۃ العقبہ پر کنکریاں مارنا چاہئے۔ گیارہ بارہ کو تینوں جمروں پر کنکریاں مارنا۔

۱۰- جمرۃ العقبہ کی رمی دسویں تاریخ کو حلق سے پہلے کرنا۔ ۱۱- ہر روز کی رمی کا اُسی دن ہونا۔ ۱۲- ایام نحر میں سر منڈوانا، یا بال کٹوانا۔ ۱۳- منیٰ سے

مکہ معظمہ جا کر طواف خانہ کعبہ کرنا۔ پھر منیٰ واپس آ کر دو روز قیام کرنا ۱۴۔ قران و تمتع والے حاجی کے لیئے قربانی کرنا۔ ۱۵۔ قربانی منیٰ احرام کی حالت میں کرنا۔ ۱۶ طوافِ افاضہ وہ طواف جو عرفات سے واپسی پر کیا جاتا ہے۔ اس کا اکثر حصّہ ایامِ نحر میں ہونا۔ ۱۷: طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔ ۱۸۔ طواف دائیں طرف سے کرنا۔ ۱۹:۔ طواف پاؤں سے چل کر کرنے میں ثواب زیادہ ہے۔ اگر بیماری یا کوئی عذر ہو تو چارپائی پر بیٹھا کر بھی آج کل طواف کراتے ہیں۔ ۲۰: طواف با وضو کرنا۔ کوشش کریں کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے قیام میں ہر وقت باوضو رہیں۔ یہ پاک بستی ہے۔ جہاں خدا کی رحمت برستی ہے۔ ۲۱۔ طواف کرتے وقت دورانِ حج میں سر کھلا رکھنا۔ ۲۲: طوافِ کعبہ کے بعد دو رکعت نماز مقام ابراہیم میں پڑھنا۔ ۲۳: شیطان پر کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے، سر منڈوانے اور طواف میں ترتیب قائم رکھنا۔ ۲۴۔ میقات سے باہر آنے والوں کے لئے رُخصت کا طواف کرنا۔ ۲۵۔ وقوفِ عرفہ کے بعد سر منڈوانے تک جماع نہ کرنا۔ ۲۶۔ احرام کے ممنوعات سے بچنا۔

ضروری نوٹ

اِس پاکیزہ سفر میں اپنے دِل کو راحت و مشکلات سے بے نیاز کر دیجئے یہ کام آپ آخرت میں خداوند عالم کی خوشنودی اور جنّت میں داخل ہونے کی غرض سے کر رہے ہیں۔ انسان اس ذلیل و خوار دنیا کی زندگی کے آرام اور راحت کے لئے رات دِن محنت کرتا ہے۔ حلال و حرام کی تمیز بھی ختم کر دیتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ کروڑوں سال سے بھی زائد زندگی۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی زندگی کے لئے کیوں غور و

فکر اور محنت نہیں کرنا۔ آپ ارکان حج ادا کرتے وقت پورے نظم و ضبط سے کام لیں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ ہونے دیں جو دوسروں کی تکلیف یا دل آزاری کا باعث بنے۔ آپ کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں بابِ قبول تک نہ پہنچ سکیں۔ آپ سکونِ قلب سے خداوندِ عالم کی خوشنودی کیلئے عبادت کیجئے۔ اپنے ساتھیوں، بوڑھوں، بزرگوں کی مدد کرنے پر آپ کو ثواب ملے گا۔ آپ اس سفر میں صرف ذکرِ الٰہی کی کثرت رکھیں۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، درودِ پاک، قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہیں۔ مگر کثرت سے ذکرِ الٰہی کریں۔ یاد رہے یہاں ایک نیک عمل کا ثواب ایک لاکھ اعمال کے برابر ہے۔ یہاں پر گناہ کا بدلہ بھی ایک لاکھ گنے کے برابر ہے۔ احرام کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ مقاربت نہ کریں۔ احرام ختم ہونے پر آپ کو اجازت ہے۔ غیبت کرنا بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے ✦

سُنن

۱:۔ میقات سے باہر آنے والوں کے لئے طواف کرنا ۲:۔ طواف حجرِ اسود سے شروع کرنا۔ ۳:۔ طواف قدوم یا طوافِ فرض میں رمل کرنا۔ ۴:۔ صفا مروہ کے درمیان جو ۲ میل اخضر ہیں۔ ان کے درمیان دوڑنا۔ ۵ امام صاحب کا خطبہ پڑھنا اور سننا۔ مکہ میں ساتویں کو میدانِ عرفات میں نویں منیٰ میں گیارھویں کو پڑھنا۔ ۶:۔ آٹھویں تاریخ مکہ سے روانگی فجر کی نماز کے بعد ہوگی۔ وہاں سے منیٰ میں پہنچ کر پانچ نمازیں، ظہر، عصر، مغرب عشاء اور فجر پڑھنا۔ یعنی نویں تاریخ منیٰ میں گزارنا۔ ۷:۔ آفتاب نکلنے کے

بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔ اور ظہر، عصر کی نماز میدانِ عرفات میں پڑھنا۔ اور وہاں ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنا۔ قرآنِ مجید، درودِ پاک اور سبحان اللہ الحمد للہ، اللہ اکبر کثرت سے پڑھنا۔ ۸:۔ سورج غروب ہونے سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ ہونا۔ ۹:۔ وقوفِ عرفہ کے لئے غسل کرنا۔ ۱۰:۔ عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں ایک رات گزارنا۔ اور نماز مغرب، عشاء ملا کر پڑھنا۔ نیت ادا نماز کی ہو گی قضا کی نہیں۔ ۱۱:۔ صبح صادق ہوتے ہی حکومت سعودی عرب کی طرف سے ایک توپ چلتی ہے۔ آپ اس توپ کی آواز سن کر نماز فجر ادا کرنے کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہوں گے۔ ۱۲: دس گیارہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔ اگر تیرھویں کو بھی منیٰ میں رہیں تو بارھویں کی رات بھی منیٰ میں رہیں۔ ۱۳: منیٰ کے قیام میں ایک بار مکہ معظمہ جا کر طواف کرنا۔

قارئین کے سامنے ارکانِ حج آسان الفاظ میں پیش کئے گئے۔

اقسامِ حج تین ہیں

قارن [۱] متمتع [۲] مفرد [۳]

۱:۔ قسم اوّل۔ میقات پر پہنچ کر احرام باندھیں۔ صرف حج کی نیت کریں۔ اُسے افراد کہتے ہیں۔ اس طرح حج کرنے والا مفرد حاجی کہلاتا ہے۔

۲:۔ دوسری قسم قِران ہے۔ اِس کا ترجمہ ہے جمع کرنا۔ اور حج کی اصطلاح میں قِران یہ ہے کہ میقات پر پہنچ کر عمرہ اور حج کا ایک ساتھ احرام باندھے۔ اور دونو کی نیت ایک ساتھ کرے۔ ایک ہی احرام میں حج

اور عمرہ ادا کرے۔ اس طرح حج کرنے والے کو قارن کہتے ہیں +

۳:۔ تیسری قسم یہ ہے کہ میقات پر احرام باندھتے وقت صرف عمرہ کی نیت کریں اور مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول دیں۔ جب حج کا وقت آئے تو حج کا احرام باندھیں اور حج ادا کریں اسے تمتع کہتے ہیں۔ اور اس صورت میں حج کرنے والے کو یہ فائدہ ہے کہ وہ عمرہ کے بعد احرام اتار کر احرام کی پابندی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ مگر مفرد اور قارن احرام باندھنے کے وقت سے لے کر حج سے فارغ ہونے تک برابر احرام میں رہتے ہیں۔ سب سے زیادہ ثواب حج قران کا ہے۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع قران کے مطابق ادا کیا۔ اس لئے وہ پوری امت کے لئے افضل ہے +

اب آپ اپنے مبارک سفر کا آغاز فرمائیے +

اِحرام باندھنا

احرام باندھنا اور اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اگر آپ ہوائی جہاز سے سفر کر رہے ہیں۔ تو آپ جس ملک سے سفر کریں۔ وہیں سے احرام باندھ لیں۔ اگر آپ کو معلوم ہے کہ جہاز راستہ میں کسی دوسری جگہ قیام کرے گا۔ تو پھر اس جگہ احرام باندھیں۔ جہاں سے جہاز پرواز کر کے جدّہ جانے پر رُک جائے گا۔ اگر جہاز کراچی، بمبئی، دہلی، لندن، نیویارک، پیرس، ماسکو، چین، جاپان وغیرہ سے چل رہا ہے۔ اور سیدھا جدّہ جائیگا تو وہاں سے احرام باندھ لیں۔ اگر راستہ میں کئی جگہ اترنا اور پرواز کرنا ہے

اور آخری قیام مڈل ایسٹ یعنی دمشق، شام، عمّان، عراق، ترکی وغیرہ میں کیا۔ اور وہاں سے سیدھا جدّہ روانہ ہوا تو وہاں سے احرام باندھیں بہتر ہے کہ آپ احرام اپنے ہوائی جہاز کے سفر کے آغاز پر باندھ لیں +

اگر سفر بحری جہاز سے ہے۔ سمندر میں ایک جگہ آتی ہے جسکا نام **یلملم** ہے۔ وہاں بحری جہاز کے ملازم آپ کو بتا دیں گے۔ وہاں سے آپ احرام باندھ لیں +

تیاری احرام

ناخن کٹوانا، بغل کے بال، زیرِ ناف کے بال، سر کے بال منڈوا لیں۔ اس سے فارغ ہو کر غسل کریں۔ اگر کسی مجبوری سے غسل نہ کر سکیں تو وضو کر کے احرام باندھ لیں۔ ایک تہبند باندھ لیں اور ایک چادر اوڑھ لیں۔ چادر اور تہبند سِلے ہوئے نہ ہوں +

نمازِ احرام

احرام باندھ لینے کے بعد دو رکعت نفل احرام پڑھیں پہلی رکعت میں ثنا اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون پڑھیں۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھیں۔ نماز میں سر احرام کی چادر سے ڈھانک لیں۔ احرام کی نماز کا سلام پھیرتے ہی سر کھول لیں۔ پھر پورے حج میں سر کھلا رہے گا۔ اب آپ جس طرح کا حج کر رہے ہیں اسی طرح کی نیت کریں۔ اگر آپ **قران حج** کر رہے ہیں تو نیت اِن الفاظ میں کریں :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی ؕ	اے اللہ میں حج اور عمرہ دونوں عبادتوں کا ارادہ کرتا ہوں۔ تو میرے لئے حج اور عمرہ کی ادائیگی آسان فرما دے اور مجھ سے اِس عبادت حج اور عمرہ کو قبول بھی فرمالے میں نے خالص اللہ کے لئے حج و عمرہ کی نیت کی ۔

⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛

اگر تمتع ہے تو یہ نیت کریں :۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ مُخْلِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی ؕ	اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں تو میرے لئے عمرہ کی ادائیگی آسان فرما دے اور مجھ سے اس عبادت عمرہ کو قبول بھی فرمالے۔ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے عمرہ کی نیت کی ۔

⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛

مفرد اور قارن کے حج میں معمولی فرق ہے۔ پھر بھی قارن کا ثواب زیادہ ہے ۔

نیت کرنے کے بعد تلبیہ تین مرتبہ بلند آواز سے پڑھیں۔ اس وقت سے تلبیہ یا لبیک کی کثرت رکھیں۔ ہر موقع اور ہر جگہ لبیک جاری رہے :

لَبَّیْكَ ۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ ؕ	میں خدمت میں حاضر ہوں۔ الٰہی میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں بیشک سب تعریف تیرے ہی لئے ہے اور ساری نعمتیں تیری ہی ہیں اور ساری بادشاہی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی بھی شریک و ساجھی نہیں ۔

⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛ ⁛

اب آپ پر احرام کی پابندیاں عائد ہوگئیں۔ احرام پہن لینے کے بعد

حاجی محرم کہلاتا ہے۔ اور احرام اتار دینے کے بعد جب معمولی کپڑے پہن لیتا ہے۔ اسے حج کی اصطلاح میں حلال ہونا کہتے ہیں یعنی جو باتیں حالتِ احرام میں حرام تھیں۔ اب وہ حلال ہو گئیں۔ احرام کی حالت میں یہ چیزیں حرام ہیں :۔

۱ :۔ سِلا ہوا کپڑا۔ ۲ :۔ چہرے یا سر کا ڈھکنا۔

۳ :۔ حجامت بنوانا۔ یا جسم کے کسی حصّے کا بھی بال توڑنا۔

۴ :۔ بیوی سے صحبت کرنا۔ ۵ :۔ خوشبو لگانا۔ بلا خوشبو تیل لگا سکتے ہیں۔

۶ :۔ خشکی پر شکار کرنا۔ ۷ :۔ ناخن کٹوانا۔

۸ :۔ جوں مارنا یا کسی دوسرے سے جوں مروانا یا جوں مارنے کیلئے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا۔

۹ :۔ بدن سے میل دور کرنا۔ ہاں بدن پر پانی ڈال لیں۔ مگر مَیل نہ اُتاریں ٭ ۱۰ :۔ تکیہ پر مُنہ کے بل بیٹھنا ٭

حُدودِ حرم

مکہ معظمہ سے دس میل پہلے وُہ مقام آئے گا۔ جہاں سے حدودِ حرم شروع ہو جاتی ہیں۔ اِس جگہ پہنچ کر یہ دعا مانگیں اور خیال رکھیں۔ کہ آپ مقدس سرزمین میں داخل ہو رہے ہیں۔ جسکے متعلق خداوندِ تعالےٰ نے فرمایا ہے :۔ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ ترجمہ :۔ جو اس سرزمین میں داخل ہُوا۔ وہ امن میں آگیا ٭

آپ یہاں یہ دُعا پڑھیں :۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول صلعم کا حرم ہے۔

وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ۔

اس میں جانوروں کو بھی امن ہے تو اس کی برکت اور حرمت سے میرے گوشت و پوست اور سارے جسم پر دوزخ کی آگ حرام کر دے اور قیامت کے عذاب سے مجھے امن نصیب فرما ۔

+ + +

مکّہ معظّمہ میں داخلہ

جب آپ اللہ کے گھر میں داخل ہونے لگیں تو خدا سے یہ دُعا کریں :۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ جِئْتُ لِاُؤَدِّیَ فَرَائِضَكَ وَاَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسُ رِضَاكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَضَائِكَ

الٰہی تو میرا رب ہے۔ اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں محض اس غرض سے آیا ہوں۔ کہ تیرے فرائض ادا کروں۔ اور تیری رحمت کی درخواست کروں۔ تیری رضامندی چاہوں اور تیرے حکم کی پابندی کروں اور تیرے فیصلہ پر راضی رہوں ۔

+ + +

مسجد الحرام میں حاضری

مکّہ معظّمہ میں پہنچ کر اپنا سامان وغیرہ اپنے معلّم کے پاس چھوڑ کر فوراً مسجد الحرام خانہ کعبہ جائیے۔ دروازہ "بابُ السَّلام" سے داخل ہونا افضل ہے۔ یا پھر جس دروازہ سے بھی جگہ ملے اندر جائیے۔ اور داخلہ کے وقت یہ دُعا پڑھیے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ کہہ کر دایاں پاؤں اندر رکھیں اور اس دُعا کو پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ	الٰہی میرے گناہ بخش اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے ۔

بیت اللہ پر نگاہ

بیت اللہ پر نگاہ پڑتے ہی تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں اور حضورِ قلب سے دُعا مانگیں۔ اس وقت کی دُعا قبول ہوتی ہے :-

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَعَظَّمَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِاعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا ۔	الٰہی اپنے گھر کی بزرگی اور بڑائی اور اس کی تکریم وہیبت کو اور زیادہ کر اور اس کی بزرگی، بڑائی عظمت اور نیکی زیادہ فرما۔ جو اس کو معظم اور مکرم سمجھے۔ اور اس مکان میں آکر حج یا عمرہ کرے ۔
(۲) اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ؕ	میں اس ذاتِ پاک سے جو اِس گھر کا مالک ہے پناہ مانگتا ہوں۔ قرض سے محتاجی سے تنگ دلی سے اور قبر کے عذاب سے ۔

اگر آپ قارن ہیں تو مسجد حرام میں حاضر ہو کر پہلے طوافِ عمرہ کریں اس طواف کے بعد آپ کو سعی کرنا ہے۔ اس لئے طوافِ عمرہ میں اصطباغ

اور رمل بھی کریں۔ سعی کرکے فوراً یا پھر وقوفِ عرفہ سے قبل طوافِ قدوم کر لیں۔ اس طواف کے بعد بھی آپ کو سعی کرنا ہوگی۔ اگر نہ کی تو طوافِ زیارت کے بعد کرنا پڑے گی۔ آپ کے لئے افضل یہی ہے۔ کہ طوافِ قدوم کے ساتھ سعی کرلیں۔ اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔ تو طوافِ قدوم میں بھی اصطباغ اور رمل کریں۔ اور آپ لبیک پڑھنا جاری رکھیں +

اگر آپ متمتع ہیں تو مسجد الحرام میں حاضر ہوتے ہی طوافِ عمرہ معہ اصطباغ اور رمل کے کریں۔ اس کے بعد سعی کریں۔ طوافِ عمرہ شروع کرنے پر آپ لبیک پڑھنا موقوف کردیں +

طواف کرنے کی نیت :۔ طواف کی نیت ایک بار کرنی ہے پھر سات چکروں میں نیت کی ضرورت نہیں ہے۔ طواف حجرِاسود سے شروع ہوگا۔ اب آپ حجرِاسود کے مقابل اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ پورا حجرِاسود آپ کے دائیں طرف ہو۔ پھر طواف کی نیت کریں :۔

اَللّٰھُمَّ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ؕ	الٰہی میں تیرے عزت والے گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں۔ بس تو اِسے مجھ پر آسان فرما دے اور قبول فرمالے +

اب آپ حجرِاسود کے قریب آجائیے اور موقع ملنے پر حجرِاسود کو بوسہ دیں۔ اگر ہجوم زیادہ ہو تو دور سے ہی کھڑے ہو کر ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ پڑھتے ہوئے ہاتھ گرا دیں +

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ	شروع کرتا ہوں اللہ تعالٰے کے نام سے جو سب سے بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور سب تعریفیں اُسی کے لئے ہیں ÷

+ ÷ ÷ + ÷ +

یہ پڑھ کر ہاتھ گرا دیجئے اور پہلا چکر شروع کیجئے اور یہ دُعا پڑھئے:

پہلے چکّر کی دُعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکَلِمَاتِکَ وَوَفَآءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں- اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں- اور اللہ سب سے بڑا ہے- اور گناہوں سے پھرنے کی طاقت اور عبادت کی طرف راغب ہونے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے- جو بزرگی اور عظمت والا ہے- اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام نازل ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکام کو مانتے ہوئے اور تجھ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبیؐ اور تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے میں طواف شروع کرتا ہوں

+ + +

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گناہوں سے معافی کا- اور ہر بلا سے سلامتی کا- اور ہر تکلیف سے دائمی

وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۝ — حفاظت کا۔ دین اور دُنیا اور آخرت میں اور جنت کے متمتع ہونے اور دوزخ نجات پانے کا +

ھدایت :۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیجئے۔ اور اس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیے :۔ — اے پروردگار

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ۝ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝ — اے پروردگار، ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزّت والے، بڑی بخشش والے، اور تمام جہانوں کے پالنے والے

پہلا چکّر ختم ہو چکا ہے۔ اب آپ حجرِ اسود پر پہنچ کر بوسہ دیں اگر ہجوم زیادہ ہو تو پھر دُور سے دونو ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر اور

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝ — شروع کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں +

\+ + + +

یہ پڑھتے ہوئے دونو ہاتھ نیچے گرا دیں۔ اس کو استلام کہتے ہیں اور آگے بڑھیں۔ اور یہ دُعا پڑھتے ہوئے دوسرا چکّر شروع کریں +

دوسرے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ — اے اللہ، بیشک یہ گھر تیرا ہے۔ اور

بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ۝ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ ۝

یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہاں کا امن و اماں تیرا ہی دیا ہوا ہے۔ اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے۔ اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں۔ اور تیرے ہی بندہ کا بیٹا ہوں۔ اور یہ دوزخ کی آگ سے تیری پناہ پکڑنے والوں کی جگہ ہے سو تو ہمارے گوشت اور کھال کو دوزخ پر حرام کر دے ÷

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ۝

اے اللہ ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنا دے اور ہمارے دلوں میں اس کی چاہ پیدا کر دے۔ اور ہمارے لئے کفر، بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند بنا دے۔ اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر لے ÷

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ۝ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اے اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے۔ مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔ اے اللہ مجھے بغیر حساب کے جنّت عطا فرما ÷

ھدایت: رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیجئے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے:۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں

وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے۔ اے سب جہانوں کے پالنے والے ۔

دوسرا چکر ختم ہو چکا ہے۔ اب آپ حجرِ اسود کو بوسہ دیں۔ اگر ہجوم زیادہ ہے۔ تو دُور سے دونو ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر، اس کو استلام کہتے ہیں اور یہ دُعا پڑھیں :۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ۔

یہ دُعا پڑھتے ہوئے آگے بڑھئے اور تیسرے چکر کی دعا شروع کیجئے :۔

تیسرے چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے احکام میں شک سے اور تیری ذات وصفات میں شرک سے اور اختلاف و نفاق سے اور بُرے اخلاق سے اور بُرے حال بُرے

الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ۝ — انجام سے۔ مال میں اور اہل وعیال میں ٭

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۝

اے اللہ میں تجھ سے تیری رضامندی کی بھیک مانگتا ہوں۔ اور جنّت کی اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے غضب سے اور دوزخ سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے ٭

ھدایت:۔ رکنِ یمانی پر پہنچنے پر یہ دُعا ختم کر دیجئے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزّت والے اے بخشش والے۔ اے سب جہانوں کے پالنے والے ٭

+ + + +

یہ دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دے دیجئے ورنہ دُور ہی سے استلام کیجئے۔ اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ٭

+ + + + +

پڑھتے ہوئے آگے بڑھیئے۔ اور چوتھے چکّر کی دُعا پڑھتے ہوئے چوتھا چکّر شروع کر دیجئے ۔

چوتھے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ۝	اے اللہ! بنا دے میرے اس حج کو حجِ مقبول، اور کامیاب کوشش اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ، اور مقبول نیک عمل اور بے نقصان تجارت، اے دلوں کے حال کو جاننے والے۔ اے اللہ مجھے گناہ کے اندھیروں سے ایمان اور عمل صالح کی روشنی کی طرف نکال
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۝	اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے حصول کے لازمی ذریعوں کا۔ اور ان اسباب کا جو تیری مغفرت کو میرے لئے لازمی بنا دیں۔ اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیکی سے فائدہ اُٹھانے کا اور جنّت سے بہرہ ور ہونے کا اور دوزخ سے نجات پانے کا ۔

❖ ❖ ❖

رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ	اور اے میرے پروردگار تو نے جو کچھ

وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ ؕ

مجھے رزق دیا ہے۔ اس پر قناعت بھی عطا کر۔ اور جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہیں۔ ان میں برکت بھی دے اور ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نعم البدل عطا کر ؏

ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ

ہدایت :۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا ختم کر دیجئے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے :۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزّت والے اے بڑی بخشش والے۔ اے سب جہانوں کے پالنے والے ؏

ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ

یہ دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے۔ ورنہ دور ہی سے استلام کیجئے اور

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ

شروع کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ؏

ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ ؕ

پڑھتے ہوئے دونو ہاتھ گرا کر آگے بڑھئے اور پانچویں چکّر کی

دُعا پڑھتے ہوئے پانچواں چکر شروع کیجئے ؛

پانچویں چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ عَرْشِكَ وَ لَا بَاقِیْ اِلَّا وَجْھُكَ وَ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدَ نَا مُحَمَّدٍ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ شَرْبَةً ھَنِیْئَةً مَّرِیْئَةً لَا نَظْمَاءُ بَعْدَھَا اَبَدًا ؕ

اے اللہ جس روز سوائے تیرے عرش کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا - اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا - مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دینا اور اپنے نبیؐ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے مجھے ایسا خوشذائقہ گھونٹ پلانا - کہ اس کے بعد کبھی ہمیں پیاس نہ لگے ؛

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْہُ نَبِیُّكَ سَیِّدَ نَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ؕ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

اے اللہ میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو تیرے نبیؐ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے طلب کیا اور ان چیزوں کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں - جن سے تیرے نبی سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی - اے اللہ میں تجھ سے جنّت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں - اور ہر اس قول یا فعل یا عمل کی توفیق کا جو مجھے جنّت سے قریب

وَمَا یُقَرِّبُنِیۡٓ اِلَیۡھَا مِنۡ قَوۡلٍ اَوۡ فِعۡلٍ اَوۡ عَمَلٍ ۝ — کردے۔ اور میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور ہر اس قول یا فعل یا عمل سے جو مجھے دوزخ سے قریب کردے

ھِدَایت :۔ رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کردیجئے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے :

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ — اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور آخرت میں بھی۔ اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا

وَاَدۡخِلۡنَا الۡجَنَّۃَ مَعَ الۡاَبۡرَارِ ۝ — اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔

یَا عَزِیۡزُ — اے بڑی عزّت والے

یَا غَفَّارُ — اے بڑی بخشش والے

یَا رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ ۝ — اے سب جہانوں کے پالنے والے

یہ دُعا ختم کرتے ہوئے حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے۔ ورنہ دور ہی سے استلام کیجئے۔ اور

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ ۝ — شروع کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں :

پڑھتے ہوئے آگے بڑھئے اور چھٹے چکر کی دُعا پڑھیئے اور چھٹا چکر شروع کیجئے :۔

چھٹے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا
کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَ
بَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً
فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَلْقِکَ
اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا
فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ
فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ
عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ
عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ
عَنْ مَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ
الْمَغْفِرَۃِ ۝

اے اللہ مجھ پر تیرے بہت سے
حقوق ہیں۔ ان معاملات میں جو
میرے اور تیری مخلوق کے درمیان
ہیں۔ اے اللہ ان میں سے جن کا تعلق
صرف تیری ذات سے ہو۔ سو تو
معاف کردے۔ اور جو حق تیری
مخلوق کا مجھ پر رہ جائے اس کو
اپنی مخلوق سے بخشوانے کا ذمہ لے
لے اور مستغنی کردے مجھے، اپنی پاک
کمائی کی توفیق دے کر کسب حرام سے
اور اپنی اطاعت میں رکھنا اور نافرمانی
سے بچالے اور اپنا دائمی فضل فرما کر
غیروں کا دستِ نگر اور احسان مند نہ ہونے دے
اے زیادہ بخشنے والے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَ
وَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَاَنْتَ یَا اَللّٰہُ
حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ
الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۝

اے اللہ بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے
اور تیری ذات بڑی کرم والی ہے۔ اور اے
اللہ تو بڑا بردبار اور کریم عظمت والا ہے
اور تو عفو و درگزر کو پسند فرماتا ہے۔
پس میری خطاؤں کو معاف کردے۔

ھدایت:۔ رکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیجئے اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھئے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عطا فرما۔ اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں داخل فرما اے بڑے غالب، بڑی بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے۔

یہ دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دُور ہی سے استلام کر لیجئے۔ اور

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے زیبا ہیں۔

پڑھتے ہوئے دونو ہاتھوں کو گرا دیجئے اور آگے بڑھئے اور ساتویں چکر کی دُعا پڑھتے ہوئے ساتواں چکر شروع کر دیجئے۔

ساتویں چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّ

اے اللہ! میں آپ کی رحمت کے وسیلے سے، ایمانِ کامل اور سچا یقین اور کشادہ رزق طلب کرتا ہوں۔ اور ڈرنے والا دل، اور آپ کا ذکر کرنے

تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ ۝ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۝

والی زبان اور پاک اور حلال ذریعہ کی کمائی کا خواستگار ہوں اور خالص سچی توبہ اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق اور سکراتِ موت کی آسانی اور مرنے کے بعد مغفرت اور آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں۔ اور وقتِ حساب درگذر اور معافی کا خواہاں اور جنت کے حاصل کرنے میں کامیابی اور دوزخ سے نجات کا طلبگار ہوں ؛

بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ ۝ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ ۝

اے زبردست حکم والے اے بڑے بخشنے والے اپنی رحمت سے مغفرت فرمائیے۔ اے میرے پروردگار میرے دائرہ علم و دین کو وسیع فرمائیے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمائیے ؛

ھدایت :۔ رکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیجئے۔ اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیئے :۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ ۔ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دین اور دنیا میں بھلائی اور بہتری عنایت فرمائیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچائیے اور ہمیں جنّت میں نیک لوگوں کے زمرے میں داخل فرمائیے۔ اے بڑے غالب بڑی بخشش والے اور تمام عالم کے پالنے والے

یہ دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ ہی سے استلام کیجئے :- اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اُسی کے لئے زیبا ہیں ؕ

آپ کے سات چکر ختم ہو چکے ہیں اور اب آپ مقامِ ملتزم پر آیئے۔ جو جگہ حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان ہے اِس کو ملتزم کہتے ہیں ؕ

مقامِ ملتزم کی دُعا

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ ؕ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ

اے اللہ! اس قدیمی گھر خانہ کعبہ کے مالک ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا کی گردنوں کو اور ہماری ماؤں اور ہمارے بھائیوں اور ہماری اولاد کی گردنوں کو دوزخ کی آگ سے آزادی مرحمت فرمایئے اے صاحب جود و کرم صاحب فضل و عطا اے اپنے بندوں پر احسان فرمانے والے۔ اے اللہ ہمارے تمام کاموں کا انجام بخیر فرمایئے۔ اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچایئے ؕ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ اَخْشٰی عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ ؕ

اے اللہ میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ ہی کا بندہ زادہ ہوں - اور آپ کے مقدس گھر کے زیر سایہ کھڑا ہوں - آپ کے گھر کی چوکھٹ سے لپٹ کر گریہ وزاری کر رہا ہوں - اور آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں - اور آپ کے عذاب دوزخ سے خائف و لرزاں ہوں - اے ہمیشہ احسان فرمانے والے +

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِیْ وَ تُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَ تُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ ؕ

اٰمِیْنَ ؕ

اے اللہ! بیشک میں آپ سے التجا کرتا ہوں - کہ جو ذکر یا آپ کی حمد و ثنا کروں اسے قبول فرما کر بلندی پر اُٹھائیے - اور میرے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا فرما دیجئے - اور میرے کاموں میں اصلاح فرمائیے اور میرے قلب کو نورِ معرفت کے ذریعہ پاک و صاف فرما دیجئے - اور میری قبر کو میرے لئے منور اور روشن فرما دیجئے - اور میرے گناہوں کی مغفرت فرما دیجئے - اے اللہ میں آپ سے جنت الفردوس کا طلبگار ہوں - آمین +

یہ دُعا ختم کر کے مقامِ ابراہیمؑ کے پاس آ کر دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے - اور سلام پھیر کر یہ دُعا پڑھیئے :-

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ
سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ
مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ
فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ
مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ ۝
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ
إِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا
صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهُ
لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا كَتَبْتَ
لِيْ وَرِضَاءً مِنْكَ بِمَا
قَسَمْتَ لِيْ أَنْتَ وَلِيِّيْ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ
بِالصّٰلِحِيْنَ ۝
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا
فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا
إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا
إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً
إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا
فَيَسِّرْ أُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ

اے اللہ! بیشک آپ میری پوشیدہ
اور کھلی ہوئی باتوں کو بخوبی جانتے ہیں
پس گناہوں کی معافی کے بارے میں میری
معذرت قبول فرمائیے - اور آپ
میری حاجت سے اچھی طرح واقف ہیں -
پس میری جو طلب ہے اسے پورا فرما دیجئے
یا الٰہی جو عیوب میرے نفس میں ہیں آپ
خوب جانتے ہیں - پس میری خطاؤں سے
درگذر فرمائیے - اور اے میرے پروردگار!
بے شک میں آپ سے ایسا ایمان مانگتا
ہوں - جو میرے قلب میں پیوست ہو جائے
اور ایسا سچا یقین چاہتا ہوں - کہ میں جان
لوں - کہ جو اچھی یا بری بات مجھے پیش
آئے - وہ میرے لئے پہلے سے مقدر تھی
اور جو آپ نے میری قسمت میں لکھ دیا ہے
اس پر مجھے اپنی طرف سے رضائے کامل
عطا فرمائیے - کہ آپ ہی دنیا و آخرت
میں میرے کارساز و نگہبان ہیں. الٰہی مجھے
حالتِ اسلام میں موت دیجئے - اور اپنے
نیک بندوں کے زمرے میں شامل فرمائیے
اے اللہ! اس متبرک جگہ خانہ کعبہ کے طفیل

صُدُوْرَنَا وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا
وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ
اَعْمَالَنَا ؕ
اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا
مُسْلِمِیْنَ
وَاَلْحِقْنَا
بِالصّٰلِحِیْنَ ؕ
غَیْرَ خَزَایَا
وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ ؕ
اٰمِیْنَ ؕ
یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ؕ

آپ ہمارے تمام گناہوں کو بخش دیجئے۔ اور ہماری تمام دشواریوں کو آسان فرمادیجئے اور ہماری تمام حاجتوں کو پورا کر دیجئے اور ہمارے تمام کام ہم پر آسان فرما دیجئے۔ اور ہمارے سینوں کو نورِ ہدایت قبول کرنے کے لئے کھول دیجئے۔ اور ہمارے قلوب کو نورِ معرفت سے روشن فرمادیجئے۔ اور ہمارے تمام نیک عملوں کو خیر و خوبی کے ساتھ انجام تک پہنچائیے۔ اے اللہ حالتِ اسلام میں ہماری موت ہو اور اپنے نیک بندوں کے زمرہ میں شامل فرمائیے۔ اور دین و دُنیا میں رسوا ہونے اور فتنوں میں پھنسنے سے محفوظ رکھیئے۔ قبول فرمائیے یہ دعائیں۔ اے دونو جہاں کے پروردگار قبول فرمائیے۔ آمین

اور درود و سلام ہو اللہ کا اس کے پیارے ہمارے آقا اور سرور حضرت محمد مصطفےٰ احمدِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر ٭

آپ طواف کے سات چکر اور مقام ملتزم کی دعائیں اور مقامِ ابراہیمؑ میں دو رکعت نماز ادا کرتے ہی فوراً آبِ زم زم کے مبارک چشمہ پر آئیے۔ اگر ہو سکے تو خود پانی نکال کر سیر ہو کر پیجئے۔ پانی پیتے وقت تین سانس میں پیجئے۔ ہر بار بسم اللہ اور بعد میں الحمد للہ پڑھئے۔ یہ حدیث ذہن نشین رہے کہ آبِ زمزم ہر مرض کے لئے شفا ہے ٭

آبِ زمزم پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیئے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور کشادہ رزق مانگتا ہوں، اور ہر مرض سے تیری شفا چاہتا ہوں۔ تیری رحمت کے صدقے میں اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے +

آبِ زمزم پینے کے بعد حجرِ اسود کو بوسہ دیجئے۔ اور بابِ صفا سے باہر آئیے اور صفا پہاڑی سے چکر شروع کیجئے۔ اور مروہ کی طرف چلئے صفا سے مروہ تک پہنچ کر سعی کا ایک پھیرا ہوا۔ پھر دوسرے پھیرے کے لئے مروہ سے صفا تک جائیے۔ اسی طرح سات چکر لگا کر پورے کیجئے ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا +

اِن سات چکروں میں دو جگہ میلین اخضرین ہیں۔ جہاں حکومت نے بجلی کی لائٹ لگوادی ہے۔ وہاں دوڑیئے اور کندھوں کو ہلائیے اور دُعا پڑھتے رہیئے۔ سعی کرنے کے لئے جب صفا کی طرف جائیں تو یہ دُعا پڑھیں :۔ هٰذَا دُعَاءُ الصَّفَا

یہ صفا کی دُعا ہے

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ط اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ

جس چیز سے اللہ اور اسکے رسول نے ابتدا کی میں بھی اس سے ابتدا کرتا ہوں۔ درحقیقت صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں لہذا جو شخص خانہ کعبہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو شخص خوشدلی سے کوئی نیکی کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسکے عمل کا قدردان ہے اور

اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ط خوب جاننے والا +

ھٰذَا نِیَّۃُ السَّعیِ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ

یہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی نیّت ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی مَا بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ سَعْیَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَۃِ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ ط یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

یا اللہ میں صفیٰ اور مروہ کے درمیان عمرہ یا حج کی سعی کی نیت کرتا ہوں۔جو سات چکر ہیں۔خالص آپ کی ذات کیلئے پس آپ اس کو میرے لئے آسان فرمادیں اور قبول فرمالیں + اے تمام جہانوں کے پالنے والے +

وَھٰذَا دُعَاءُ السَّعیِ

اور یہ

سعی کی دُعا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا ط وَسُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہِ الْکَرِیْمِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ط وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا ط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَا شَیْءَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ دَآئِمٌ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا

نَعۡلَمُ اِنَّكَ اللّٰهُ تَعۡلَمُ مَا لَا نَعۡلَمُ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعَزُّ الۡاَكۡرَمُ ۝

رَبِّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيۡنَ غَانِمِيۡنَ فَرِحِيۡنَ مُسۡتَبۡشِرِيۡنَ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيۡنَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيۡنَ ۝

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا ۝ ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ ۝ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا ۝

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا ۝

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا ۝

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ۝

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡاَحَدُ الۡفَرۡدُ الصَّمَدُ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ۝

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلۡتَ فِىۡ كِتَابِكَ الۡمُنَزَّلِ اُدۡعُوۡنِىۡٓ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ دَعَوۡنَاكَ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا كَمَا وَعَدۡتَنَآ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ۝

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۝

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۝

رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ ۝

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ عَاجِلَهٗ وَاٰجِلَهٗ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ ۝

اَللّٰهُمَّ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ ۝

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ عَلَیْہِ وَاَنَا مُسْلِمٌ ؕ

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا ؕ اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ ؕ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ یَا اَللّٰہُ ؕ سُبْحَانَکَ مَا ذَکَرْنَاکَ حَقَّ ذِکْرِکَ یَا اَللّٰہُ ؕ سُبْحَانَکَ مَا شَکَرْنَاکَ حَقَّ شُکْرِکَ یَا اَللّٰہُ ؕ سُبْحَانَکَ مَا قَصَدْنَاکَ حَقَّ قَصْدِکَ یَا اَللّٰہُ ؕ

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ؕ

اَللّٰھُمَّ قِنَا عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ؕ

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ؕ

اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ وَرِزْقِکَ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ اَبَدًا ؕ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَآئِذٌ بِکَ مِنْ شَرِّ مَآ اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا ؕ اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ غَیْرَ

خَزَایَا وَّلَا مَفْتُوْنِیْنَ ۞ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ ۞ رَبِّ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ ۞
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ ۞ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ
شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ۞

اب مذکورہ دعاؤں کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے

ترجمہ

اے اللہ تو بہت بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے شایانِ شان ہیں میں اللہ کی جو عظمت والا ہے پاکی بیان کرتا ہوں۔ اُس کرم والے کی تعریف کے ساتھ صبح اور شام اور اے بندے رات کے کچھ حصے میں بھی اُس کے سامنے سر جھکا۔ اور شبِ دراز میں اُس کی پاکی بیان کر۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔ اور کافروں کے گروہوں کو شکست دی کوئی شے نہ اس سے پہلے تھی۔ اور نہ بعد میں ہو سکتی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ منبعِ حیات ہے۔ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اُسے موت نہ آئے گی۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے پروردگار ہماری مغفرت فرما۔ اور ہم پر رحم فرما۔ اے ہمارے گناہوں کو جن سے تو آگاہ ہے۔ نظر انداز کر۔ بے شک تو معبودِ برحق ہے۔ تو اسے جانتا ہے۔ جسے ہم نہیں جانتے۔ درحقیقت تو بڑی عزت والا ہے اور بڑے کرم والا ہے ۔

اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دوزخ سے نجات دے اس طرح کہ ہم محفوظ ہوں۔ بامراد ہوں، خوش ہوں۔ شادماں ہوں۔ تیرے نیک بندوں کے ساتھ۔ ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے۔ نبیوں، صدیقوںؓ، شہیدوں اور دوسرے نیک بندوں میں سے۔ یہ لوگ بڑے اچھے رفیق ہیں۔ یہ فضل اللہ ہی کی طرف سے ہو سکتا

ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ کون اس کا مستحق ہے +

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ یکتا ہے۔ تنہا ہے۔ بے نیاز ہے۔ جس نے نہ کسی کو بیوی بنایا۔ نہ بیٹا۔ اور نہ کوئی حکومت میں اس کا شریک ہے اور نہ کوئی اس کا مددگار ہے۔ عاجزی کی وجہ سے۔ (اے سُننے والے) تو بھی اُس عظمت کا اظہار کر +

اے اللہ! تو نے اپنی نازل کی ہوئی کتاب میں فرمایا ہے۔ اے بندو مجھ سے دُعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ تو اے پروردگار ہم نے تجھ سے دُعا مانگی ہے لہذا تو ہماری مغفرت فرما۔ جیسا کہ تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے +

ہمارے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سُنی۔ جو ایمان کی دعوت دیتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے +

اے ہمارے پروردگار! تو اب ہمارے گناہ معاف فرما۔ اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے دُور کر دے۔ اور نیک لوگوں میں شامل کر کے ہمیں موت دے +

اے ہمارے پروردگار! جن چیزوں کا تو نے اپنے پیغمبروں کی زبانی ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ ہمیں عنائیت فرما۔ اور ہمیں قیامت کے دِن رسوا نہ کرنا۔ بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا +

اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا ہے۔ تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔ اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوتے ہیں +

اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت فرما۔ اور ہمارے ان بھائیوں کی جنہوں نے ایمان میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے۔ گرہ نہ ڈال +

اے ہمارے پروردگار! درحقیقت تو بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے +

اے ہمارے پروردگار! ہمارے ایمان کے نور کو مکمل کردے۔ اور ہماری مغفرت فرما۔ درحقیقت تو ہر چیز پر قادر ہے۔ قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ جو جلد ملنے والی ہو۔ اور جو دیر میں ملنے والی ہو اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ہر قسم کی بُرائی سے جو جلد پہنچنے والی ہو۔ یا جو دیر میں پہنچنے والی ہو۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔ اور تجھ سے تیری رحمت کا طالب ہوں۔ اے اللہ! اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور سیدھے راستہ پر ڈالنے کے بعد میرے دِل کو نہ پھیر۔ اور مجھے اپنی خاص رحمت سے نواز۔ درحقیقت تو ہی بڑا دینے والا ہے۔ اے اللہ! میرے کان اور آنکھیں عافیت دے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کفر سے اور محتاجی سے۔ اے اللہ میں تیری رضامندی کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے غصّہ سے اور تیری بخشش کی پناہ چاہتا ہوں تیری سزا سے اور میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تجھ سے۔ میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی۔ پس ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے زیبا ہے۔ یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ ہر اس شے کی بھلائی کا جو تیرے علم میں ہے اور میں معافی چاہتا ہوں۔ ہر اس گناہ سے جو تیرے علم میں ہے۔ بے شک تو خوب جاننے والا ہے غیب کی باتوں کا۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ جو بادشاہ ہے سچا۔ اور کھلا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے رسول ہیں۔ وعدہ کے سچے امانتدار +

اے اللہ میری دعا ہے۔ کہ جس طرح تو نے مجھے اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا ہے۔ اُسے مجھ سے جدا نہ کرنا حتیٰ کہ مجھے اسی پر موت دینا۔ اس حال میں کہ میں مسلمان ہوں اے میرے اللہ میرے دِل میں نور بھر دے۔ اے اللہ میرے سینے کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر۔ اور اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دِل کے وسوسوں کی بُرائی سے اور معاملات کی پریشانی سے اور قبر کے فتنے سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اُس آفت کی بُرائی

سے جو دن میں نازل ہو- اور ہر اُس آفت کی بُرائی سے جسے ہوائیں اڑا کر لائیں- اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں- ہم نے تیری عبادت نہیں کی جیسا کہ حق تھا- اے اللہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں- ہم نے تیرا شکر ادا نہ کیا- جیسا کہ حق تھا- اے اللہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں- ہم نے تیری طرف توجہ نہ کی جیسا کہ تیری طرف توجہ کرنے کا حق تھا- اے اللہ ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے- اور اسے ہمارے دلوں میں آراستہ کر دے- اور ہمارے دلوں میں کفر کی نفرت ڈال دے- بدکاری اور نافرمانی کی بھی اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے- اے اللہ ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھ- جس دن تو اپنے بندوں کو قبر سے اُٹھائے- اے اللہ سیدھے راستہ کی مجھے ہدایت فرما- اور تقوے کے ساتھ مجھے سنوار- اور میری مغفرت فرما- آخرت اور دُنیا میں اے اللہ ہم پر اپنی برکتوں اور رحمت اور فضل اور رزق کے دروازے کھول دے- اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُس نعمت کا جو دائمی ہو- تیری پناہ میں آتا ہوں ہر برائی سے- ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے- اور نیک بندوں کے ساتھ مِلا دے- رسوائی سے بچا لے- اے پروردگار یہ منزل ہمارے لئے آسان بنا- اور ہر مشکل سے نجات بخش- اے پروردگار ہمارا خاتمہ بالخیر کر- آمین +

صفا اور مروہ کے سات چکّر پورے کرنے کے بعد آپ نے سعی کو پورا کر لیا ہے- اگر آپ قارن ہیں تو طواف و سعی سے فارغ ہو کر بھی احرام نہ اُتاریں- اور احرام باندھے ہوئے مکہ میں قیام کریں- آپ پر احرام کی تمام پابندیاں قائم رہیں گی- اگر آپ متمتع ہیں تو سعی کے بعد سر منڈوا لیں- یا بال کترا لیں- احرام اُتار کر سِلے ہوئے کپڑے پہن لیں- آپ مکہ معظمہ میں حج کے وقت تک بے احرام رہیں- آپ پر سے احرام کی پابندیاں ختم ہیں +

اگر قارن کو حج کرنا ہے تو احرام مِنیٰ میں قربانی کے بعد اُتارنا ہوگا۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔ اب آپ مکہ معظمہ میں آٹھویں تاریخ تک انتظار کریں۔ اِن اوقات میں دِل اور زبان پر "اللہ ہو" کا ترانہ جاری رہے۔ خدا کی عبادت میں مصروف رہیں۔ یہ بہت بڑی نیکی ہے +

ضروری نوٹ: ان مقامات پر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ ۱۔ حالتِ طواف ۲۔ ملتزم ۳۔ زم زم ۴۔ میزابِ رحمت ۵۔ مقامِ ابراہیم ۶۔ صفا ۷۔ مروہ میں دوڑتے وقت ۸۔ میدانِ عرفات۔ ۹۔ مزدلفہ ۱۰۔ مِنیٰ۔ ۱۱۔ شیطان پر کنکریاں مارتے وقت ۱۲۔ کعبہ شریف ۱۳۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر: فضول باتیں کرکے اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ صرف خدا کی عبادت میں مصروف رہیں۔ یہاں پر ہر عمل کا ثواب ایک لاکھ گنا عبادتوں کے برابر ہے +

حج کے پانچ دن مخصوص ہیں

۸ رذِی الحجہ کی صبح کو مکہ معظمہ سے مِنیٰ کیلئے روانگی ہوتی ہے۔ مِنیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور فجر۔ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں +

۹ رذِی الحجہ کی صُبح کو پانچ نمازیں پوری کرکے عرفات کیلئے روانگی ہے پھر اِسی دِن شام کو واپسی ہے رات کو مزدلفہ میں قیام ہے۔ اور صبح کی نماز کے بعد پھر مِنیٰ میں تِین دِن قیام ہوگا +

میدانِ عرفات میں کم و بیش دس پندرہ لاکھ حجاج کا مجمع زیادہ تر ایک جیسے خیموں میں مقیم ہوتا ہے +

ازروئے مناسکِ حج مسائل شرعیہ سے جو حجاج واقف ہیں اور جنکو مسجد میں ظہر و عصر ملا کر پڑھنا بسہولت ممکن ہے ان کو پوری آزادی ہے لیکن عام طور پر مشورہ کے درجہ میں سلامتی اس میں ہے کہ اپنی جائے قیام سے باہر نہ جائے۔ کیونکہ بعض مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ دوسری جگہ جانے کے بعد پھر اپنی جگہ واپسی بڑی مشکل ہو جاتی ہے۔ اور جو وقت باری تعالےٰ سے دِل لگا کر پورے سکون اور محبت و شوق سے اِس کی یاد میں گذارنے کا ہوتا ہے۔ وہ سخت کوفت اور پریشانی میں مبتلا ہونے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جس کا صدمہ فراموش نہیں ہوتا۔ کیونکہ

"گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں"

عرفات میں تو زوال سے قبل کھانے پینے سے فراغت حاصل کر کے مشورہ یہ ہے کہ ظہر کی نماز وقتِ مقررہ پر اپنے اعزاء اور احباب کیساتھ باجماعت اپنے خیمہ میں ادا کی جائے اور اس کے فوراً بعد تلاوتِ قرآنمجید" اور "الحزب الاعظم" کی ساتوں دعائیں پورے شوق اور ولولے کے ساتھ پڑھنا بہت بڑی سعادت ہے۔ درود شریف کی کثرت اور دعائے مغفرت میں صمیم قلب کے ساتھ مشغول رہنا مقبولیت حج کی علامت ہے۔ اس کے بعد عصر کا وقت داخل ہونے پر ظہر کی طرح عصر بھی اپنی مخصوص جماعت کے ساتھ ادا کی جائے اور درود شریف کا وِرد کثرت سے جاری رہے تاکہ حضورؐ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ترقی ہو +

حدیث شریف میں وارد ہے :۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ   تم میں سے اُس وقت تک کوئی شخص

اَحَبَّ اِلَیۡہِ مِنۡ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ؕ

اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میری محبت اس کو اس کے والدین، اس کی اولاد، اور تمام انسانوں سے زیادہ نہ ہو +

اس سے مراد "محبت عقلی اور شرعی" ہے کہ اگر کسی کام کے کرنے کے لئے دِل نہ چاہتا ہو۔ لیکن بہ اقتضائے عقل و شرع اس کی طرف دِل کو مائل و مجبور کرنا۔ اور والدین اور اولاد اور دیگر خویش واقارب کی خوشی اور ناخوشی سے بے نیاز ہو کر وہی کام کرنا جو رسول اللہ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور اُسوہ کے مطابق ہے +

غروب آفتاب کے ساتھ عرفات سے واپسی مزدلفہ کو ہوگی اور نماز مغرب و عشا ایک ساتھ مزدلفہ میں ادا کر کے شب کو مزدلفہ میں قیام ہوگا۔ صبح کی نماز کے بعد منیٰ کو روانگی ہوگی اور باقی ارکان منیٰ اور مکہ معظمہ میں پورے ہونے پر حج پورا پورا ادا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

حج کا پہلا دِن:۔ آٹھویں تاریخ کو یوم ترویہ کہتے ہیں اس دِن جس نے احرام نہ باندھا ہو۔ باندھ لے۔ آٹھویں تاریخ کو صبح نماز فجر کے بعد جانا چاہئے۔ اور ضروری ہے کہ نماز ظہر، عصر، مغرب، عشا، فجر یہ پانچوں نمازیں مسجد خیف یا اپنی قیام گاہ پر ادا کریں۔ قیام منیٰ میں یہ دُعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی فَامۡنُنۡ عَلَیَّ بِمَا مَنَنۡتَ بِہٖ عَلٰۤی اَوۡلِیَآئِکَ ؕ

الٰہی یہ منیٰ ہے تو مجھ پر وہ احسان کر جو تونے اپنے دوستوں پر کئے ہیں +

اس ایک دِن کے قیام میں ذکرِ الٰہی کی کثرت کریں۔ یہ وقت زندگی میں پھر خدا جانے کب نصیب ہو۔ پانچوں نمازیں پوری کر کے فجر کی نماز کے بعد آپ عرفات کو روانہ ہو جائیے۔ آرام و سکون سے سفر کیجئے۔ گھبرائیے نہیں۔ آج یہاں تیس لاکھ سے بھی زیادہ انسانوں کا ہجوم ہوگا لاکھوں کی تعداد میں خیمے لگے ہوں گے۔ جس جگہ آپ کا قیام ہو وہاں پلاٹ اور جگہ کا نمبر نوٹ کرلیں۔ ورنہ مشکل ہوگی۔ کیونکہ گم ہو جانے کی حالت میں پریشانی کے علاوہ عبادتِ الٰہی میں کمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ؞

حج کا دُوسرا دِن :۔ میدانِ عرفات ہے۔ اصل میں یہی جگہ ہے جہاں سے حاجی حضرات کو اِن کے گناہوں سے یوں پاک کر دیا جاتا ہے جیسے وہ آج ہی پیدا ہوئے ہوں۔ اِسی مبارک مقام پر حضرتِ آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی جگہ میدانِ حشر قائم ہوگا۔ جہاں سب کو حساب و کتاب دینا ہوگا۔ اس مبارک مقام پر فضول باتیں نہ کیجئے۔ صرف عبادتِ الٰہی میں مصروف رہیئے۔ دُعائیں، استغفار، سُبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، درودِ پاک اور قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کیجئے۔ دوپہر سے پہلے کھانے سے فارغ ہو کر عبادتِ الٰہی میں وقت صرف کیجئے۔ دوپہر کے بعد مسجدِ نمرہ جائیے وہاں باجماعت ظہر کی نماز ادا کیجئے۔ اِس کے فوراً بعد ہی عصر کی نماز ہو گی عصر کی نماز بھی باجماعت ادا کیجئے۔ اور موقف کی طرف روانہ ہو جائیے مؤقف وہ جگہ ہے جہاں عصر سے غروب آفتاب تک کھڑے ہو کر دُعائیں مانگی جاتی ہیں۔ میدانِ عرفات کے قیام میں دِل بھر کر دعائیں مانگیئے۔ مقبول ہوں گی۔ یہاں رحمتِ خداوندی عام ہے۔ رحمت کی بارش ہو

رہی ہے ۔ دِل بھر کر مانگ لیجئے ۔ جو مانگو گے مِلے گا اور ضرور ملے گا ۔
کمزور ، بوڑھے ، بیمار آدمیوں کو جہاں بھی جگہ ملے وہیں عبادت کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ میدانِ عرفات بارہ میل لمبا اور بارہ میل چوڑا ہے ۔
بطنِ عرفہ میں وقوف کرنا حرام ہے ۔
بطنِ عرفہ ایک نالہ کا نام ہے جو مسجد نمرہ کے جنوب کی طرف ہے ۔
غروبِ آفتاب سے قبل حدودِ عرفات سے باہر ہونا حرام ہے ۔

حج کا تیسرا دِن :- عرفات سے غروبِ آفتاب کے ساتھ ہی مزدلفہ کو روانہ ہو جائیے ۔ گو ہجوم زیادہ ہے مگر کوشش کر کے قدم تیز سے تیز تر کر دیجئے ۔ اگر موٹر ، گاڑی یا سواری پر ہوں تو اُس کو تیز چلایئے ۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشا کی نماز مِلا کر پڑھئے ۔ نماز میں نیت ادا کی ہو گی ۔ قضا کی نہیں ۔ اِس دن مغرب کی نماز وقتِ مقررہ پر پڑھنا گناہ ہے ۔ مغرب کی نماز دیر سے ادا کریں ۔

قیامِ مزدلفہ :- مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء کی نماز امام کیساتھ باجماعت ادا کریں ۔ یا چند ساتھیوں کو مِلا کر بھی جماعت بن سکتی ہے پہلے تین فرض مغرب کے ادا کریں ۔ نیت اس طرح کریں :-
تین رکعت نماز فرض واسطے اللہ تعالےٰ کے وقت مغرب کا پیچھے اس امام کے منہ قبلہ شریف کی طرف اللہ اکبر ۔
نمازِ مغرب کے تین فرض ادا کر کے فوراً چار رکعت نماز فرض عشا کی نیت کر کے ادا کریں ۔ مغرب کے تین فرض اور عشا کے چار فرض پڑھنے کے بعد دو سنت برائے مغرب اور دو سنت برائے عشا پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر فوراً عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جایئے یہ رات بہت

مبارک رات ہے۔ تمام رات قرآن مجید، درود پاک اور ذکرِ الٰہی کی کثرت رکھیں۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر پڑھتے رہیں۔ اگر ہو سکے تو ایک ہزار بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس رات میں درود پڑھیں کتنے نیک اور پاکیزہ لوگ تھے وہ۔ جو ایک رات میں پورے قران مجید کی تلاوت کرتے تھے۔ اگر آپ بھی یہ کامِ مبارک کر لیں تو آپ کے ذخیرہ آخرت میں بے شمار نیک عمل جمع ہو جائیں گے۔ اپنا تمام وقت عبادتِ الٰہی میں صرف کریں +

مغرب سے صبح تک مزدلفہ میں قیام ہوگا۔ فجر کی نماز کے بعد سعودی حکومت کی طرف سے توپ چلے گی۔ توپ کی آواز سن کر آپ مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے جس طرح آپ عرفات میں وقوف کر چکے ہیں۔ اسی طرح مزدلفہ میں وقوف کریں۔ وقوفِ مزدلفہ کا وقت طلوعِ فجر سے اُجالا ہونے تک ہے۔ اس درمیان میں اگر وقوف نہ کیا تو مقصد فوت ہو جانے کا خطرہ ہے۔ افضل یہ ہے کہ مشعر الحرام خاص پہاڑی پر وقوف کریں یا پھر جس جگہ بھی جگہ مل جائے وقوف کر لیں۔ وادی محسّر میں نہیں +

وادی محسّر:۔ وہ جگہ ہے جہاں خداوندِ عالم نے یمن کے بادشاہ ابرہہ جو مکّہ کو فتح کرنے آیا تھا۔ اس کے تمام لشکر کو ابابیل پرندوں سے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ وادیٔ محسّر سے جلدی جلدی نکل جائیے۔ یہاں وقوف کرنا جائز نہیں +

مزدلفہ میں توپ کی آواز سن کر نمازِ فجر ادا کیجئے۔ اور منیٰ کو روانہ ہو جائیے وادی محسّر کو گزرتے وقت پانچ سو پینتالیس ہاتھ کی جگہ سے تیزی سے نکل

جائیے اور یہ دعا پڑھتے رہئے :۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ؕ	اے اللہ مت مار اپنے غصہ کے ساتھ اور مت ہلاکت کر اپنے عذاب سے اور پناہ میں رکھ پہلوں کی طرح +

جلدی جلدی اس وادی سے نکل کر منیٰ آئیے +

منیٰ میں داخلہ : منیٰ اور مکہ شریف کے درمیان تین جمرے ہیں جو منیٰ کے قریب ہے اس کا نام جمرۂ اُولیٰ جو بیچ میں ہے اس کو جمرۂ وُسطیٰ اور جو کعبہ کے قریب ہے اس کو جمرۃ العقبہ کہتے ہیں۔ ان جمروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں جن کو رمی کہتے ہیں۔ منیٰ پہنچ کر سب سے پہلا کام یہ کریں کہ جمرۃ العقبہ پر جائیے اور کنکریاں ساتھ لے جائیے۔ بہتر ہے کہ مزدلفہ سے کنکریاں لے لیں +

حج کا چوتھا دن : احاطہ کے وسط میں پیدل یا سواری پر جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹ کر یوں کھڑے ہو جائیے کہ منیٰ آپ کے دائیں ہاتھ پر ہو اور کعبہ شریف بائیں طرف ہو۔ اور جمرہ کی طرف مُنہ کر کے سیدھے ہاتھ سے جمرہ پر سات کنکریاں ماریئے۔ اس طرح کہ ہاتھ خوب اُٹھے یہاں تک کہ بغل کا رنگ دکھائی دے۔ ہر کنکری مارتے وقت یہ دُعا پڑھئے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیٰطِیْنِ وَرِضیً لِلرَّحْمٰنِ + اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا	اس اللہ کا نام لے کر جو سب سے بڑا اور اعلیٰ ہے اس کے نام کی برکت اور حکم کی تعمیل کے لئے شیطان کے کنکر مارتا ہوں۔ اے اللہ میرا حج اور دوڑ

مَبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا — دھوپ منظور فرما۔ اور گناہ معاف کر
وَّ سَعْیًا مَشْکُوْرًا ۝ — دے +

کنکری مارتے وقت یہ ضروری ہے کہ کنکریاں جمرہ تک حوض کے اندر پہنچ جائیں ورنہ کنکری شمار نہ ہو گی۔ دوبارہ مارنی پڑیں گی پہلی کنکری مارنے کے بعد لبیک موقوف کردیں۔ جب سات کنکریاں پوری ہوجائیں تو فوراً وہاں سے آجائیے +

قربانی : رمی سے فارغ ہو کر آپ منحر (قربان گاہ) جاکر قربانی کریں یہ قربانی حج کا شکریہ ہے۔ قارن اور متمتع پر واجب، مفرد کے لئے مستحب ہے۔ جانوروں کی عمر اور اعضاء کے متعلق وہی شرائط ہیں جو عید قربان کے جانوروں کے متعلق ہوتی ہیں۔ قربانی کے وقت یہ دُعا پڑھیں :۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ — سب سے یک سُو ہو کر میں نے اپنا رُخ اُسی کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائی۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں +

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ — بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں مسلمانوں میں (خدا کے فرمانبرداروں میں) پہلا فرمانبردار ہوں +

اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ ۝ — اے اللہ تیرے ہی طرف سے اور تیرے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ — ہی لیتے ہے۔ اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے ۔

کہہ کر ذبح کیجئے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیئے :۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

اے اللہ قبول فرما مجھ سے جیسا کہ قبول کی تونے اپنے خلیل ابراہیمؑ اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔

حلق : قربانی سے فارغ ہو کر آپ حلق یعنی سر منڈوائیں یا قصر یعنی بال کتروائیں۔ مگر منڈوانا افضل ہے۔ اگر بال نہ ہوں تو صرف اُسترہ پھروا دیں۔ حلق یا قصر کے بعد احرام ختم ہو گیا ۔

اب آپ سِلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں مگر احرام کی پابندیوں میں سے صرف ایک قید ابھی باقی ہے۔ وہ ہے بیوی سے صحبت کی۔ یہ پابندی طوافِ زیارت کے بعد اُٹھ جائے گی ۔

طوافِ زیارت : آپ دسویں ہی کو مکہ معظمہ جا کر طوافِ زیارت کر لیں یہ طواف بارہویں کو غروب آفتاب تک بھی کر سکتے ہیں۔ مگر دسویں کو کرنا افضل ہے۔ اگر بارہ کو غروبِ آفتاب کے بعد کریں گے تو دَم دینا واجب ہو جائیگا۔ طوافِ زیارت کو طوافِ فرض بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف حج کا رکن ہے۔ اور حج کے فرائض میں شامل ہے ۔

اگر آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھ کر سعی نہیں کی ہے تو اب اس طواف کے بعد کرنی ہو گی۔ اور طواف کے ساتھ رمل بھی کرنا ہو گا۔ طوافِ زیارت

کے بعد منیٰ جائیں۔ اب احرام کی ساری پابندیاں ختم ہوگئیں ۔

حج کا پانچواں دن : گیارہ تاریخ کو ظہر کی نماز پڑھ کر رمی کو چلئے جمرۂ اُولیٰ سے شروع ہو گی۔ یہاں رو بہ قبلہ ہو کر سات کنکریاں جس طرح جمرۂ العقبہ پر ماری تھیں۔ اسی طرح ماریں اس کے بعد آگے بڑھ جائیں اور دُعا کریں۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر جا کر اسی طرح کنکریاں ماریں۔ جس طرح پہلے ماری تھیں پھر جمرۃ العقبہ پر جا کر سات کنکریاں ماریں اور یہاں نہ ٹھہریں۔ بارہ تاریخ کو بھی بعد زوال بالکل اسی طرح تینوں جمروں پر کنکریاں ماریں۔ جس طرح گیارہ کو ماری تھیں ۔

اب آپ غروب آفتاب سے قبل مکہ معظمہ روانہ ہو جائیے چونکہ آپ ارکانِ حج پورے کر چکے ہیں اور آپ کا حج بفضلہ تعالیٰ پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے ۔

اب آپ مکہ معظمہ جا کر اپنا وقت طواف، زیارتِ کعبہ اور عبادتِ الٰہی میں صرف کریں۔ کم از کم پانچ دِن آپ مکہ معظمہ میں قیام فرمائیں۔ پانچ دِن آپ کے حج کے لئے وقف ہوتے۔ اور پانچ دن خانہ کعبہ یعنی خداوندِ عالم کے گھر میں گذاریں۔ اور عبادتِ الٰہی میں اپنا وقت صرف کریں۔ نماز باجماعت بیت الحرام میں پڑھیں۔ کیونکہ مسجد الحرام کی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور جو نماز باجماعت ادا کی جائے اُس کا ثواب ستائیس لاکھ کے برابر ہے۔ حجر اسود کو وداعی بوسہ دے کر اُلٹے پاؤں بابِ وِداع سے نِکل آئیں ۔

اب آپ سرورِ کائنات فخر موجودات خاتم الانبیاء والمرسلین نبیٔ برحق حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بستی پر متوجہ

ہو جائیے۔ جن کی شان میں ارشاد ہُوا:۔

خدا اگر محمّد کو پیدا نہ کرتا　　قسم ہے خدا کی خدائی نہ ہوتی

قیامِ مکّہ معظمہ میں مندرجہ ذیل مقامات کی زیارت سے مستفیض ہونے کی سعادت حاصل کیجئے:۔

جنّتُ المُعلّےٰ: مکہ معظمہ کی آخری آرام گاہ ہے۔ جہاں سردار مکہ حضرت عبدالمطلب بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد ماجد ابوطالب بنیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی اور تمام عالمِ اسلام کی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر اور بڑے بڑے بزرگ آرام فرما ہیں۔ ان کے مزارات پر فاتحہ خوانی کیجئے اور قران مجید پڑھ کر ان کی ارواح مقدسہ کے لئے ایصالِ ثواب کیجئے۔

حضرت عبدُ المطلب:۔ بنیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھوں میں اُٹھا کر خانہ کعبہ میں لے جانے والے اور اپنے پوتے کی خوشی میں لاتعداد زرِ خیرات کرنے والے اور بنی اکرم صلعم کی پرورش کرنے والے اور شاہ یمن ابرہہ سے یہ بات کہنے والے کہ میرے اونٹ مجھے دے دو۔ خانۂ خدا کا مالک خود خانۂ خدا کی حفاظت کرے گا۔ خاتم الانبیاء کے دادا، سردارِ مکہ آج بھی آخری آرام گاہ میں یہاں آرام فرما ہیں۔ خدا کی لاکھ لاکھ رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اس مقدّس بزرگ پر جنہوں نے ہمارے بنی اکرم صلعم سے شفقت اور محبّت کا سلوک فرمایا۔

حضرتِ ابوطالب: حضرتِ علیؓ شیرِ خدا کے والد ماجد، اور بنیؐ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا، جنہوں نے پوری قوم قریش کی

دشمنی مول لی۔ مگر نبی اکرم صلعم کا ساتھ نہ چھوڑا۔ اپنے لاڈلے بیٹے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی زیادہ پیار کرنے والے جن کا ملال ہمارے آقاؐ کو رہا۔ کہ وہ نبیؐ برحق کے دین کا کلمہ نہ پڑھ سکے۔ جن کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہوا۔ کہ "اے میرے پیارے برحق نبی صلعم تیرا کام صرف میرا پیغام دوسرے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ کسی کو مسلمان بنا دینا تیرے ذمہ نہیں یہ کام میرا ہے۔ جس کو چاہتا ہوں ہدائت دیتا ہوں۔ جس کو چاہتا ہوں گمراہ کر دیتا ہوں ؛

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت کرنے والا بھی ایمان نہ لا سکا۔ آخری وقت فرمانے لگے اے میرے بھتیجے مجھے شرم آتی ہے کہ موت کے وقت میں تیرا دین قبول کر دوں۔ اس شرم نے انہیں نبی اکرم صلعم کی اُمّت سے جدا کر دیا۔ یہی شرم ہم کو آج بھی دین سے بیگانہ بنا رہی ہے ذی شعور انسانوں کے لئے ابوطالب کی زندگی غور طلب ہے ؛

حضرت خدیجۃ الکبریٰ: رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی پیاری بیوی اور تمام عالم اسلام کی والدہ ماجدہ جنت المعلےٰ میں آرام فرما ہیں۔ وُہ بیوی جو نبی صلعم پر سب سے پہلے ایمان لائیں۔ اپنی تمام دولت اسلام کی اشاعت پر صرف کی۔ نبی صلعم کے ہر غم کی مُونس ؛

جب جبرائیل امین علیہ السلام پہلی بار نبی صلعم کے پاس وحی لے کر نازل ہوئے تو نبی صلعم خائف ہوئے اور شدّتِ خوف سے بخار ہو گیا۔ درِ دولت پر تشریف فرما ہوئے اور اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تمام واقعہ بیان فرمایا۔ اِس فہم و فراست اور ذہن و ذکاوۃ مومنہ

نے نبی صلعم کو یوں تسلّی دی کہ اے خدا کے حبیب اللہ آپ کو کوئی تکلیف نہ دے گا۔ کیونکہ آپ راست باز ہیں۔ غریبوں کے مددگار ہیں۔ مہمان نواز ہیں امانتدار ہیں۔ آپ خدا کے برحق نبیؐ ہیں مت گھبرائیے خدا آپ کا حامی و ناصر ہے۔ اِس وفادار اور سلیقہ شعار بیوی کے دلاسے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر کو تسکین ہوئی۔ یہی ہیں وُہ جن کی موجودگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔ یہی ہیں وُہ جن کی یاد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم پُرنم کیا۔ اِن کی مفارقت سے ایک بار سرکارِ دوعالم بے انتہا ملول ہوئے۔ حضرتِ عائشہ صدّیقہؓ نے وجہ دریافت فرمائی۔ حضورِ انور صلعم نے فرمایا۔ کہ جس وقت تمام دُنیا نے میرا ساتھ چھوڑا اُس وقت خدیجہؓ نے میرا ساتھ دِیا۔ سب سے پہلے وُہ مجھ پر ایمان لائیں۔ اپنی پوری دولت میرے مشن پر صرف کی۔ یہ ہیں کارنامے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبرٰیؓ کے چنانچہ حضرت خدیجۃ الکبرٰیؓ کے وصال کے بعد بھی حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجۃ الکبرٰیؓ کی تمام سہیلیوں اور ملنے جلنے والی عورتوں کی بہت عزّت کرتے۔ اور ان کو تحفہ و تحائف سے نوازتے رہتے تھے ؛

خاندانِ نبوّت اور حضرتِ فاطمہؓ خاتونِ جنّت کی والدہ ماجدہ بھی حضرتِ خدیجۃ الکبرٰیؓ ہی تھیں۔ سادات کا پورا گھرانہ اسی پاکباز خاتون کا رہینِ منّت ہے ؛

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف : نبی صلعم کے پیارے صحابی میدانِ بدر، اُحد اور تمام جنگوں میں شرکت کرنے والے ان کی زندگی دولت مندوں کے لئے سبق آموز ہے۔ مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ گئے۔ بالکل غریب

تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے اتنے امیر ہو گئے۔ کہ دولت کا شمار کرنا مشکل ہو گیا ٭

ایک مرتبہ آنحضرت نے جنّت میں صحابہ کے درجے بتائے کہ معراج میں ہر دروازے سے یہ آواز سُنی۔ مرحبا مرحبا۔ آئیے تشریف لائیے آئیے تشریف لائیے۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام نے عرض کی کہ وہ کون کون خوش نصیب ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ کو دیکھ لیں۔ پھر جنّت میں ایک ہی اعلیٰ درجہ کا محل دیکھا۔ جو جواہرات اور سونے سے بنا ہُوا تھا بتایا کہ یہ محل قومِ قریش کے سردار، حضرت عمرؓ بن خطاب فاروق اعظم کا ہے۔ اِس کے بعد تمام صحابۂ کرام کے درجے جنت میں بتلائے گئے۔ پھر عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا کہ اے عبدالرحمٰنؓ تم اِس لئے رُک گئے کہ دولت کا حساب دینا تھا۔ یہ سُن کر عبدالرحمٰن بارگاہ رسالت سے اپنے دولت کدہ پر آئے اور چاہا کہ تمام دولت خیرات کر دیں۔ اُدھر جبرائیل امین علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور منشاء الٰہی سے سرکارِ دوعالم صلعم کو باخبر کیا۔ کہ حکمِ خداوندی یہ ہوا ہے۔ کہ عبدالرحمٰنؓ سے فرما دیجئے کہ ابھی یک دم تمام دولت خرچ نہ کریں بلکہ غریبوں کی امداد کیا کریں۔ مسافروں کی مہمان نوازی کیا کریں۔ یتیموں کی پرورش کیا کریں۔ دین کے کاموں میں دولت خرچ کیا کریں۔ یہ غور کرنے کی بات ہے کہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے لاتعداد لوگوں کی امداد فرمائی۔ بدری صحابہ کو کئی کئی ہزار دینار دیئے۔ اور دوسرے صحابہ کی بھی امداد فرمائی۔ اسلام کی تمام جنگوں میں شریک رہے۔ حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مسندِ خلافت پر مامور کرنے میں اِن کی رائے بڑی بیش قیمت خیال کی گئی ٭

عبداللہؓ بن زبیر: بہت بلند پایہ صحابی ہیں۔ نبی صلعم کے پیارے حضرت ابوبکرؓ صدیق کے نواسے۔ حضرتِ اسماءؓ کے لختِ جگر اُن کے والد ماجد حضرتِ زبیرؓ بھی عالی مقام صحابی ہیں۔ عبداللہؓ بن زبیرؓ نے حجاج بن یوسف اور خلیفہ عبدالملک کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ وہ اپنی خلافت کو چلانے کے لئے حضرت عبداللہؓ کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔ یا پھر یہ شرط تھی کہ خلیفہ عبدالملک کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ مگر خدا اور اس کے رسولؐ کے پیارے بندے نے شہادت کو ترجیح دے کر حق بات کو نہ چھوڑا۔ اور حجاج بن یوسف کے مظالم سے جامِ شہادت نوش فرمایا:۔

معاف فرمائیے ہم مکہ معظمہ کے مقاماتِ مقدسہ کا ذکر کرتے کرتے کہاں بہک گئے۔

غارِ حرا: قرانِ مجید فرقانِ حمید کے نزول کی سب سے پہلی وحی غارِ حرا میں نازل ہوئی۔ جبرائیل امین علیہ السلام سے سب سے پہلی ملاقات حضورِ انور صلعم کی ہوئی۔ حضورِ انور صلعم نے عبادتِ الٰہی کے لئے اِس جگہ کو پسند فرمایا۔ بہت مبارک جگہ ہے یہ۔ آپ بھی غارِ حرا کی زیارت ضرور کیجئے۔

غارِ ثور: جہاں ہجرت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ نے آرام فرمایا۔ کفارِ مکہ سرکار صلعم کا تعاقب کرتے کرتے غارِ ثور کے دروازے تک آپہنچے۔ صدیقِ اکبرؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے برحق نبی صلعم کفارِ مکہ عنقریب غار کے اندر آیا ہی چاہتے ہیں۔ حبیب خدا صلعم نے فرمایا۔ گھبرائیے مت خدا ہمارے ساتھ ہے۔

جبل ابو قبیس: معجزۂ شق القمر کا ظہور ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا حضورِ انور

کا مُنہ بولتا معجزہ ہے +

یہاں بھی آپ ضرور جائیے +

مسجدِ جِنّ : جہاں نبی صلعم نے جنوں کو قرانِ مجید کا درس دِیا اور راجتہ بیں دِین کی اشاعت فرمائی - جنات بھی نبی اکرم صلعم پر ایمان لائے - اور حلقہ اسلام میں شامل ہو گئے +

مسجد عشرہ :۔ سب سے پہلے مدینہ منورہ کے لوگوں کو نبیؐ برحق نے دعوتِ حق دی اور بتلایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

نہیں کوئی معبود حق کے سِوا - محمدؐ ہیں برحق رسولِ خدا

اور دین کی اشاعت کا کام - مکّہ سے باہر تبلیغ کی داغ بیل ڈالی - مدنی قافلہ آقائے نامدار کا پیام اور سرکار کی دعائیں ہمراہ لئے مدینہ منورہ پہنچا - خدا کی لاکھ لاکھ رحمتیں اور برکتیں ہوں اس مبارک قافلہ پر جنہوں نے پہلی مرتبہ خدا کے پیغام سے مدینہ والوں کو متعارف کرایا اور مشرف بہ اسلام بھی یہاں تک کہ خدا نے اپنے نبی صلعم کو حکم دیا کہ آپ بھی مدینہ چلئے +

مسجدِ خیف :۔ وہ مبارک مسجد ہے جہاں نبی صلعم نے نمازیں ادا کیں - حجاج بھی اس مسجد میں نمازیں ادا کرتے ہیں یہ مسجد منیٰ میں ہے +

مسجد نمرہ :۔ میدانِ عرفات کے نزدیک ہے - جہاں حج بیت اللہ کی حقیقت کو حاصل کرنے کی غرض سے نماز ظہر و عصر پڑھی جاتی ہے - اِس مسجد میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں ادا فرمائی ہیں +

طائف : مکہ معظمہ سے ۸۰ میل کے فاصلے پر ایک بارونق شہر ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تبلیغ کرنے گئے تو وہاں کے سرداروں نے نبی صلعم کو بہت ستایا - بچے اور گمراہ انسانوں نے آپ صلعم کو بہت اذیتیں

دیں۔ یہاں تک کہ جسمِ اطہر لہولہان ہوگیا۔ پائے مبارک سے جوتی کا اُتارنا مشکل ہوگیا۔ ایک خادم آپؐ کو اُٹھا کر لایا۔ اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ اِن کی تباہی کے لئے دُعا فرمائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خدا کی رحمت بن کر دُنیا میں آیا ہوں۔ خدا ان کو مشرف بہ اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

نبی اکرم صلعم کا مکان:۔ صفا مروہ کی پہاڑی سے تین سو گز کے فاصلہ پر وہ مبارک مکان ہے جہاں ہمارے آقا حبیبِ خدا صلعم پیدا ہوئے۔ جن کو فرشتوں نے غسل دیا اور پیغامِ خداوندی کے نغمات آپؐ کی والدہ محترمہ آمنہ رضی اللہ عنہا سُنتی رہیں۔

بصد اندازِ یکتائی بغایت شانِ زیبائی۔ امینؐ بن کر امانت آمنہؓ کی گود میں آئی

اب وہاں لائبریری ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے مکان بھی یہاں موجود ہیں۔ دیگر صحابہؓ کرامؓ کے مکانوں کے نشانات بھی موجود ہیں۔ مگر عمارت ختم ہو چکی ہے۔ صفا مروہ کی دوسری طرف جہاں رابطۂ عالمِ اسلامی کا دفتر ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عمرؓ بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبئ آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ اور اسی جگہ مُسلمان ہوئے تھے۔ وہ جو چلے تھے قتل کا ارادہ گھر سے کر کے ہمارے آقا اور ہمارے مولیٰ کا۔ مگر خدا کی شان کہ وہ نبئ آخر الزمان کے غلام بن گئے۔

یاد رہے کہ مکہ معظمہ میں آپ کا قیام تھوڑا ہوگا۔ تمام وقت عبادتِ الٰہی میں گذاریں۔ نمازِ باجماعت مسجد الحرام میں ادا کریں۔ روزانہ طوافِ کعبہ کرتے رہیں۔ عمرہ کریں۔

دِل تو نہیں چاہتا کہ خدا کے گھر کو چھوڑ کر جائیں مگر سرورِ عالم صلعم کے احسانات اور محبت کا تقاضا ہے کہ آٹھ دِن کے لئے بارگاہِ نبوّی میں حاضر ہو کر درود و سلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کریں +

جو تم چاہتے ہو کہ پہنچو خدا تک
رسائی ہے لازم درِ مصطفٰےؐ کی

معلّم لوگوں کا ملک

معلّم لوگ حاجی لوگوں سے جو رقم وصول کرتے ہیں اُن کا حق بھی ہے مگر اتنا حق نہیں ہے کہ اکثر حجاج سے زیادہ وصول کریں +

نوٹ: جو لوگ پاکستان و ہندوستان سے آتے ہیں معلّم لوگوں نے اپنے اپنے ایجنٹ وہاں چھوڑ رکھے ہیں جو کہ پچاس روپیہ فی کس کمیشن وصول کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ لاہور اور کراچی میں دیگر ہندوستان میں بھی معلم لوگوں نے اپنے کمیشن ایجنٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ ایجنٹ کا کام ہے ہندوستان، پاکستان سے حجاج کو اپنے ساتھ لاکر پچاس روپیہ فی کس کے حساب سے معلّم لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں +

معلّم لوگ جو رقم وصول کرتے ہیں۔ اُس کی تفصیل درج ذیل ہے معلم فیس 85 ریال مکہ مکرمہ کا کرایہ بس عرفات مزدلفہ منٰی 35 ریال رہائش عرفات مزدلفہ منٰی 32 ریال کرایہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ 110 ریال ہے اس کے علاوہ معلّم لوگ کرایہ کی رقم جو کہ مسافروں سے رہائش مکہ کے وقت وصول کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ہوتی ہے معلم لوگ وہاں مقامی لوگوں سے کم کرائے پر مکان لے لیتے ہیں اور پھر دوبارہ وہ اُس مکان کو ڈبل رقم

وصول کرکے حاجی بزرگوں کو دیتے ہیں یہ ایک بے ایمانی ہے۔ حاجیوں کو مکہ معظمہ کے حالات معلوم نہیں ہوتے بعد میں ہم نے معلوم کیا ہے کہ معلم لوگ مالک مکان کو کرایہ کم دیتے ہیں حاجی بزرگوں سے کرایہ زیادہ لیتے ہیں یہ اخلاق سے گری ہوئی بات ہے ؛

ایسے ظالم لوگوں سے اللہ پاک ہمارے حجاج کو محفوظ رکھے۔ ہم لوگ صرف وہاں خداوندِ عالم کی خوشنودی کے لیئے جاتے ہیں مگر معلّم لوگ ہم لوگوں کو اپنا قربانی کا ڈنبہ تصور کرتے ہیں سعودی عرب کی حکومت کو چاہیئے کہ حجاج کی سہولت کے لئے حکومت کی طرف سے سہولت مہیا کرے اور پھر جو رقم معلم لوگ وصول کرتے ہیں وہ حکومت بھی وصول کرسکتی ہے۔ جیسے سعودی ٹیکس حاجی بزرگ ادا کرتے ہیں اسی طرح معلم کی فیس بھی حاجیوں سے وصول کی جاسکتی ہے ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وُہ معلم لوگوں سے حجاج کی جان بچا کر اپنے تحت حاجیوں کو حج کرائے حالانکہ ہم لوگ خود ہی حج کرتے ہیں معلم لوگ صرف فیس وصول کرکے بھول جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہم کو آگاہ رہنا چاہیئے۔ جو پاکستان و ہندوستان سے حجاج کو لاکر وہاں معلّم لوگوں کے ہاں ہم کو ڈنبہ بکریوں کی طرح فروخت کردیتے ہیں ؛

لین دین: جو چیزیں آپ مکہ میں خریدنا چاہتے ہیں قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ فروخت کرنے والا پہلے آپ کو ۲۵ ریال بتائے گا تو وہی چیز آپ کو 15 ریال میں دے دے گا۔ وہاں آپ یہ نہ تصوّر کریں کہ مکہ مکرمہ ہے اللہ تعالےٰ کا گھر ضرور ہے مگر وہاں چند لوگ صرف دولت بٹورنے کی غرض سے جاتے ہیں۔ اُن کو حج بیت اللہ سے یا پھر حاجی لوگوں سے محبّت

نہیں ہوتی اُن کا کام ہے صرف دولت جمع کرنا۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کوئی چیز بھی مکہ سے نہ خریدیں صرف یہ چیزیں ضروری ہیں :۔
نماز پڑھنے کا مصلّہ۔ تسبیح جات۔ آبِ زم زم بس یہ چیزیں ضروری ہیں۔ اِس کے علاوہ حاجی بزرگ گھڑیاں رُومال سونا چاندی خریدتے ہیں جو کہ بہت عجیب غریب ہے۔ آپ نے تین ہزار روپیہ لگایا۔ تکلیف اٹھائی۔ بہت مشکل سے آپ کو ارکانِ حج کرنا نصیب ہوا اب آپ سونا چاندی خرید کر کپڑا خرید کر جب اپنے ملک واپس آتے ہیں تو کسٹم والوں کے پاس صاف جواب دیتے ہیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے کہ میں کسٹم ادا کروں حالانکہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ آپ کے پاس کپڑا زیور ہے سونا چاندی گھڑیاں ہیں مگر آپ صاف جھوٹ بول دیتے ہیں کہ میرے پاس کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو کسٹم ادا کرنے کے قابل ہو۔ کیا یہی حج ہے کیا یہی وہ وعدہ ہے جو آپ نے حجرِاسود کی دعاؤں میں میدانِ عرفات، مزدلفہ، منیٰ، مسجد الحرام کی دعاؤں میں خداوندِ عالم سے سابقہ گناہوں سے نجات اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا وعدہ ابھی دو ہفتہ پہلے کیا ہے پھر آپ اپنا سامان کپڑا گھڑیاں رومال بلا کسٹم ادا کئے چھڑانے کے لئے کسٹم آفیسروں کو رشوت دیتے ہیں۔ آپ نے حج بیت اللہ کر کے سابقہ گناہوں سے توبہ کی ہے۔ حجرِاسود کے سات چکروں میں اللہ تعالےٰ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اب گناہ نہیں کروں گا۔ مگر افسوس ہے آپ کے وعدے پر کہ ابھی دو ہفتہ بھی نہیں گزرے کہ وعدہ کو بھلا دیا اور کسٹم والوں کے پاس آتے ہی آپ نے جھوٹ بول دیا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے حالانکہ آپ کے پاس کسٹم ادا کرنے کا سامان

ہے مگر آپ صاف جھوٹ بول دیتے ہیں پھر اگر کسٹم والے آپ کی تلاشی لیتے ہیں تو پھر جھوٹ کے ساتھ ساتھ آپ رشوت بھی دیتے ہیں کہ دس بیس روپے رشوت دے کر جھوٹ بول کر اپنے سامان کو چھڑایا جائے دو جرم آپ نے کئے جھوٹ بولا رشوت دی کیا آپ نے تین ہزار روپیہ برباد۔ پاکستانی کرنسی اور کوٹہ سسٹم سے اس لئے اجازت لی تھی۔ کہ اپنے تمام عمر بھر کے گناہوں سے نجات حاصل کروں گا۔ افسوس ہے آپ کی زندگی پر کہ چند سکوں کے بدلے آپ نے آخرت فروخت کر دی ہے۔ اگر آپ نے تجارت کرنی ہے تو پھر آپ اپنے ملک میں کریں مکہ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مکہ جانا ہے تو اصلی مقصد پورا کریں۔ میرے دوستو! بزرگو یہ داستان 95 فی صدی حاجیوں کی ہے ۵ فیصدی حاجی ہونگے جو اس تجارت سے نجات حاصل کرتے ہیں +

میرے بھائیو! تجارت کرنے کے لئے ہم تمام زندگی بھر تجارت کر کے روپیہ کماتے ہیں۔ اگر دو چار صد روپیہ ارکان حج بیت اللہ کے دوران نہ کمائیں۔ تو کونسا جرم ہے۔ یہ داستان میری اپنی آنکھوں دیکھا حال ہے۔ بندۂ ناچیز ہر سال لندن سے مکہ حجاج کا ایک قافلہ لے کر جاتا ہے۔ دورانِ سفر ناچیز کو بے انداز حجاج سے واسطہ پڑتا ہے جو جو کام ہمارے حاجی بزرگ بھائی اکثر کرتے ہیں تو شرم سے آنکھیں جھک جاتی ہیں۔ دوران حج میں آپ صرف خوشنودی خداوند عالم حاصل کریں۔ تجارت میں اپنا روپیہ وقت اور نیک اعمال ضائع نہ کریں۔ اگر آپ اپنی ضرورت کی کوئی چیز مکہ سے خرید کر ہمراہ لے جاتے ہیں تو کسٹم والوں کے پاس صاف صاف بتائیں کہ میرے پاس اتنی گھڑیاں اور

اتنے کپڑے اور اتنا سونا چاندی ہے۔ اگر کسٹم والے آپ سے سو دو سو روپیہ کسٹم وصول کرلیں تب بھی کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ آپ نے حج بیت اللہ پر ۲۵۰۰ صد روپیہ خرچ کیا ہے۔ محنت کی ہے وہ تمام چیزیں دو صد روپیہ کسٹم نہ دینے پر تباہ و برباد نہ کریں۔ میرے دوستو! روپیہ و دولت کی حقیقت یہ ہے کہ بس ایک انسان انگریزی قسم کی ٹولیٹ میں گیا اور اپنی حاجت کے بعد بجلی کی تار کھینچ دی تو تمام گندگی پانی میں بہ گئی اسی طرح دولت روپیہ ہے۔

خوراک و رہائش :۔ آپ اپنا کھانا خود پکائیں خرچ کم ہوگا اچھی خوراک مل سکتی ہے۔ کھانے کا سامان سبزی، دال، آلو مٹر، گوبھی، توریاں کدو تازی سبزی کھائیں۔ گوشت کم سے کم کھائیں۔ وہاں کی آب وہوا کے مطابق گوشت بہت نقصان دیتا ہے۔ اس وجہ سے سبزی زیادہ کھائیں چاول، روٹی، ڈبل روٹی کھائیں۔ کھانے میں گھی کم سے کم استعمال کریں گھی وہاں فائدہ مند ثابت نہیں ہوتا۔ کم گھی کھانے سے کھانا جلدی ہضم ہوجاتا ہے۔ اس وجہ سے ہلکی غذا کھائیں۔ اگر آپ خود کھانا نہیں پکا سکتے تو ہوٹل والوں سے کھائیں مگر درمیانہ درجہ والے ہوٹل سے۔ مکہ میں بڑے بڑے ہوٹل بہت زیادہ وصول کرتے ہیں۔ خوراک رہائش کا درمیانہ درجہ کی خوراک 3 روپے سے 5 روپے یومیہ بھی ہے بڑے ہوٹل ۱۰ روپیہ سے ۱۵ روپیہ یومیہ خوراک اور ۴۰ تا پچاس روپیہ یومیہ رہائش کا وصول کرتے ہیں۔ درمیانہ درجہ کی خوراک و رہائش بہتر ہے۔ فروٹ وغیرہ بھی کھائیں۔ پینے کے لئے دودھ لسی، سوڈا واٹر شربت بھی پی لیں۔ چائے کافی بھی اچھی ہے۔ عمدہ، ہلکی کم خرچہ والی خوراک آپ کی صحت

کو اچھی رکھ سکتی ہے۔ دگرنہ آپ بیمار ہو گئے تو تکلیف کے ساتھ ساتھ آپ کی توجہ عبادتِ الٰہی سے بھی ہٹ جاتی ہے۔ یہ اوقات زندگی میں دوبارہ کبھی میسّر نہ ہوں گے۔ عبادتِ الٰہی کرنے کی غرض سے آپ مکہ گئے ہیں وہاں اصلی مقصد پورا کریں۔ رہائش بہتر یہ ہے آپ خود یا دو تین آدمی مل کر کوئی کمرہ کرائے پر لے لیں۔ ۵۰ ریال سے ۵۰۰ ریال تک کرایہ ہے۔ کم سے کم کرائے پر کمرہ لے کر دو تین آدمی مل کر کرایہ ادا کرتے رہیں خوراک بھی ملا کر پکائیں۔ کم سے کم خرچہ ہو گا۔ آپ کی صحت بھی اچھی رہیگی۔ کھانا صبح نماز کے بعد کھائیں ہلکا قسم کا کھانا پھر نمازِ ظہر کے بعد یعنی ۷ بجے نمازِ ظہر کے بعد کھانا ہو گا کھانے کے بعد آرام کر لیں ½۹ بجے نمازِ عصر ہو گی ۱۲ بجے نمازِ مغرب ہو گی نمازِ مغرب کے بعد عشاء کی نماز تک درسِ قرآن ہو گا وہاں رہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد جلوۂ خداوندی دیکھنے کے لئے مسجد الحرام میں بیٹھ جائیے پھر غور و فکر سے رحمتِ خداوندی کی بارش دیکھیں کہ کیسے ہوتی ہے پھر جلدی گھر آئیے کھانا کھا کر سو جائیں صبح نماز کے لئے جلدی اُٹھیں +

موٹروں کا سفر: عرفات مزدلفہ منیٰ کا سفر آپ پیدل بھی کر سکتے ہیں۔ 35 ریال کرایہ معلم سے بچا سکتے ہیں کیونکہ پہلے ہم 8 تاریخ کو منیٰ میں جاتے ہیں وہاں رات کا قیام ہے کیونکہ پانچ نمازیں منیٰ میں ادا کرنی ہیں +

ظہر، عصر، مغرب، عشاء و فجر کی نماز کے بعد ہم منیٰ سے عرفات روانہ ہوں گے 3 میل کا سفر آپ نے مکہ سے منیٰ ایک دِن میں کر لیا۔ دوسری صبح منیٰ سے عرفات 4 میل سفر کریں گے۔ عرفات میں تمام دن قیام ہے

شام کو نمازِ مغرب سے پہلے ہم میدانِ مزدلفہ میں آکر نمازِ مغرب و عشاء ملا کر پڑھیں گے ✤ وہاں رات کا قیام ہے ✤

اگلی صبح آپ مزدلفہ سے مِنیٰ روانہ ہوں گے۔ جو کہ صرف دو میل دُور ہے۔ مِنیٰ سے مکہ بھی پیدل جا سکتے ہیں اگر آپ کے ہمراہ عورتیں بچے ہوں یا آپ بوڑھے ہوں تو معلم کی معرفت بس میں سفر کریں یہ بہتر ہے مکہ سے مدینہ کا کرایہ ۳۰ سے 35 ریال تک ہے مگر افسوس ہے کہ حکومت نے اس کرایہ کو بڑھا کر 110 ریال کر دیا ہے۔ حاجی لوگ 110 ریال بس میں دیتے ہیں اور ایک ایک ہفتہ بس کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر بسیں بھی پُرانی ہیں جن میں سفر کرنا ہوتا ہے۔ حاجی مجبور ہو کر 110 ریال دے کر بھی پھر کِسی ٹیکسی سروس میں جاتے ہیں یہ بھی حکومتِ سعودی کی زیادتی ہے کہ ۱۱۰ ریال لے کر بھی مسافروں کو جلدی مکہ سے مدینہ نہیں لے جایا جاتا۔ پھر وہاں پابندی ہے کہ آٹھ دِن سے زیادہ آپ قیام نہیں کر سکتے افسوس ہے کہ حاجی لوگوں کو بارگاہِ رسالتؐ میں صرف 8 دن رہنے کا پابند بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ ایک انسان اپنی تمام زندگی بھر کی تمنائیں لے کر بارگاہِ رسالت میں جاتا ہے۔ اُس کو 8 دِن کے بعد ہاتھ سے پکڑ کر مدینہ سے مکہ بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک مشکل ہے حکومتِ سعودی کو چاہیئے کہ مدینہ میں قیام کی پابندی بھی اُٹھا دے۔ کم از کم پندرہ دِن یا پھر زیادہ دِن کے لئے مدینہ میں رہائش کی اجازت دی جانی چاہیئے۔ وہاں ہماری تمنا ہوتی ہے کہ تمام زندگی بھر روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑا رہوں مگر حکومت فوراً نکال دیتی ہے ✤

اوقاتِ مکہ میں صبح سویرے نمازِ فجر ادا کریں۔ حجر اسود کا طواف

کریں۔ پھر صفا مروہ کا طواف کریں آبِ زم زم ہر روز دِل بھر کر پی لیا کریں ؛

نماز طواف آبِ زمزم صفا مروہ کے طواف کے بعد گھر آئیے کھانا کھائیں۔ اور اگر کوئی چیز وغیرہ خریدنی ہے تو خرید لیں ورنہ آرام کریں پھر 6 بجے نمازِ ظہر کو جائیے۔ نمازِ ظہر ختم کر کے واپس آ کر کھانا کھائیں اور آرام کر لیں پھر ½9 بجے نمازِ عصر پڑھیں۔ عصر کی نماز کے بعد پھر سودا وغیرہ یا کوئی چیز خریدنی ہے تو خرید لائیں۔ پھر یا کسی دوست وغیرہ کو مِلنا ہے۔ مِل لیں پھر نمازِ مغرب 12 بجے ہو گی نماز مغرب کے بعد عشاء تک مسجد الحرام میں درسِ قران ہوتا ہے وہاں قیام کریں ؛

نماز عشاء ختم کر کے وہاں حجرِ اسود کا طوافِ زیارت کریں اور واپس آ کر سو جائیں۔ پھر صبح کو نماز کے لئے جانا ہے ؛

مکہ کے قیام میں اللہ تعالےٰ کا ذکر کثرت سے کرتے رہیں۔ شاید پھر زندگی بھر میں بھی یہ اوقات نصیب ہونگے یا نہیں۔ قرانِ مجید حدیث نبوی سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھتے رہیں یا تمام دِن بھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہیں ؛

انٹرنیشنل اسلامی مشن :- آپ اپنی دعاؤں میں انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مِشن انگلستان کے لئے دُعا کرنا نہ بھولئے۔ وہاں حجرِ اسود کے قریب کھڑے ہو کر ہمارے مِشن کے لئے دُعا کریں کہ اے اس خانہ کعبہ کے مالک قادرِ مطلق غفور الرحیم محض اپنے فضل و کرم سے اسلامی مشن کی غیب سے مدد کر دیجئے۔ یہ مِشن تیری توحید تیرے نبیؐ کی سنت کا کام کرنا چاہتا ہے۔ اے اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے غیب سے اِس

مشن کی مدد فرما تاکہ پوری دُنیا میں یہ توحیدِ خداوندی کا ترانہ بجا سکے جس طرح آپ نے جانوروں سے ابابیلوں سے ہواؤں سے کام لے لیا تھا اس طرح اس سیاہ کار بندے شمشیر علی راؤ سے بھی اپنے دین کا کام لے لے۔ اس غلام سے بھی دین کا کام لے لیجئے اے اللہ تو پاک ذات ہے ہر چیز پر حاوی ہے ؛

الوداعی سلام:۔ حجرِ اسود کو آخری سلام طواف کرتے وقت آپ اُسی طرح سے کریں۔ جیسے سات چکروں میں کر چکے ہیں۔ وُہ دُعا بھی کریں کہ اے اللہ پاک میری اس حاضری کو آخری نہ بنا دینا۔ زندہ رہا میں تو ضرور ضرور حاضر ہوں گا۔ اے اللہ میرے اس حج کو قبول فرما۔ اور اپنے فضل و کرم سے میرے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیجئے۔ آئندہ جو عہد میں نے آپ کے ساتھ کیا ہے اس میں میری مدد فرما دیجئے کہ میں سیدھی راہ پر چل سکوں اور مجھے دُنیا کی زندگی میں سکونِ قلب عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دین و دُنیا میں بھلائی عطا فرما کہ اور بہتری اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزّت والے اے بخشش والے۔ اے سب جہانوں کے پالنے والے غفور رحیم، قادر مطلق، میرے خدا میری حالت پر رحم فرما کر مجھے سیدھا راستہ دِکھا۔ حجرِ اسود کے سات چکّر لگا کر آبِ زم زم پی کر مقامِ ابراہیمؑ میں نفل پڑھ کر حجرِ اسود کو بوسہ دے کر آپ صفا مروہ کا طواف کر کے قبلہ کی آخری زیارت کر کے منہ قبلہ کی طرف کرتے ہوئے واپس حرم پاک سے باہر آئیے یعنی آپ کی کمر پیچھے کی طرف ہو اور مُنہ قبلہ کی طرف ہو۔ اُس وقت آپ کو جو محسوس ہو گا۔ کہ میں اپنی پیاری چیز سے جُدا ہوتا ہوں

حجِ بیت اللہ کی پوری حقیقت آپ کے سامنے آجائیگی۔ آخری طواف کے بعد آپ اللہ تعالےٰ کے آخری پیغمبرؐ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کی غرض سے بذریعہ بس یا ٹیکسی مکہ سے مدینہ منورہ کو روانہ ہو جائیے۔ مکہ سے روانگی کے وقت جو آپ کی قبلہ سے جدائی خانہ کعبہ کے آخری دیدار اور جوشِ محبّت میں آنسو جاری ہونگے۔ وہ آخرت میں آپ کی نجات کے ضامن ہوں گے یہ جدائی والے آنسو موت کے وقت قبر و حشر میں آپ کے حق میں نیکی کا ذخیرہ ثابت ہوں گے۔ مکہ سے میدانِ بدر ۲۰۰ میل ہے بدر کا میدان وہی ہے۔ جہاں

مکہ سے بدر: اسلام اور کفار کی پہلی جنگ حق اور باطل پر لڑی گئی تھی۔ خداوند عالم کی رحمت نبی صلی اللہ علیہ کے صرف ۳۱۳ صحابی ہزاروں کفّار پر فتح پاتے ہیں۔ اُن کے پاس 3 یا 5 عدد تلواریں تھیں۔ چند اونٹ تھے۔ ۱۷ رمضان کو یہ جنگ لڑی گئی۔ اس جنگ میں اللہ تعالےٰ یہ ظاہر کر دینا چاہتا تھا کہ جو قوم جو فوج صرف میری ذات پر بھروسہ کرکے مجھ سے مدد مانگ کر جنگ صرف میرے دین کے لئے لڑتی ہے تو ہم اُس قوم کی مدد غیب سے کرتے ہیں۔ ۳۱۳ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کا آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں گڑگڑا کر دعائیں کرتا ہے۔ کہ اے میرے قادر مطلق میرے خدا آج اگر یہ چند صحابی مٹ گئے تو قیامت تک آپ کی توحید کو پھیلانے والا کوئی دنیا میں باقی نہ رہے گا۔ جس جگہ محبوب خدا سجدہ خداوندی اپنا سر مبارک رگڑ رگڑ کر دعائیں مانگتا رہا تھا اُس جگہ ایک کپڑے کا خیمہ بنایا ہُوا تھا اُس جگہ آج کل ایک مسجد بنوا دی گئی ہے۔ جب کوئی حاجی اُس مسجد میں نماز یا نفل

پڑھے تو اپنے دماغ میں یہ بات رکھے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سرکارِ دوعالم صلعم نے دُعائیں مانگیں تھیں اور وہ تمام قبول ہوئیں۔ وُہ دُعائیں خالص توحید خالص اشاعتِ دین کی غرض سے مانگی گئی تھیں۔ اس وجہ سے وہ تمام قبول ہوئیں۔ غور فرمائیے میدانِ بدر کی گرمی جو آج کل ہم صرف مارچ اپریل میں وہاں جاتے ہیں چند گھنٹے گزارنے پر ہم لوگ گھبرا جاتے ہیں کہ ہائے ہائے گرمی۔ خدا تعالےٰ کی کروڑ کروڑ رحمتیں نازل ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ پر جنہوں نے رمضان شریف کے مہینہ میں جنگ کی اور خالص اشاعت حفاظت تحفظ دین اور فرمانِ نبوی صلعم کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُن بزرگوں کی دُعائیں قبول فرمائیں اور قوم کو بتایا کہ جو قوم اللہ پاک کی خادم و فرمانبردار بن جاتی ہے وہ قوم دنیا کی امام بنا دی جاتی ہے تجربہ کتب اسلامیہ شاہد ہے کہ خدا تعالےٰ اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ یہاں ہم میدانِ بدر کی جنگ کی روشنی میں دو جنگوں کا حال پیش کر رہے ہیں۔ میدانِ بدر کی جنگ خالص توحید اور باطل کی جنگ تھی سال ۱۹۶۵ء ستمبر میں ہندوستان، پاکستان کی جنگ ہوئی۔ وہاں بھی خداوند عالم نے غیب سے مدد فرمائی۔ ہندوستانی فوج پاکستانی فوج سے چھ گُنا زیادہ تعداد پر مبنی تھی۔ ہندوستانی فوج کے پاس امریکن ہتھیار تھے۔ امریکہ کی مدد ساتھ تھی کیونکہ امریکہ چاہتا تھا کہ ہندوستان کے ہاتھوں پاکستان کو تباہ و برباد کرایا جائے۔ تاکہ مُلک چین کی طرفداری سے پاکستان کا وجود خالی ہو جائے۔ امریکہ ہندوستان کے تعاون سے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو رات کو چوروں کی طرح حملہ کرتا ہے۔ شالامار باغ لاہور میں چائے پینے والے خواب دیکھ کر ہندوستانی لالے پاکستان

کی سرزمین پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اُدھر پاکستانی علاقہ میں ہندوستانی بزدل گھس جاتے ہیں اور وہاں کے شہری دیہاتی باشندوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں۔ سینکڑوں مسلمان عورتوں کی عزّت عصمت لوٹنے والے درندے پاکستانی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اُدھر بی۔بی۔سی B.B.C. لندن ریڈیو اعلان کر دیتا ہے کہ لاہور ہندوستان نے فتح کر لیا ہے۔ اُس وقت پاکستانی قوم اور پاکستانی فوج ببر شیر کی طرح ہندو لالوں پر جھپٹ پڑتی ہے۔ صدرِ پاکستان جناب محمدؐ ایوب خاں نے پاکستان ریڈیو پر اعلان کر دیا کہ اے میرے بہادر نوجوانو! اس وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ پڑھ کر بزدل ہندوستانی فوج پر جھپٹ پڑو اور اس جہاد میں اپنی جان مال لگا دو۔ یہ الفاظ ابھی صدر محترم نے ختم بھی نہ کئے تھے کہ پوری قوم کا ایک ایک بچہ چپڑاسی سے لے کر صدر تک ایک غریب سے لے کر امیر تک نے اپنا مال اپنی جان قربان کرنے کا عہد کر کے اللہ تعالےٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے میدان بدر والہ جذبۂ ایمان پیدا کر کے میدانِ جنگ میں کود پڑے۔ جس وقت B.B.C. لندن اور آل انڈیا ریڈیو اعلان کرتا ہے کہ لاہور فتح ہو گیا ہے تو ہندوستان کے لاکھوں انسان لاہور کو لوٹ کھسوٹ کرنے کی غرض سے دہلی۔ شملہ۔ بمبئی جالندھر۔ انبالہ۔ لدھیانہ۔ فیروزپور اور تمام ہندوستان کے عوام لاہور کو لوٹ کھسوٹ کرنے کی غرض سے دوڑ پڑتے ہیں۔ ادھر ہمارے محترم رُوحانی بھائی جناب ایئر مارشل نور خاں بہادر اپنی بہادر فوج کو حکم دیتا ہے۔ کہ اے بہادر جوانو! اپنی ہوائی سروس ایئر فورس کے جہاز لے کر ہندوستان پر بمباری شروع کر دیں۔ ایئر مارشل نور خاں خود اپنے

اڑاتے ہیں اور چند اپنے ساتھیوں کو لے کر اُس ٹڈی دِل ہندوستانی لٹیروں کو لوٹ کھسوٹ کرنے کی بجائے بم گرا کر تباہ کرتے ہیں۔ اپنی پاک حدود میں داخل ہونے سے پیشتر 5 ۲ ہزار لٹیروں کو اپنے جہازوں کا نشانہ بناتے ہیں۔ لوٹنے والے چوروں کی تباہی و بربادی کی کہانی ایک لمبی داستان ہے۔ آئے تھے مال لوٹنے مگر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اِن بلیشن ہزار سے زیادہ لیٹروں کی جب لاشیں امرتسر لاہور کے درمیان پڑی تھیں۔ اُس وقت ہندوستانی بُزدل فوج کو یہی مسئلہ مشکل بن گیا۔ کہ ان 5000 ۲ ہزار مُردوں کو کہاں دفن کریں۔ اور انبالہ جالندھر گورداسپور کی چھاؤنیوں کو اپنے بہادر نوجوان ہوائی جہازوں سے تباہ و برباد کر چکے تھے۔ یہاں تک کہ 6 میل امرتسر کے قریب ہماری فوج چلی گئی تھیں وہاں میدان جنگ میں لاہور یا میدان بدر بن چکا تھا۔ یہاں ہم یہ عرض کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ صحابۂ کرامؓ کی جنگِ بدر کی لڑائی کی یاد تازہ کرادی۔ ہمارے محبوب دوست میجر عزیز بھٹی شہیدِ ملت نے اپنی پیاری جان پر ایک بم باندھ کر ٹینک کے نیچے پڑ جانا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ یہ صرف اسلامی زندگی کے جذبۂ جہاد کی ایک جھلک ہے کہ اپنی جان کو صرف جذبۂ جہاد کے تحت ٹینک کے نیچے دے دینا صِرف مسلم مالیت ہے۔ میدان جنگ میں اپنی جان دے دینا صِرف مسلمانوں کے حصّہ کی بات ہے۔ میجر عزیز بھٹی کی طرح ہمارے دوسرے فوجی نوجوانوں نے بھی اپنے پیارے دین پیارے ملک کے لئے اپنی جانیں قربان کر کے پاکستان اور اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔ جس طرح ہماری بہادر فوج نے اپنی جان دے کر میدانِ بدر کی یاد کو تازہ کرایا۔ اُسی طرح

عوام نے بھی اپنا مال اپنی جان ہر چیز قربان کر کے میدانِ بدر کی یاد تازہ کرا دی تھی۔ جب کوئی قوم سچے دِل سے اللہ تعالےٰ کی ذاتِ اقدس کی غلام ہو جاتی ہے تو اللہ تعالےٰ کی غیبی مدد ساتھ ہو جاتی ہے۔ جس طرح میدانِ بدر میں اللہ تعالےٰ نے صحابہؓ کرام کی مدد فرشتوں سے فرمائی اور مسلمان قوم کو فتح نصیب فرمائی۔ اُسی طرح لاہور، سیالکوٹ کے محاذ پر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی مدد فرشتوں سے خدا نے فرمائی۔ جن بزرگوں نے جنگ کے حالات کو دیکھا ہے بلکہ ہندوستان کی فوج نے بھی دیکھا ہے کہ یہ جنگ فرشتوں کی مدد سے فتح ہوئی ہے۔ جس طرح میدانِ بدر میں اللہ کا پیارا حبیبؐ بارگاہِ خداوندی میں دُعا کرتا ہے اور جنگ میں خود شامل تھا اُسی طرح لاہور کے محاذِ جنگ پر وہی بزرگ سید لولاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ یہاں کمزور ایمان والے دوستوں کو اس بات میں کچھ تردد ہوگا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو دُنیا سے تشریف لے گئے ہوئے ہیں اب چودہ سو سال کے بعد وہ کیسے لاہور کے محاذ پر پہنچ گئے تھے۔ یہاں ہم کمزور ایمان والوں کی تسلی کے لئے درج کر رہے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ کے پیارے پیغمبرؐ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر میں اُسی طرح دُنیا والوں کا درود و سلام سنتے ہیں۔ جس طرح آپؐ دُنیا میں موجود تھے۔ اکثر بزرگوں کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ پیغمبروںؑ کے جسم اطہر کو کوئی چیز ضائع نہیں کر سکتی۔ یہ تو نبیؐ کی شان ہے۔ یہاں ہم صحابہ کرامؓ جو میدانِ اُحد میں شہید ہوئے تھے۔ اُن کو نبی صلعم نے اپنے ہاتھوں سے دفن کیا۔ امیر معاویہؓ کے دورِ خلافت میں چند قبروں میں سے صحابہ کرامؓ کے جسم اطہروں کو تبدیل

کرنا پڑا بوجہ سیلاب جب اُن بزرگوں کے اجسام کو دوسری جگہ تبدیل کیا گیا۔ تو اُن کے مبارک جسموں سے خون جاری ہوا۔ جیسے آج بھی یہ زندہ ہیں۔ شہید کو موت نہیں آتی۔ بلکہ وہ زندہ ہیں پھر جب شہید زندہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمِ اطہر بھی زندہ ہے۔ یہ میرا عقیدہ اور میرے مِشن کا عقیدہ درج ہے۔ ہم کسی دوسرے طبقہ سے اس بارے میں کوئی بحث نہیں کرنا چاہتے۔ اپنا عقیدہ درج ہے۔ میدانِ بدر میں جس طرح خدا تعالےٰ نے غیب سے مدد فرمائی اُسی طرح اللہ پاک نے سیالکوٹ و لاہور کے محاذ پر مدد فرمائی۔ جو قوم اپنی مدد آپ کرتی ہے اور اللہ تعالےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق زندگی گذارتی ہے۔ اُسکی مدد خزانۂ غیب سے ہوتی ہے یہ ایمان کی جنگ تھی +

اب ہم ذرا اسرائیل عرب جنگ کا خاکہ پیش کرتے ہیں مصر شام جارڈن، عراق چاروں ملکوں کو اسرائیل نے شکست کیوں دی۔ اِس کی وجہ یہ چاروں عرب ممالک آپس میں اتفاق سے جنگ نہیں لڑ سکے مصر کے ناصر کے سلوک سے جارڈن کے شاہ حسین گھبراتے رہے عراق شام بھی جارڈن سعودی عرب پر بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ جب تک اِن چاروں کی رائے آپس میں دِل و جان سے ایک نہ ہو۔ تو جنگ کیسے لڑی جاسکتی ہے۔ پھر چاروں ملکوں نے اللہ تعالےٰ کی ذاتِ اقدس پر بھروسہ کرنے کی بجائے صرف روس کی مدد پر بھروسہ کیا۔ پاکستان کا صدر ایوب اعلان کرتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے نام سے جہاد شروع کرتا ہے۔ مگر صدر ناصر، شاہ حسین دونوں میں سے کسی نے بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؐ کا نام تک نہیں لیا

اتنا ہی نہیں بلکہ مصری فوج کے آفیسر میدانِ جنگ میں شراب خوری تک کرتے رہے۔ اور ایئر کنڈیشن پنکھے لگا کر عیش و عشرت کرتے رہے۔ یہ اسلامی تعلیم نہ تھی۔ بلکہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والی قوم کا یہی حشر ہوتا ہے جو کہ مصر جارڈن شام کا ہوا ہے۔

مصر، عراق و جارڈن میں تمام مسجدیں خالی ہوتی ہیں۔ تمام لوگ سینما گھروں کی رونق بڑھاتے تھے۔ عربی لباس کو چھوڑ کر یورپی لباس کو عورتوں نے پسند کیا۔ پوری ٹانگیں ننگی سر پر انگریزی بال۔ اکثر جگہ تو یوں محسوس ہوا ہے کہ ہم دمشق، بغداد، عمان، قاہرہ میں نہیں گھوم رہے۔ بلکہ پیرس، برلن، لندن، نیویارک امریکہ میں گھوم رہے ہیں۔ جب کوئی قوم اپنا مقام اپنا راستہ چھوڑ دیتی ہے تو تباہی و بربادی ہی اس کا انجام ہوتا ہے۔ ہم مسلمان قوم کی بھلائی اس میں ہے کہ ہم پھر سے اپنا بھولا ہوا سبق یاد کریں۔

قرانِ مجید، حدیث نبویؐ اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہماری نجات اور ترقی کا ضامن ہے۔ جب تک ہم قران مجید، حدیث نبویؐ سے دُور رہینگے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات کے بھروسہ کی بجائے امریکہ روس، فرانس، برطانیہ، چین پر بھروسہ کریں گے۔ ہماری حالت وہی ہوگی جو کہ 5 جون ۱۹۶۷ء کو مصر، شام، جارڈن، عراق کے ساتھ اسرائیل نے کی ہے۔ امریکہ و روس ایک ہی قسم کے دو انسان ہیں۔ صرف لوگوں کو بے وقوف بنانے کی غرض سے کہہ دیتے ہیں کہ روس کمیونسٹ ہے امریکہ میں صدارتی نظام ہے۔ حالانکہ دونو ایک دوسرے کے ساتھی ہیں مصر، اسرائیل کی جنگ میں تمام دُنیا نے تجربہ بھی کر لیا ہے اب ہماری مسلم

قوم کی بھلائی اس میں ہے۔ کہ ہم تمام مسلم ممالک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والے انڈونیشیا، سنگاپور، ملایا، پاکستان، عراق ایران، ترکی، سعودی عرب، مصر، شام، جارڈن، کویت، افغانستان۔ لیبیا الجیریا، نائیجیریا، سوڈان، تیونس، مراکش اور تمام دُنیا بھر کے مسلمان مل کر ایک ہی جگہ جمع ہو جائیں پھر ہم کو نہ امریکہ کی جھولی میں جانے کی ضرورت ہے نہ روس چین کی گود میں جانے کی ضرورت ہے +

قران نے اعلان کیا ہے اللہ کا فرمان ہے۔ کہ اے محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ غیر مسلم قوم آپ کی دوست نہیں ہو سکتی۔ جب تک آپ اُن کا دین نہ قبول کر لیں۔ قرانِ مجید کا فیصلہ حکم خداوندی ہمارے پاس ہے پھر بھی مسلمان قوم آج اپنے بھائیوں کو چھوڑ کر عیسائی۔ یہودی روس امریکہ، چین کے پاس بھیک مانگتے پھرتے ہیں +

مسلمان قوم کی بھلائی ترقی و عزت اسی میں ہے کہ تمام کائنات میں بسنے والے مسلم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبرؐ ماننے والے مسلم ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور ایک ایسی مضبوط حکومت قائم کی جائے جو خلافتِ راشدہ کے نمونہ کی ہو۔ تمام اسلامی ممالک اپنے اپنے ملک کے حکمران کو نمائندہ بنا کر MUSLIM WORLD ORGANIZATION کے نام سے ایک مسلم ادارہ بنایا جائے۔ سلامتی کونسل اس وقت بڑی طاقتوں کی غلام ہے۔ سلامتی کونسل نے آج تک کشمیر، عرب، اسرائیل، ہندوستان، پاکستان کے حق میں کون سا فیصلہ دیا ہے اب تمام اسلامی ممالک کو سلامتی کونسل کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور اسلامی ممالک کی ایک خالص مسلم سلامتی کونسل ہو گی جس

میں صرف مسلم ممالک ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ دُنیا کی تمام حکومتوں اور قوموں سے بھی ہماری طاقت بڑھ جاتی ہے۔ 95 کروڑ مسلمان آج پوری دُنیا میں آباد ہیں۔ اس قوم کو صرف خداوندِ عالم کی ذات پر بھروسہ اعتماد رکھنا ضروری ہے۔ جب ہم خالص اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کریں گے۔ فتح ہماری ہو گی۔ میدان بدر، جنگِ احزاب، فتح مکہ، فتح قیصر و کسریٰ اور محاذِ لاہور، سیالکوٹ میں فتح یہ تمام فتوحات اللہ پاک کی ذات پر بھروسہ واعتماد کا عملی خاکہ ہے۔ جہاں قوم نے قرانِ مجید اور حدیثِ نبوی صلعم کو چھوڑ دیا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا پھر اس قوم کو نہ مصر نہ شام جارڈن، عراق کسی بھی ملک کی حکومت ان کو فتح نہ دکھا سکی سپین میں پانچ سو سالہ اسلامی زندگی کا جھنڈا خدائی مدد پر مبنی ہے۔ جب مسلم قوم نے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ تو خدا نے بھی اس قوم کی مدد کرنی چھوڑ دی۔ آج سپین یوگوسلاویہ۔ ہنگری، فرانس، یونان یہ تمام ممالک مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین کر غیر مسلم قوم کو دے دیئے ہیں +

5 جون ۱۹۶۷ء کا اسرائیلی حملہ عربوں کو یہ بات یاد کراتا ہے۔ کہ ہماری بہتری اسی میں ہے کہ ہم تمام اہل اسلام مل کر ایک مسلم یو۔این۔او بنائیں۔ ہماری نجات اِسی میں ہے۔ ورنہ روس، امریکہ، برطانیہ، چین فرانس کی گود میں پڑے رہنے میں نجات نہ ہو گی۔ جس طرح عرب قوم کی چھاتی پر ایک زہریلا سانپ اسرائیل کے رُوپ میں بٹھا دیا ہے اُسی طرح انگریز قوم نے پاکستانی قوم کی چھاتی پر مسئلہ کشمیر اور مرزا غلام احمد قادیانی کا فِتنہ برپا کر دیا ہے۔ انگریز قوم کو ہندوستان میں اس بات کی

ضرورت تھی کہ مسلم قوم سے جذبۂ جہاد ختم کر دیا جائے۔ اُس جذبہ کو ختم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو پیدا کیا گیا تھا۔ جس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو 120 سال کی عمر میں موت دے کر سری نگر کشمیر میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر بھی بنا دی ہے۔ حدیث کی کتابوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں اور دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تشریف لائیں گے۔ مگر مرزا قادیانی نے اپنے جعلی تاثرات اور برطانیہ کی مدد سے عیسےٰ علیہ السلام کو مارا۔ اور اُن کی جگہ خود امام مسیح موعود بن بیٹھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے حالات پڑھ کر اندھے سے اندھا آدمی بھی سوچ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کا فریب جال صرف انگریز قوم کا خود کاشتہ پودا ہے۔ انگریز بہادر نے مکہ مدینہ پر شریف حسین سے حملہ کرا کر ترکوں کے ساتھ جنگ کرائی۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو مجبور کر کے وہاں مکہ مدینہ پر گولیاں چلوائیں۔ ہندوستان کے مایۂ ناز اسلامی رہنما سید مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور شیخ ہند مولانا محمود الحسن کو مالٹا جیل میں ڈالا گیا۔ اسلامی حکومت کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم کرنے والا کون تھا۔ جب انگریز بہادر شریف حسین نے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کر کے جو فائدہ اُٹھایا۔ وہ جارڈن عراق تھا۔

اِن حکومتوں کا حشر بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ غیر مسلم قوموں کی سازش یہی ہے۔ کہ مسلم قوموں کو ایک دوسرے سے لڑایا جائے اور فساد کرایا جائے تاکہ اسلامی بلاک نہ بن سکے۔ آج صرف یہ ضرورت ہے۔ کہ ہم تمام کلمہ گو جو نبی علی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے

ہیں - چاہے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، اہل سنّت، وہابی جو بھی خدا کو ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہو وہ تمام دنیا کے مسلمان مل کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر میدانِ بدر کا نقشہ پیش کر دیں - میدان بدر میں ہم جذبۂ ایمان کی جھلک دیکھتے ہیں - خدا کی ذات پر بھروسہ اعتماد کی ایک مضبوط کڑی دیکھتے ہیں - معرکۂ بدر اسلام اور کفار کی پہلی جنگ تھی - جیسے آج عرب اور مسلم ممالک کے خلاف اسرائیل، برطانیہ، امریکہ کی جنگ ہے - آج ہمارے مسلمانوں کی آنکھوں پر جو پردہ پڑا ہوا ہے - کاش یہ اُٹھ جائے تو صاف نظر آنے لگے کہ ہماری بہتری و بھلائی اسلامی بلاک میں ہے - صدر ناصر مصر نے دیکھ لیا کہ ہندوستان کا دوست بن کر اور پاکستان کے خلاف آج جب مصر پر اسرائیل نے حملہ کیا تو پاکستان نے مدد کی یا کہ ہندوستان نے اسلامی اخوّت ایسا رشتہ ہے - جیسے ہی اسرائیل نے مصر، جارڈن شام پر حملہ کیا تو پورے عالم اسلام کی نگاہیں دلی دعائیں ہمدردیاں عربوں کے ساتھ تھیں - سو تجربہ شاہد ہے کہ مسلمان چاہے کسی ملک میں مقیم ہو مگر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی مصیبت پر دل و جان سے تڑپ اُٹھتا ہے - دراصل میرا مقصد تو کتاب دیارِ نبیؐ لکھنے کا تھا مگر میدانِ بدر کے حالات کو دیکھ کر میرے خیالات چودہ سو سالہ پُرانی زندگی پر چلے گئے وہاں سے جب خیالات نے پلٹا کھایا تو ۶ ستمبر 1965ء پاکستان ہندوستان کی جنگ لاہور سیالکوٹ پر مرکوز ہو گئے - کیونکہ میدان بدر کی جنگ کا ہلکا سا نمونہ ہم نے لاہور سیالکوٹ کی جنگ 1965 میں دیکھا - اسی وجہ سے یہاں عبارت تبدیل کرنی پڑی - پھر میرا یہ چھوٹا

سارا دماغ اسرائیل عرب جنگ پر چلا گیا۔ کیونکہ راقم الحروف نے شام اردن، بیت المقدس، مکہ، مدینہ، عراق، ترکی کی تمام زیارتیں کی ہیں، آج اُسی غمِ محبّت میں غرق ہو کر اسرائیل عرب کا قصّہ بھی لکھ دیا ہے۔
اب آپ کی توجّہ پھر اصل مضمون کی طرف لے چلتا ہوں۔ میدانِ بدر میں جہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور سجدۂ خداوندی میں دعائیں مانگیں تھیں۔ وہاں صحابۂ کرامؓ نے ایک خیمہ بنا دیا تھا اُس خیمہ کی جگہ آج ایک عالیشان مسجد ہے۔ اس مسجد سے اسلام کی بُنیادیں قائم ہوئیں۔ وہاں سے ہم کو اعتماد بھروسہ خداوندی کا سبق ملا۔ وہی جذبہ تھا کہ لاہور کے محاذ پر بلا ساز و سامان ہم نے ہندوستان کا وہ مقابلہ کیا کہ ہندو لالے تمام زندگی بھر یاد رکھیں گے۔ کہ گئے تھے لاہور کی لوٹ مار کرنے مگر وہاں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آج ہم کو بدر کے میدان کی گرمی محسوس ہوتی ہے مگر جب نگاہیں میدانِ جنگ بدر پر جاتی ہیں تو دل چاہتا ہے کہ اپنے پیارے محبوب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام پر کروڑوں بار درود و سلام بھیجا جائے آج ان ظالم شیطان کذّابوں پر دجالوں پر لعنت نازل ہو جنہوں نے دُنیا کی عیش و عِشرت کے نشہ میں پڑ کر دجّال ہونے کا دعوےٰ کر رکھا ہے۔ اور خداوندِ عالم کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ایک نیا دجّال مسیلمہ کے رُوپ میں قادیان میں پیدا کر دیا۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے اُن کم عقل انسانوں پر جو عقل اور آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے ہیں۔ اور دولت، عورت، عزّت کے لئے کروڑوں سالہ زندگی کو فروخت کر رہے ہیں۔ حالانکہ آج دُنیا میں نہ دولت کی کمی

ہیں۔ چاہے دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث، اہلِ سنّت، وہابی جو بھی خدا کو ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہو وہ تمام دنیا کے مسلمان مِل کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر میدانِ بدر کا نقشہ پیش کر دیں۔ میدان بدر میں ہم جذبۂ ایمان کی جھلک دیکھتے ہیں۔ خدا کی ذات پر بھروسہ اعتماد کی ایک مضبوط کڑی دیکھتے ہیں۔ معرکۂ بدر اسلام اور کفار کی پہلی جنگ تھی۔ جیسے آج عرب اور مسلم ممالک کے خلاف اسرائیل، برطانیہ، امریکہ کی جنگ ہے۔ آج ہمارے مسلمانوں کی آنکھوں پر جو پردہ پڑا ہوا ہے۔ کاش یہ اُٹھ جائے تو صاف نظر آنے لگے کہ ہماری بہتری و بھلائی اسلامی بلاک میں ہے۔ صدر ناصر مصر نے دیکھ لیا کہ ہندوستان کا دوست بن کر اور پاکستان کے خلاف آج جب مصر پر اسرائیل نے حملہ کیا تو پاکستان نے مدد کی یا کہ ہندوستان نے اسلامی اخوّت ایسا رشتہ ہے۔ جیسے ہی اسرائیل نے مصر، جارڈن شام پر حملہ کیا تو پورے عالم اسلام کی نگاہیں دِلی دعائیں ہمدردیاں عربوں کے ساتھ تھیں۔ سو تجربہ شاہد ہے کہ مسلمان چاہے کسی ملک میں مقیم ہو مگر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی مصیبت پر دل وجان سے تڑپ اُٹھتا ہے۔ دراصل میرا مقصد تو کتاب دیارِ نبیؐ لکھنے کا تھا مگر میدانِ بدر کے حالات کو دیکھ کر میرے خیالات چودہ سو سالہ پُرانی زندگی پر چلے گئے وہاں سے جب خیالات نے پلٹا کھایا تو ۶ ستمبر 1965ء پاکستان ہندوستان کی جنگ لاہور سیالکوٹ پر مرکوز ہو گئے۔ کیونکہ میدان بدر کی جنگ کا ہلکا سا نمونہ ہم نے لاہور سیالکوٹ کی جنگ 1965ء میں دیکھا۔ اسی وجہ سے یہاں عبارت تبدیل کرنی پڑی۔ پھر میرا یہ چھوٹا

سارا دماغ اسرائیل عرب جنگ پر چلا گیا۔ کیونکہ راقم الحروف نے شام اردن، بیت المقدس، مکہ، مدینہ، عراق، ترکی کی تمام زیارتیں کی ہیں آج اُسی غمِ محبّت میں غرق ہو کر اسرائیل عرب کا قصّہ بھی لکھ دیا ہے۔ اب آپ کی توجّہ پھر اصل مضمون کی طرف لے چلتا ہوں۔ میدانِ بدر میں جہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور سجدۂ خداوندی میں دعائیں مانگیں تھیں۔ وہاں صحابۂ کرامؓ نے ایک خیمہ بنا دیا تھا اُس خیمہ کی جگہ آج ایک عالیشان مسجد ہے۔ اس مسجد سے اسلام کی بنیادیں قائم ہوئیں۔ وہاں سے ہم کو اعتماد بھروسہ خداوندی کا سبق ملا۔ وہی جذبہ تھا کہ لاہور کے محاذ پر بلا ساز و سامان ہم نے ہندوستان کا وہ مقابلہ کیا کہ ہندو لالے تمام زندگی بھر یاد رکھیں گے۔ کہ گئے تھے لاہور کی لوٹ مار کرنے مگر وہاں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آج ہم کو بدر کے میدان کی گرمی محسوس ہوتی ہے مگر جب نگاہیں میدانِ جنگ بدر پر جاتی ہیں تو دل چاہتا ہے کہ اپنے پیارے محبوب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام پر کروڑوں بار درود و سلام بھیجا جائے آج ان ظالم شیطان کذّابوں پر دجالوں پر لعنت نازل ہو جنہوں نے دُنیا کی عیش و عشرت کے نشہ میں پڑ کر دجّال ہونے کا دعوئے کر رکھا ہے۔ اور خداوندِ عالم کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ایک نیا دجّال مسیلمہ کے رُوپ میں قادیاں میں پیدا کر دیا۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے اُن کم عقل انسانوں پر جو عقل اور آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے ہیں۔ اور دولت، عورت، عزّت کے لئے کروڑوں سالہ زندگی کو فروخت کر رہے ہیں۔ حالانکہ آج دُنیا میں نہ دولت کی کمی

ہے نہ عورتوں کی کمی ہے۔ مگر پھر نہ جانے کہ مسیلمہ کذّاب کی پارٹی میں کیوں شامل ہو رہے ہیں۔ اندھے لوگ بس ان کی مثال یوں ہے کہ جب ایمان جاتا ہے تو عقل دماغ آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔

مدینہ میں داخلہ:۔ میدان بدر سے 85 میل 150 کیلومیٹر ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں لے چلتے ہیں۔ جہاں تمام رات تمام دن خداوند عالم کی رحمت بارش کی طرح برستی ہے۔ کیونکہ مدینہ پاک وہ بستی ہے۔ جہاں رحمت خداوند عالم عام برستی ہے۔ تمام زندگی بھر کی تمنا لے کر جب انسان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتا ہے۔ جو محبّت عقیدت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کو راحت وسکون و اطمینان قلب ہوتا ہے اُس کا ذکر کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہے۔ دل، دماغ، عقل علم نہیں ہے۔ کہ وہ پیار و محبّت ملاقات کا تذکرہ کر سکوں۔ کاش اللہ تبارک و تعالیٰ اِس خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عقل، علم و دماغ دیتا اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول صلعم کے صحابہ کے پاؤں کی ریت مٹی اس سیاہ کار اُمتی پر پڑ جاتی۔ عشق محبت کی عملی داستان کیا ہوتی ہے۔ عشق رسول اللہ صلعم کی داستان پوچھئے ہمارے رُوحانی بزرگ حضرت ابوبکر صدّیقؓ کو اپنی تمام دولت شہرت عزّت و اولاد محبت رسول اللہ صلعم کے راہ پر قربان ہے۔ مکّہ میں سب سے پہلے آپ ہی کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہیں۔ حالانکہ مکہ میں یہ لفظ پڑھنا بہت بڑا کام ہے مگر ایمان لانے میں سب سے اوّل آپ ہیں۔ محبت رسول اللہ صلعم کی جھلک دیکھئے ایک جنگ اسلام اور کفّار میں ہو رہی ہے۔ ایک طرف باپ ہے کفّار

کی طرف بیٹا ہے۔ بیٹا عبدالرحمٰن فرماتا ہے۔ کہ میں نے اپنے باپ کو اس وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔ کہ یہ میرا باپ ہے۔ اُس کا جواب سُن کر ابوبکرؓ صدیق فرماتے ہیں کہ اگر میری تلوار کے نیچے میرے بیٹے عبدالرحمان کی گردن آ جاتی تو محبت رسول اللہ صلعم کا تقاضہ تھا کہ میں اپنے بیٹے کی گردن کاٹ دُوں۔ پھر چالیس ہزار اشرفیاں غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے دینا۔ اور خود ببول کے کانٹوں کا لباس پہن لیتے ہیں۔ ببول ایک کیکر کی طرح کا درخت ہے۔ وہ سردارِ مکہ جو کفار کے بھی جج تھے مگر محبت رسول صلعم کا تقاضہ ہے۔ کہ ببول کے پتوں کانٹوں والا لباس پہن لیتے ہیں اللہ پاک کو وہ ادا ایسی پسند آئی کہ تمام فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ آج تمام فرشتے ببول کے درخت کا لباس پہن لیں۔ یہ پیغام لے کر حضرتِ جبرائیلؑ اللہ پاک کے آخری نبیؐ کے پاس تشریف لائے کہ آج حضرت ابوبکرؓ صدیق کا لباس اللہ تعالےٰ کو اتنا پسند آیا کہ تمام فرشتوں کا لباس ابوبکرؓ صدیق کی طرز کا ہے۔ پھر جنگِ تبوک کے موقع پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تمام میرے صحابہ جنگ تبوک کی تیاری میں دل وجان سے مدد کریں۔ آج حضرتِ عمرؓ بن خطاب خیال کرتے ہیں کہ آج اپنے گھر کا آدھا مال لے جا کر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھ دیا جائے اور آج میں حضرتِ ابوبکر صدیقؓ سے بڑھ جاؤں گا۔ مگر جب پوچھا کہ اے ابوبکرؓ صدیق کیا لائے ہو فرمایا صدیقؓ اکبر نے کہ صدیقؓ کے لئے اللہ و رسول صلعم بس ہے گھر میں جو کچھ تھا سب لے آیا ہوں میرے گھر میں صرف خدا کا نام اور رسول اللہ صلعم کی محبت باقی ہے۔ یہ ہے محبت رسول صلعم کا اصلی نمونہ۔ جس پر حضرتِ عمرؓ نے فرمایا کہ میں زندگی بھر کوشش کرتا رہا۔ کہ کسی طرح ابوبکرؓ صدیق کی

نیکیوں سے زیادہ بڑھ جاؤں۔ مگر کبھی بھی ایسا وقت نہ آیا +

آج ہماری محبت رسول اللہ صلعم کی داستان یوں شروع ہوتی ہے کہ بنکوں میں زیادہ روپیہ اس وجہ سے کرایا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ سُود مل سکے۔ زکوٰۃ کو ہم اس لئے نہیں دیتے کہ ایک سال میں ½2 روپے دینے سے ½97 روپے باقی رہ جاتے ہیں۔ ہماری عقل سے حرام وحلال کی تمیز چلی گئی شراب فروخت کرنا، حرام گوشت فروخت کرنا۔ غیر ممالک سے گانے والی ناچنے والی آوارہ قسم کی عورتوں کو لاکر انگلستان میں نچانا اور اُس سے دولت کمانی اور بدھو لوگوں سے روپیہ بٹورنا جعلی پاسپورٹ بنوانا، روپے کی بلیک مارکیٹ کرنا اور نہ جانے کیسے کیسے طریقوں سے ہم دولت بٹورتے ہیں۔ نماز کو اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ یہ پُرانی رسم ہے زمانہ ترقی کر گیا ہے۔ اب ٹھنڈے پانی سے وضو کرتے وقت سردی لگتی ہے 75 گھنٹے کام کرتے ہم کو سردی نہیں لگتی۔ نماز کے لئے 15 منٹ ہمارے پاس نہیں۔ روزے اس لئے نہیں رکھتے کہ صحت خراب ہو جاتی ہے۔ حج بیت اللہ اس غرض سے نہیں کہ ۲۰۰ سو پونڈ خرچہ ہوتا ہے یہ ہے آج کل کے عاشق رسول اللہ صلعم کی داستان ہماری مثال ہے کہ جان دینے والے مجنوں اس دُنیا سے چلے گئے۔ اب صرف دودھ پینے والے مجنوں باقی رہ گئے ہیں۔ اسلام پر جان قربان کرنے والے تھے صحابہ کرامؓ اور دودھ پینے والے مجنوں اور رسول اللہ صلعم کے عشق کے غلط دعوے کرنے والے ہم ہیں۔ ہماری زندگی ہمارے اعمال ہمارے معاشرہ تو اسلام کے خلاف ہیں مگر دعوےٰ ہے کہ ہم بھی رسول اللہ صلعم سے محبت کرتے ہیں۔

محبت رسول اللہ صلعم کی جھلک دیکھئے۔ حضرتؓ عمر بن خطاب کی عملی زندگی

میں کپڑوں پر پیوند لگانے والے ایک درخت کے نیچے آرام کرنے والے
جہاں کوئی بستر بوریہ چارپائی نہیں ہے۔ جب ایک غیر مسلم سفیر آتا ہے تو
مدینہ منورہ کے لوگوں سے پوچھتا ہے کہ تمہارا بادشاہ کہاں ہے اہل مدینہ
نے بتایا کہ ہمارا بادشاہ کوئی نہیں ہے صرف امیر ہے وُہ باہر جنگل میں گیا
ہوُا ہے۔ غیر ملکی سفیر باہر جاتا ہے تو دیکھتا ہے کہ ایک درخت کے نیچے وُہ
اسلام کا شیر سویا ہُوا ہے۔ جس شیر کے خوف سے قیصر و کسریٰ کے محلات کے
در و دیوار ہل جاتے ہیں۔ چہرہ مبارک پر پسینہ ہے۔ کپڑوں میں پیوند لگے
ہوئے ہیں۔ خلیفہ دوم آرام فرما ہیں۔ جب آنکھ کھلی تو غیر مسلم سفیر کو اپنے
پاس دیکھ کر پوچھا۔ کیسے تشریف لائے ہو۔ اُس نے اپنے بادشاہ کا خط
دِیا اور ساتھ ہی پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بادشاہ ہو مگر بے خوف درخت
کے نیچے کیسے سو رہے ہیں۔ کِسی کا خوف نہیں۔ وہاں حضرتِ عمرؓ نے
فرمایا کہ اِس کائنات کی کسی چیز کا خوف ہمارے دِل پر نہیں ہے خداوند عالم
کی ذات کا ہی ہم کو خوف ہے خدا کی زمین پر کسی چیز کا خوف ہمارے دل میں
نہیں ہے غیر ملکی سفیر دیکھ کر فرماتا ہے کہ ہمارے ملکی بادشاہ اپنی رعایا قوم پر
ظلم کرتے ہیں۔ اس وجہ سے وُہ اپنی رعایا کے افراد سے ڈرتے ہیں۔ یہی پیغام
سفیر نے اپنے بادشاہ کو دیا۔ جو اوپر درج ہے۔ تمام رات گشت کرتے لوگوں
کے حالات دریافت کرتے۔ بوڑھے لوگوں کے کام کر دیتے۔ ایک بار ایک
غیر ملکی سفیر آیا تو حضرت عمرؓ اُن کے ساتھ جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک
بڑھیا ملی۔ اور فرمایا کہ اے عمرؓ! میری بات سُن۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ بڑھیا
گھنٹہ بھر تک باتیں کرتی رہی اور آپ خاموشی سے سُنتے رہے جب وہ اپنی
داستان پوری کر چکی تو حضرت عمرؓ نے اجازت لی اور چل پڑے۔ وہ سفیر

کہنا ہے کہ آپ نے خواہ مخواہ اِتنا وقت اس بوڑھی کے لئے ضائع کر دیا تو حضرتِ عمرؓ فرمانے لگے کہ اگر یہ بوڑھیا تمام دِن بھی اپنی داستان ختم نہ کرتی تو میں یہاں سے نہ جاتا سوائے نماز کے۔ کیونکہ اس بڑھیا کی دعائیں خداوندِ عالم نے آسمانوں پر سُنیں اور خدا کا پیغام لے کر جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اُنہوں نے اپنے خاوند کے بارے میں دُعا کی تھی وہ قبول ہوئی اور قرانِ مجید میں ایک آیت نازل ہوئی۔ یہی حضرتِ عمرؓ جب بیت المقدس جاتے ہیں۔ تو اُونٹ پر سوار غلام اسلم ہے آپ اُونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھے یہ سب کچھ محبت رسول صلعم کا عملی نمونہ تھا حضرت عثمانؓ غنی کو پوچھئے کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے۔ حضرت عثمانؓ غنی اسوقت ایمان لائے جب کہ کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا جرم تھا۔ تمام قوم رشتہ داروں عزیزوں کے ساتھ جنگ کرنے کا مقام تھا۔ مگر آپ نے اسلام قبول کرتے ہی اپنی دولت کے دروازے اسلام کی اشاعت کے لئے کھول دیئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرتِ عثمانؓ کی دولت یوں تقسیم فرماتے جیسے آپ کی رقم عثمانؓ غنی کے پاس جمع ہے۔ حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا تو یہ حال تھا۔ کہ کئی کئی دِن کھانے کو نہ ملتا تین تین مہینے تک چولہے میں آگ تک نہ جلائی جاتی۔ صرف کھجوروں وغیرہ پر گزر ہوتا تھا۔ وہاں دولت جمع کرنے کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا تھا مگر پھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حُکم فرماتے کہ حضرت عثمان غنی کو یہ خط لکھ دو کہ اِتنا دے دو۔ اِتنا دے دو۔ آپ بخوشی دولت تقسیم کرتے۔ اِسلام کی تمام جنگوں میں سب سے زیادہ دولت حضرتِ عثمانؓ کی خرچ ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دولڑکیوں سے حضرت عثمانؓ غنی کی

شادی ہوئی۔جس سے دو نوروں والے کہلاتے تھے +

محبت رسول اللہ صلعم پوچھئے حضرتِ علیؓ سے جو بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور بڑے بڑے محاذوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں پہلوؤں میں جنگ کرتے رہے۔جب آپ مکہ چھوڑ کر مدینہ جانے لگے تو حضرت علیؓ کو اپنے بستر مبارک پر لٹایا۔وہاں حضرت علیؓ نے بالکل خوف نہ کھایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر میں کیوں سو جاؤں اور یہ بھی پتہ تھا کہ کفّار مکہ حضور اقدس صلعم کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔مگر تمام باتوں کے باوجود بھی آپ آرام سے سو جاتے ہیں۔صبح کفّار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرتِ علیؓ کو بستر مبارک پر پایا۔تو پوچھا۔کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں آپ نے فرمایا مجھے کیا پتہ ہے یہ تھی محبت رسولؐ کی اصل داستان۔میدانِ اُحد میں سیّد لولاک محمد رسول اللہ صلعم کے زخم مبارک میں آپ ہی کپڑے کو جلا کر راکھ دیتے تھے۔میدانِ اُحد میں جو سب سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے وہ حضرتِ علیؓ ہی تھے۔ان چاروں خلفاءِ راشدین کی داستانِ محبت ہم نے چند الفاظ میں پیش کی ہے ورنہ اُن کی زندگی محبت رسول صلعم کے تقاضے اتنے ہیں کہ ایک پوری کتاب تیار ہو سکتی ہے۔مزید معلومات کے لئے ہماری دوسری کتاب "دیارِ حبیبؐ میں کیا دیکھا" پڑھیں۔جہاں آپ کو محبت رسول اللہ صلعم کی داستان صاف الفاظ میں ملے گی اور انشاءاللہ آئندہ کوئی دوسری کتاب بھی شائع کی جائے گی جس میں فضائل صحابہ کرام درج کئے جائیں گے۔صحابۂ کرام کی یہ حالت تھی کہ فرماتے کہ ہماری جان چلی جائے مگر ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی

لگے۔ محبت رسول اللہ صلعم کی ہلکی سی داستان احقر نے اس جگہ درج کر دی ہے۔ تاکہ ہماری اپنی حالت پر بھی ہماری نظر جا سکے۔

مدینہ منورہ میں داخلہ:۔ جب آپ مدینہ سے 8 میل دور ہوں گے تو آپ کو نیلے گنبد کی نورانی لہریں نظر آئیں گی۔ آپ فوراً روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی بارگاہِ خداوندی میں شکرانہ کا سجدہ کریں۔ کہ اللہ تبارک تعالےٰ نے آپ کو وہ چیز دکھا دی ہے۔ جس کو دیکھنے کی غرض سے لاکھوں انسان تمنا رکھتے ہیں مگر یہ تمنا پوری نہیں ہوتی اور اس دُنیا سے چل بستے ہیں۔ خداوند عالم کی ذات کا کروڑ کروڑ بار شکریہ ادا کیجئے۔ کہ آپ کو بارگاہ رسالت صلعم میں حاضری کی اجازت مل گئی۔ اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بستی دیار نبی صلعم کا کیا تذکرہ کروں۔ جس کے متعلق اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں کہ یہ جگہ خیر الانام ہے۔ اور پوری کائنات میں جنت کا ٹکڑا ہونے کا فخر بھی مدینۃ النبیؐ کو ہے۔ یہاں تک جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام پیغام خداوندی لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے کہ اے اللہ کے پیارے حبیب صلعم حکم خداوندی ہے کہ مکہ مکرمہ کو چھوڑ دیا جائے۔ اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جایئے گو حکم خداوندی بجا لانا پیغمبر اسلام کی شان ہے اور تیاری شروع کر دی۔ رات کی تاریکی میں جانے والا یہ قافلہ تیار ہوتا ہے بمع اپنے رفیق ابو بکر صدیقؓ کے۔ آپؐ اپنے بستر پر حضرتِ علیؓ کو سُلاتے ہیں کہ صبح آپ لوگوں کی امانتیں دے کر مدینہ منورہ حاضر ہو جایئے۔ ایمانداری کی حد کہ جانی دشمنوں کی امانت بھی واپس کی جا رہی ہے ہم لوگ تو اپنے دوستوں رشتہ داروں کی امانت

بھی واپس نہیں کرتے۔ تمام کفار بھی آپ کو امین کہہ کر پکارتے تھے آپؐ
کو جب معلوم ہو چکا کہ اب اپنی پیاری پیدائشی جگہ بھی چھوڑ دینی ہے آپؐ
آخری بار مسجد الحرام میں گئے تو خانہ کعبہ کو دیکھ دیکھ کر آپؐ بہت متاثر تھے
کہ ایک طرف حکم خداوندی ہے۔ کہ مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے جاؤ۔ مگر دل میں
تمنّا تھی کہ حجرِ اسود کو نہ چھوڑا جائے۔ مگر اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب آخری نگاہیں حجرِ اسود کو چھوڑنے والی تھیں تو
آنکھوں میں شبنم کے قطروں کی طرح آنسو ہونگے کیونکہ آج مجھ جیسے سیاہ کار
انسان کی آنکھوں میں بھی حجرِ اسود کی جُدائی میں آنسو آجاتے ہیں۔ پھر بار بار نبیؐ
کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجرِ اسود کو دیکھتے تھے اور آسمان پر نظر مارتے تھے۔ اللہ
کے حکم سے اپنی پیدائشی بستی مکہ جس میں آپ نے بچپن کا وقت گزارا تھا پھر
اپنے خاندان کی روایات یاد آتی تھیں۔ مسجد الحرام، حجرِ اسود، صفا، مروہ، آبِ
زمزم کا چشمہ دیکھ چکے۔ حجرِ اسود کا آخری دیدار کر کے واپس جا رہے تھے۔ تو
اس بات کا اندازہ تو وہی لگا سکتے ہیں۔ جن کو اپنا ملک گھر بار چھوڑ کر دوسری
جگہ جانے کا حکم ہو جاتا ہے۔ جب ہم لوگ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کو چھوڑ رہے
تھے تو ہماری آنکھوں میں اتنے آنسو تھے کہ جس کی تفصیل میں ایک کتاب
تیار ہو سکتی ہے رات کی تاریکی میں اللہ کا نبی صلعم مکہ چھوڑتا ہے۔ جب حدودِ
حرم کو بھی چھوڑ دیا تو آپ بار بار پیچھے دیکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے حرمِ
پاک دِل نہیں چاہتا کہ تجھے چھوڑ کر جاؤں مگر خداوندِ عالم کا حکم ہے وہاں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سُن کر پیغامِ خداوندی آیا کہ اے میرے نبی صلعم
آپ ایسی جگہ تشریف لے جا رہے ہیں جو آپ کے لئے مکہ مکرمہ سے بہتر
ہو گی۔ یہ خداوندِ عالم کا فرمان ہے۔ کہ مکہ مکرمہ میرے گھر سے بھی بہتر جگہ

مدینہ منورہ ہے جہاں سکونِ قلب ہی انسانی زندگی کو اتنا مسرور بنا دیتا ہے۔ کہ مجھ جیسے سیاہ کار لوگ بھی وہاں سے واپس نہیں آنا چاہتے۔ اِس حقیر فقیر اور ناکارہ انسان کو چار مرتبہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونے کا موقع ملا۔ ہر مرتبہ آٹھ آٹھ دن رہنے کا موقع ملا۔ مگر ہر بار دل میں یہی تمنّا رہی کہ کاش! تمام زندگی بھر اسی جگہ پڑا رہوں اور موت بھی مدینہ منورہ کی نصیب ہو جائے۔ یہ محبّت و عقیدت اس حقیر کو ہر سال بارگاہِ رسالتؐ میں لے جاتی ہے۔ حالانکہ میری مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ ہر سال مدینہ منورہ جاؤں۔ مگر پھر بھی خداوندِ عالم کی غیبی مدد ہر سال وہاں بارگاہ رسالتؐ میں حاضر ہونے کا موقع دے دیتی ہے۔ اِس لئے آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوں گے۔ باوضو صاف کپڑے خاموش طریقے سے باب السّلام یا باب عمرؓ یا باب جبرائیلؑ سے داخل ہو جائیے۔ سب سے پہلے اگر نماز کا وقت ہے تو نماز ادا کریں یا پھر دو نفل تحیتہ المسجد پڑھیں۔ پھر سیدھے بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہو کر دِل کی گہرائیوں سے درود و سلام پیش کریں:۔

السّلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ درود و سلام ہو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اَلسّلامُ آپ پر اے ٹوٹے ہوئے حجرے میں رہنے والے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔ درود آپ پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔ سلام آپ پر کہ جس کا ٹوٹا بوریہ بچھونا تھا۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔ درود آپؐ پر کہ جو گالیاں کھا کر بھی دُعائیں دیتے تھے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔ سلام آپؐ پر اے رنگ اور بُو کو مٹا دینے والے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ درود آپؐ پر کہ اے حبشی غلامؓ کو آقا بنا دینے والے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ سلام آپؐ پر اے شہنشاہ دو عالم احمدِ مختار سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ درود آپؐ پر اے محسنِ کائنات، اُمت کے دُولہا آخری پیغمبر۔ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ سلام آپؐ پر اے تمام نبوّت کا گیٹ بند کرنے والے۔ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ درود آپؐ پر کہ جو پہلے اور آخری نبیؐ ہوتے ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ سلام آپؐ پر کہ جس پر خداوندِ عالم بھی پڑھتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ درود آپؐ پر کہ ستر ہزار فرشتے قطاروں میں کھڑے پڑھ رہے ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ سلام قبول فرما اپنے ایک سیاہ کار اُمتی کا جو غلام ہے آپؐ کی نبوّت کا۔ درود پیش کرتا ہے آپؐ کی بارگاہ رسالتؐ میں آپؐ کا غلام شمشیر علی خاں راؤ بھی۔ سلام پیش کرتا ہے آپؐ کا یہ سیاہ کار اُمتی جس کے سر پر گناہوں کی گٹھڑی ہے۔ درود کے ساتھ درخواست کرتا ہے اے محسنِ کائنات سفارش و شفاعت میدان حشر کی؂

اے سیّد لولاک علماءِ کرام و حافظِ قران نیک بزرگ لوگ تحفے محبت لے کر بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوتے ہیں۔ مگر آپؐ کا یہ سیاہ کار غلام سوائے گناہوں کے اور کوئی چیز نہیں رکھتا۔ پھر بھی خداوندِ عالم کی ذات کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے کہ جو ہر سال محبت رسول اللہ صلعم کے صدقہ سے بارگاہِ رسالتؐ میں حاضری ہونے کی توفیق دے دیتا ہے جب نگاہیں جاتی ہیں حکم خداوندِ عالم پر جو فرماتا ہے کہ اگر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو کائنات کی کوئی چیز بھی پیدا نہ کی جاتی۔ پھر اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ اگر تمام دُنیا کے درختوں کی قلمیں بنا لی جائیں اور تمام دنیا کے سمندروں کو سیاہی (انک) بنا دیا جائے اور پھر یہ تمام اِنسان مِل کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف شانِ محبوب کو لکھیں۔ پھر وُہ تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے اور تمام درختوں کی قلمیں ختم ہو جائیں اور پھر سات مرتبہ تمام سمندروں اور درختوں کو پھر تیار کیا جائے پھر بھی محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے معیار کے مطابق تعریف نہ لکھی جائے گی۔ وُہ پاک ہستی جس کے صدقہ میں حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اے اللہ غفور الرحیم قادرِ مطلق مجھے صرف محمدؐ رسول اللہ کے صدقہ سے بخش دے۔ میرا گناہ معاف کر دے پھر جبّار و قہار کائنات کا مالک فرماتا ہے کہ اے آدمؑ تم کو کیسے معلوم ہوا ہے۔ محمد رسول اللہ صلعم کا نام، آدم علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔ کہ میں جب ایک مرتبہ بارگاہ خداوندی میں دیدار حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا وہاں میں نے دیکھا کہ عرش پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھا ہوا ہے میں نے سوچا۔ کہ وہ پاک نام ہی ہو سکتا ہے جو خداوندِ عالم کے نام کے ساتھ ملا ہُوا ہے۔ اُس وقت دُنیا نہ تھی۔ کوئی چیز زمین آسمان دریا پہاڑ نہ تھے۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور موجود تھا۔ اِتنے بڑے جلیل القدر پیغمبر آخر الزمانؐ کی شان میں مجھ حقیر جیسا اَن پڑھ جاہل بے عمل انسان کیا لکھ سکتا ہے۔ بس مثال یوں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام جب مِصر میں نیلام ہو رہے تھے۔ ایک بوڑھی مائی سوت کا دھاگہ لئے دوڑی دوڑی جا رہی تھی۔ کسی بزرگ نے پوچھا کہ مائی اتنی تیز کیوں دوڑ رہی

ہو۔ کیا یوسف علیہ السلام کو تاگہ سوت کے بدلہ میں خریدنا چاہتی ہو مائی نے جواب دِیا کہ بزرگ ارادہ میرا ہے کہ میں یوسف علیہ السلام کو خرید لوں مگر مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس تاگہ سوت کے بدلہ میں یوسف علیہ السلام میں ہرگز نہیں خرید سکتی۔ اتنا ضروری ہے کہ کل میدان حشر میں اللہ تبارک تعالیٰ کے سامنے عرض کروں گی۔ کہ میں بھی یوسف علیہ السلام کی خریدار تھی گو میں خرید نہ سکی۔ لبس یہی حالت اس حقیر شمشیر علی خاں کی ہے۔ جس کے پاس علم عقل سرمایۂ عمل تو کچھ نہیں مگر اپنی کم علمی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کتاب لکھنی شروع کر دی ہے۔ لبس تمنا یہی ہے کہ کل جب میدانِ حشر میں صحابۂ کرامؓ اور دیگر بزرگ حضرت امام ابو حنیفہؒ و امام احمد حنبلؒ اور امام صادق و امام مالک جیسے بزرگ سید عبدالقادر جیلانیؒ جیسے بزرگ اپنے اپنے علم عقل کے مطابق عرض کریں گے کہ ہم نے حدیث شریف کا ترجمہ کیا اور شانِ محبوبؐ میں اعلےٰ اعلےٰ لٹریچر پیش کیا وہاں یہ سیاہ نامہ اُمتی بھی کہہ دے گا۔ کہ اے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم علم عقل دماغ عمل تو بالکل خالی ہے۔ مگر اتنا ضروری ہے کہ میں اُس بوڑھی مائی کی طرح ہوں جو یوسف علیہ السلام کو صرف سوت کا تاگہ کے بدلہ میں خریدنا چاہتی تھی۔ شمشیر علی خاں صرف خداوند عالم کے بھروسہ پر آپؐ کی شفاعت چاہتا ہے۔ کہ میرا نام بھی سیرت نبویؐ لکھنے والوں میں آجائے۔ اتنے بڑے جلیل القدر نبیؐ کی شان کیا ہے۔ آج یہ دُنیا گمراہی تباہی کی طرف اتنی جارہی ہے کہ لالچ طمع عیش وعشرت کے لئے اتنے بڑے پیغمبرؐ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے شیطان کو نبیؐ بنا کر کھڑا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسرائیل کا وجود عرب قوم کے لئے زہریلا سانپ ہے جو ہر وقت

ڈنک مارتا رہتا ہے۔ عربوں کے دِل ودماغ پر اُسی طرح پاکستان کیلئے مسئلہ کشمیر ہندوستان کی ہٹ دھرمی ہے۔ اور مرزا قادیانی کا فتنہ ہے کفّار قادیانی فرقہ چاہتا ہے۔ کہ ربوہ میں دارالحکومت بنے مرزائی حکومت بن جائے۔ تاکہ مسلمانوں کو اُسی زہریلے سانپ کی طرح ڈنک مارنے کا موقع ملے۔ اسرائیل عرب قوم کا دشمن ہے۔ فتنہ مرزائی، قادیانی، پاکستانی مسلمانوں کا دشمن ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری امداد فرمائے۔

مدینہ منورہ کی پوری بستی رحمتِ خداوندی کی ایک نشانی ہے۔ جس طرح آپ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے دِل کو اطمینان دیتے ہیں اُسی جگہ آپؐ کے پہلو میں دو اسلام کے شیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر آرام فرما ہیں۔ جب آپ مدینہ منورہ میں قیام کریں گے تو ہر روز روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کرتے رہیں۔ پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ دُربار میں حاضری دے کر یہ دعا پڑھیں:۔

بارگاہِ رسالتؐ

حضور اقدس صلعم کے چہرہ مبارک کے سامنے یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا هٰذَا الشَّرِیْفِ بَیْنَ یَدَیْ سَیِّدِنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا هَمًّا یَا اللّٰهُ اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا عَیْبًا اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَلَا مَرِیْضًا یَا اللّٰهُ اِلَّا شَفَیْتَهٗ وَعَافَیْتَهٗ وَ لَا	اے اللہ! ہمارے اس مقدس مقام میں ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی گناہ ہو جائے یہ اُسے بخش دیں۔ اور نہ کوئی فکر چھوڑیں مگر یہ کہ اُسے مٹا دیں اور نہ کوئی عیب چھوڑیں یا اللہ مگر یہ کہ اُس پر پردہ ڈالدیں اور اے مولیٰ کوئی بیمار باقی نہ

مُسَافِرًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا نَجَّيْتَهٗ وَلَا غَائِبًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا رَدَدْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا يَا اَللّٰهُ اِلَّا خَذَلْتَهٗ وَ دَمَّرْتَهٗ وَلَا فَقِيْرًا يَا اَللّٰهُ اِلَّا اَغْنَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً يَا اَللّٰهُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا ۔

رہے مگر یہ کہ اسے شفا اور عافیت عطا فرمائیں اور اے مولا کوئی مسافر باقی نہ رہے مگر یہ کہ اسے سفر کی تکلیف سے نجات دیں اور نہ کوئی گھر سے گم ہو مگر یہ کہ اسے واپس لوٹا دیں۔ اور اے مولیٰ نہ کوئی دشمن رہے مگر یہ کہ اسے ذلیل و خوار کر دیں اور ہلاک کر دیں۔ اور نہ کوئی فقیر رہے مگر یہ کہ اُسے غنی کر دیں۔ اور اے مولا ہماری دُنیا اور آخرت کی حاجتوں میں سے کوئی ایسی حاجت جس میں ہماری بھلائی ہو باقی نہ رہے۔ مگر یہ کہ اُسے پورا اور آسان فرما دیں ۔

٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭

اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ تَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا وَرُدَّ غُرْبَتَنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَاَوْلَادِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ مَسْتُوْرِيْنَ وَجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

یا اللہ ہماری حاجتیں پوری فرما دیں اور ہمارے کام آسان فرما دیں اور ہمارے سینے کھول دیں اور ہماری یہ زیارت قبول فرمالیں اور ہمارے خوف کو امن سے بدل دیں اور ہمارے عیوب پر پردہ ڈال دیں اور ہمارے گناہ معاف فرما دیں۔ اور تکلیف دور فرمائیں۔ اور ہمارے اعمال کا نیکیوں پر خاتمہ فرمائیں اور لوٹا دیں ہمارے مُسافروں کو ہمارے اہل و اولاد میں صحیح سالم خوشحالی اور پردہ پوشی کے ساتھ اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالیجئے جن کے لئے دُنیا اور آخرت

وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

ہیں کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے
اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم
فرمانے والے ⁂

پھر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے یہ دُعا پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ
اِيْمَانًا كَامِلًا ثَابِتًا تُبَاشِرُ بِهٖ
قَلْبِیْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ
اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ
لِیْ وَعِلْمًا نَافِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا
وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّ
وَلَدًا صَالِحًا وَّ
رِزْقًا وَاسِعًا وَّ
حَلَالًا طَيِّبًا وَّ
تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ
صَبْرًا جَمِيْلًا وَّ
اَجْرًا عَظِيْمًا وَّ
عَمَلًا صَالِحًا
مَقْبُوْلًا وَّ
تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا نُوْرَ النُّ
وْرِ يَا عَالِمَ مَا فِی
الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ وَجَمِيْعِ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو
مجھے عطا فرما وہ ایمان جو کامل ہو یا پائیدار
ہو۔ جس کی وجہ سے تو میرے دل میں سما
جائے۔ اور ایسا یقین عطا فرما کہ میں سمجھ
لوں کہ مجھے صرف وہی پہنچے گا۔ جو تو نے
میری تقدیر میں لکھدیا ہے۔ اور (عطا فرما)
نفع بخش علم، ڈرنے والا دل (تیرا)، ذکر کرنے
والی زبان اور نیک اولاد، اور روزی افراط
کے ساتھ، حلال اور پاک اور توفیق بخش
سچی توبہ، بہتر صبر، ثواب عظیم اور نیک
عمل کی جو مقبول ہو اور ایسی تجارت کی جس
میں کبھی گھاٹا نہ ہو اور اے
نوروں کے نور
اے
دلوں کا حال جاننے والے
مجھے اور تمام
مسلمانوں کو

الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ	اندھیروں سے
اِلَى النُّوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	نکال کر نور کی طرف پہنچا دینا
وَتَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ	دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
بِالصّٰلِحِيْنَ ۞	اور مجھے اسلام کی حالت میں موت دے
بِرَحْمَتِكَ	اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما۔ اپنی
يَا	رحمت سے۔ اے سب رحم کرنیوالوں سے
اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞	زیادہ رحم کرنے والے اے سب جہانوں
	کے پالنے والے

٭ ٭ ٭

اِس کے بعد آپ روضۂ اطہر کے والی کے سامنے یعنی چہرہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پڑھیں :۔

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَرْوَرِ كَائِنَات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَحْبُوْبِ خُدَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

اگر آپ مزید کوئی درود و سلام پڑھنا جانتے ہیں تو وہ پڑھیں پھر آپؐ کے چہرہ مبارک سے اگلی جالی پر تشریف لائیں جو کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے وہاں کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھیں :۔

ابو بکر صدیقؓ کے سامنے یہ دُعا پڑھیں :۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِدِّيْق اكبرؓ ۞

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اے اُمّتِ محمدیؐ کے اعلےٰ بزرگ ۞

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یارِ غار بنی صلعم +

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر +

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا وزیر اعلےٰ خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ +

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا ہمارے پیارے بزرگ جنہوں نے مال جان اولاد قربان کردی محبت رسول اللہ صلعم پر +

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے ابو بکر صدّیقؓ آپ کی زندگی نے وہ عملی نمونہ پیش کیا جس کی مثال نہیں +

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے یارِ نبی صلعم روضۂ اطہر میں آرام کرنے والے سیّدنا صدیق اکبرؓ +

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے میدان حشر و جنت الفردوس میں دوست بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے +

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے والد بزرگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے +

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے میرے رُوحانی باپ صدیق اکبرؓ امامِ اعلےٰ جماعت اہل سنّت کے +

سلام قبول فرمایئں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شمشیر علیخاں راؤ کا جو آپؓ کے چہرہ مبارک کے سامنے کھڑا آنسو بہا رہا ہے اے اللہ کروڑ کروڑ رحمتیں نازل فرما ابو بکر صدّیقؓ پر +

حضرتِ عُمر رضی اللہ تعالےٰ عَنہُ کے چہرہ مبارک کے سامنے یہ دُعا و سلام پڑھیں :-

حضرتِ ابو بکر صدّیقؓ سے صرف ایک گز کے فاصلہ پر جناب حضرتِ عمرؓ بن خطاب آرام فرما ہیں۔ خدا کی لاکھ لاکھ کروڑ کروڑ رحمتیں نازل

ہوں اُن بزرگوں پر جنہوں نے دین کا حق ادا کر دیا +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا عُمرؓ بن خطابؓ وزیر و خلیفہ دوم +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے امیر المؤمنین عمرؓ بن خطاب +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے اسلام کے شیر اسلام کی حدود کے پھیلانے والے حضرتِ عمرؓ +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر عمرؓ بن خطاب +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے رات کی تاریکی میں بھیس بدل کر امت محمدی کے نگہبانی کرنے والے +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے رنگ و بُو کو مٹا کر حضرتِ بلالِ حبشیؓ کو آقا کہہ کر پکارنے والے +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں سے اسلام قبول کرنے والے +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے حرم پاک میں پہلی اللہ اکبر کی آواز دینے والے +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے عمرؓ بن خطاب آپ کی زندگی کا وہ نمونہ ہے جس پر غیر مسلم اقوام بھی عملاً عمل پیرا ہیں +

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اے ہمارے آقا صلعم کے پہلو میں آرام کرنے والے +

مجھ سیاہ کار شمشیر علی خاں راؤ کی طرف سے سلام و درود قبول فرما اے عمرؓ بن خطاب +

اب آپ مسجد نبویؐ کے ان مقدس مقامات پر جا کر زیارت کیجئے

۱ - اسطوانہ حنانہؓ +

۲ - اسطوانہ عائشہؓ +

۳ - اسطوانہ توبہ ابی لبابہؓ ٭

۴ - اسطوانہ سریر ٭

۵ - اسطوانہ جبرائیل علیہ السلام ٭

۶ - اسطوانہ وفود ٭

۷ - اسطوانہ حرس ٭

۸ - اسطوانہ تہجّد ٭

۹ - روضۃ مِن ریاض جنّت ٭

یہ وہ ستون ہیں جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات ہیں ٭

۱- اسطوانہ حنانہ - وہ پیارا ستون ہے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس جگہ ایک کھجور کا درخت تھا۔ جب نیا منبر بنا تو یہ درخت انسانوں کی طرح زار زار رویا۔ کہ اے اللہ کے نبی صلعم اب مجھ پر کوئی خطبہ نہ پڑھا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں بارگاہِ خداوندی میں دُعا کروں کہ تم ہر وقت سرسبز رہو اور میری امّت تمہارا پھل کھائے یا تم میرے ساتھ جنت الفردوس میں جانا پسند کرتے ہو۔ اس درخت نے نبی صلعم کے ساتھ جنّت میں جانا پسند کیا۔ اب یہ ستون کھجور کی قسم کا ہے۔ اصل درخت کو اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنے محبوب کے ساتھ ہی تبدیل کر دیا ہے۔ جنت الفردوس میں جب میری نگاہیں اس مبارک ستون پر جاتی ہیں اور پھر وہی گنہگار نگاہیں اپنے گناہوں پر جاتی ہیں تو غیرت و شرم سے گردن جھک جاتی ہے۔ کہ آج ہم صرف زبانی دعوے کرتے ہیں محبّت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے عملی زندگی خالی ہے +

۲- اُسطوانہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

یہ وہ جگہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد نبوی میں ایک ایسی مبارک جگہ ہے جس کے متعلق اگر میری اُمّت کو پتہ چل جائے کہ اس جگہ نماز پڑھنے کا کتنا بڑا ثواب ہے تو میرے صحابیؓ اور میری اُمّت وہاں نماز پڑھنے کے لئے قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ اُس جگہ کے متعلق جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا سے تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو وہ جگہ بتائی تھی۔ آج ہم لوگ بھی اُسی طرح باری باری اُس جگہ نماز ادا کرتے ہیں۔

اے خداوندِ عالم اِس مبارک ستون پر ہماری دعائیں قبول فرما۔ امین +

۳- اسطوانہ ابی لبابہؓ

۔یہ وہ ستون ہے کہ ایک صحابی ابی لبّابہ نے نبوّت کا راز یہودیوں کی معرفت کفارِ مکہ کو بتا دیئے تھے۔ جس کی اطلاع فوراً جبرائیل علیہ السلام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ یہ راز ظاہر ہوگیا۔ اُس صحابیؓ نے اپنے بدن کو اس ستون سے رسی کے ساتھ جکڑ دیا اور عہد کر لیا تھا کہ جب تک خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں سے مجھے نہیں کھولیں گے۔ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس بزرگؓ کی دعائیں براہِ راست اللہ پاک نے آسمانوں پر سُنیں اور جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم لے کر آئے کہ اے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور ابی لبابہؓ کو کھول دیجئے اُن کا قصور معاف کر دیجئے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ابی لبابہؓ کو ستون سے کھولا۔ کاش وہ انسان یہ سیاہ کار ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے مبارک ہاتھ ایک مجرم کو کھول رہے ہیں۔ اگر اس وقت کا کوئی بزرگ ہوتا۔ تو اپنی عقلمندی اور تدبّر سے غلط بہانے کر کے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ مگر صحابہؓ کرام اپنے جرم کو صاف مان جاتے اور صاف صاف بات عرض کر دیتے۔ اِس لئے تو صحابہؓ کرام کا درجہ دُنیا کے انسانوں کو نہ مل سکا۔ جب میری نگاہیں اپنی زندگی پر جاتی ہیں تو گردن جُھک جاتی ہے۔ کہ ہم لوگ اپنے بُرے اعمالوں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں جس میں اکثر جھوٹ بھی بول دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام کی زندگی پر عمل کرنے میں اپنی نجات مل سکتی ہے۔

۴۔ **اسطوانہ حریر:۔** اس جگہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے۔ جب نگاہیں اُس پاک جگہ پر جاتی ہیں۔ جہاں سرورِ کائنات خود عبادت کرتے تھے۔ آج مجھ جیسے سیہ کار انسان کو بھی وہ جگہ دیکھنی نصیب ہو گئی ہے۔

۵۔ **اسطوانہ جبرائیل علیہ السلام:۔** وہ جگہ ہے جہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام وحیِ الٰہی لے کر بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوتے تھے۔ اور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتے تھے۔ دِل میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام پیغامِ خداوندی اللہ تعالےٰ کے آخری نبی صلعم کو دے کر آسمان پر جا رہے ہیں۔ کِتنی مبارک جگہ ہے کِتنی مبارک ہستی ہے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جن کے متعلق فرمانِ خداوندی ہے کہ جس نے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی اُس نے میرے ساتھ محبت کی۔

۶-اسطوانہ وفود :- وہ مبارک جگہ ہے جہاں باہر سے آنے والے وفد آکر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم فیض حاصل کرتے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھ کر باہر سے آنے والوں کے ساتھ بات چیت فرماتے تھے۔ اسی جگہ اشاعت دین کا کام بھی کرتے جو کہ پہلا ملاقاتی مقام ہوتا۔ پھر اسلام قبول کرنے والوں کو مزید معلومات دی جاتیں۔

۷-اسطوانہ حرس :- وہ جگہ ہے جب کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک حجرے میں تشریف لے جاتے تو کوئی صحابیؓ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے پہرہ دینے کو کھڑا ہو جاتا۔ اصلی محبت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک ہم صرف صحابہؓ کرام کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔

۸-اسطوانہ تہجد :- یہ مبارک جگہ ہے جہاں محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رات کی تاریکی میں تہجد کی نماز ادا کرتے تھے اور تمام رات عبادت کرتے کرتے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا تھا۔ جس کے متعلق حضرتِ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپؐ اتنی لمبی عبادت کیوں کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ میں اللہ تعالےٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۹-روضۃ من ریاض الجنت :- وہ جگہ ہے جس کے متعلق فرمانِ نبویؐ ہے کہ میرے گھر اور منبر نبویؐ کے درمیان وہ جگہ ہے۔ جس کا درجہ جنت کی کیاریوں کے برابر ہے۔ یعنی جنت کا ٹکڑا ہے۔ اس جگہ آج بھی ہم کھڑے ہو کر سکون قلب سے مسرور ہو جاتے ہیں۔

پوری کائنات میں صرف جنت کا ٹکڑا ہونے کا شرف صرف روضۃ

من ریاض الجنّت کو ہے۔ اس مبارک جگہ پر بہت زیادہ ہجوم ہوتا ہے ہر انسان چاہتا ہے کہ میں بھی اس جنّت کے ٹکڑے میں کچھ دیر قیام کرسکوں کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہر وقت روضتہ من ریاض الجنت میں گھومتے ہیں۔ اس جگہ ہم کھڑے ہو کر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔ آپؐ کے ساتھ ہی دوسری دو جالیاں ہیں۔ پہلی حضرتِ ابو بکر صدیقؓ کے چہرہ مبارک دوسری حضرتِ عمرؓ کے چہرہ مبارک کی جالی ہے *

چبوترا اصحاب صُفہ :۔ وہ جگہ ہے جہاں 70 صحابیؓ صفہ رات دِن علمِ دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھتے اور اُس کو یاد کر کے پوری امّت کے لئے علمِ دین کا صدقہ جاریہ جاری کرتے تھے وہ تمام بزرگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔ میزبان بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہمان بھی ۷۰ اصحابِ صفہ تھے جن کے متعلق قرانِ مجید میں فرمانِ خداوندی ہے کہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم دن رات کے وقت اِن بکھرے ہوئے بالوں والے بزرگوں کے پاس بھی تشریف رکھا کریں شان دیکھئے کہ محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمان خداوندی ہے۔ کہ اپنی امّت کے اصحابِ صفہ کے پاس بیٹھا کیجئے۔ پھر فرمایا کہ یہ بکھرے ہوئے بالوں والے اگر کسی چیز کی قسم کھالیں تو اللہ تعالےٰ اُن کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ کیونکہ اُن کی زندگی خالص اللہ تبارک تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تھی۔ اسلامی زندگی کے مختلف شعبہ جات ہیں ہم اپنے اُن کم عقل دوستوں کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اُٹھانے کی غرض سے ذیل میں اسلامی زندگی کی ہلکی سی جھلک پیش خدمت کرتے

ہیں۔ جب دین کو پھیلانے کی غرض سے اشاعت علم اشاعتِ قرانِ مجید و حدیث نبوی کی ضرورت تھی تو صحابۂ کرامؓ کی وہ جماعت قائم تھی۔ جن کا نام اصحابِ صفہ کی جماعت ہے وہ صرف علمِ دین پھیلا کر اشاعتِ دین کا کام کرتے تھے۔ جو علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھتے وہی علم دوسرے لوگوں تک پہنچا دیتے تھے۔ یہ حدیث سے ثابت ہے کہ تبلیغ دین کا کام اشاعت لٹریچر سے بھی بہت اُونچے معیار پر ہو سکتا ہے۔ بڑے بڑے مردہ دِل لوگوں کو اچھی قسم کا لٹریچر پڑھنے سے اسلامی زندگی پر چلنا آسان ہو گیا ہے۔ ہمارے مشن کی چند ایک ایسی کتابیں ہیں جنکو پڑھ کر کئی گمراہ لوگ شراب اور زنا کاری سے توبہ کر گئے۔ جس کا ہمارے پاس بیّن ثبوت موجود ہے۔ اصل بات یہ ہے جو صاحب بچّوں کو علمِ دین پڑھاتا ہے وہ بھی اشاعتِ دین اور صدقہ جاریہ ہے۔ جو صاحب چل کر اشاعتِ دین کرتا ہے۔ لوگوں کے گھروں میں جا کر اشاعتِ دین کرتا ہے وہ بھی تبلیغ دین ہے۔ جو صاحب مسجد میں صرف اذان دیتا ہے یا امامت کراتا ہے وہ بھی اشاعتِ دین کا کام کرتا ہے۔ جو صاحب اسلامی لٹریچر چھپوا کر تقسیم کرتا ہے وُہ بھی اشاعتِ دین کا کام ہے۔ جو صاحب حضرت مولانا محمدؒ الیاس صاحب دہلوی کے چھ نمبروں کی تبلیغ کرتا ہے وہ بھی اشاعتِ دین ہے کیونکہ وہ سنت نبویؐ کے مطابق نمبر کئے گئے ہیں +

آج اس مادہ پرستی کے دور میں جو صاحب تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا کام کرتا ہے وہ سب سے بڑا صدقہ جاریہ ہے کیونکہ آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اسلام کے دشمن مرزائیت کے رُوپ میں۔ پرویزیت کے رُوپ میں عیسائیت یہودیت کے رُوپ

میں دینِ فطرت کو ختم کرنے پر کروڑوں پونڈ خرچ کر رہے ہیں جس انسان نے ختم نبوّت کی حفاظت کی اُس نے پورے دین کی حفاظت کی۔

کلمۂ اوّل، نماز، روزہ، حج بیت اللہ، زکوٰۃ یہ تمام عبادات صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کے ارد گرد گھومتی ہیں۔ اگر ختم نبوّت کے عقیدہ کو نہ مانا جائے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، عبادات، خیرات، صدقہ کوئی چیز بھی قابلِ قبول نہ ہوگی۔ پورا دین عقیدہ ختم نبوّت پر مبنی ہے۔

فرقہ قادیانی مرزائیت اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کو ختم کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوّت چلائی اس وجہ سے وہ اپنے انگریزی نبی کی جعلی نبوّت کو چلانے پر لاکھوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ آج پوری دُنیا کے مسلمان متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبیؐ ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ اسلام کا اصل بنیادی ستون ختم نبوّت ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے آخری نبی ہیں اُن کے بعد کوئی نبی ہرگز پیدا نہ ہوگا قران مجید قیامت تک کے لئے کافی ہے۔ قبلہ بھی ایک ہے مگر نہ جانے مرزائی طبقہ کو نئے نبی کی کیونکر ضرورت پڑی۔ دراصل یہ انگریز قوم کی پیداوار ہے۔ انگریز ہندوستان میں اپنی حکومت مضبوط کرنے کی غرض سے مسئلہ جہاد کو ختم کرانے کی غرض سے مرزا غلام احمد کو اپنی طرف سے روپیہ خرچ کر کے نبی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ مرزا غلام احمد ایک خط ملکہ وکٹوریہ کو لندن لکھتا ہے کہ اے پاک دل ملکہ تو خود زمین کا نور ہے میں آسمان کا نور ہوں۔ نور نور کو کھینچتا ہے۔ تیرے نور اور پاک وجود نے مجھے یعنی میرے نور کو آسمان سے زمین پر کھینچ لیا ہے۔ کیا شراب پینے والی ایک خدا کی جگہ

تین خدا ماننے والے۔ سُور خنزیر کا گوشت کھانے والی کے اندر پاک دِل اور پاک نُور ہوسکتا ہے۔ جو نبوّت ملکہ وکٹوریہ کے نور کی معرفت ملے گی۔ تو وہ خداوند عالم کی نبوّت نہ ہو گی۔ بلکہ شیطان کی تیار کردہ ہوگی پھر دوسرا خط ملکہ وکٹوریہ لندن کو لکھتا ہے۔ کہ اے پاک دل ملکہ میں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو بتا دیا ہے کہ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ برطانیہ حکومت کے پکّے خیرخواہ بن جائیں۔ اس دین کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ اور مرزا غلام احمد کو اور ملکہ وکٹوریہ کی غلامی میں ہے۔ آج ہم اُن اندھے دماغ والے مرزایوں کو بتاتے ہیں کہ کبھی ایسے لوگ بھی نبوّت کے قابل ہوسکتے ہیں۔ جن کی زبان پر سوائے جھوٹ کے اور کوئی بات ہی نہ آئے جو غیرمحرم عورتوں سے رات کی تاریکی میں بدن کی مرمت کرائے۔ بہنوں جیسی نامحرم عورتوں کو رات کے وقت اپنا بدن دبوانے پر مجبور کرنا ایسے کذّاب دجّال کو نبی بنا دینا کتنی بے حیائی ہے۔ دنیا کے لالچ طمع میں آکر انسان اپنے ایمان تک کو فروخت کر دیتا ہے +

افسوس ہے کم عقل انسانوں پر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے پاکیزہ پیغمبرؐ آخری کے مقابل ایک زناکار کذّاب دجّال کو نبی مان لینا کتنی حماقت ہے۔ انسان دُنیا کی چند روزہ زندگی کے لئے نہ جانے کتنے اچھے ایمان کو فروخت کر دیتا ہے۔ یہ دُنیا کی زندگی محلات عورتیں دولت عزّت خوبصورتی سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔ پھر ایسی فنا ہونے والی چیزوں کے پیچھے لگ کر ہم اپنی کروڑوں سالہ آخرت کی زندگی برباد کر رہے ہیں +

معاف کریں میرا خیال چبوترا اصحابؓ صفہ سے آگے چلا گیا تھا اُس چبوترہ اصحابؓ صفہ پر آج بھی سینکڑوں انسان قرانِ مجید اور حدیث نبوی کی

کی تلاوت کرتے ہیں۔ آج چبوترہ وہی ہے مگر وہ علم والے اصحابِ صُفہؓ نہیں ہیں۔ صحابی بزرگوں کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد تھا اشاعتِ دین آج ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے دولت جمع کر کے بنکوں میں رکھنا ہے پھر دعویٰ ہے محبت رسول صلعم کا۔ یہ زبانی باتیں ہیں جن کا حقیقت سے تعلق نہیں ہے۔

اب ہم روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تاثرات درج کریں گے کیونکہ پھر ہم مدینہ منورہ کے دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کا حال درج کریں گے۔

گنبدِ خضرا کے تاثرات

جب کوئی مسلمان اپنی زندگی بھر کی تمنائیں لے کر بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوتا ہے۔ اُس وقت جو خوشی محبت عقیدت اور اپنی آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ بس اُس تاثیر کا آنکھوں دیکھا حال یہاں درج ہے۔ جس طرح پوری دُنیا بھر کے مسلمان اپنے آقا سردار محبوب باپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے یثرب میں حاضر ہو کر اپنی تمناؤں کی جھولیاں رحمتِ خداوندی سے بھرتے ہیں۔ اُسی طرح یہ سیاہ کار انسان بھی اپنے کاروانِ حج کے ساتھ 1966 اور 1967 میں بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر ہوتا رہا ہے۔ جب ہم لندن سے بلجیم، جرمنی، آسٹریا، یوگوسلاویہ یونان، ٹرکی، شام، جارڈن ہو کر براستہ تبوک مدینہ منورہ پہنچے۔ تو سفر ۵۰۰۰ میل کا تھا۔ جو ہم نے بذریعہ کار کیا تھا۔ اتنی تکلیف لمبا سفر کرنے کا حالت دیکھئے۔ جب ہم بارگاہِ رسالتؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو

ہماری تمام تکالیف وتھکاوٹ دور ہوگئی- اور اب ہماری یہ حالت تھی کہ ہم ایک دوسرے کو بھول جانا چاہتے تھے- میرے تمام ساتھیوں کو مجھ حقیر سے یہ شکایت رہتی ہے کہ مدینہ منورہ پہنچ کر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وقت نہیں گزارتا- افسوس ہے مجھے اپنے ہم سفر دوستوں کے اِس اعتراض پر کہ جب کسی انسان کو اپنی سب سے زیادہ پیاری مل جاتی ہے تو اُس کو کتنی ومسرت ہوتی ہے- پھر جب اس حقیر سیاہ کار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے- پھر مجھے دنیا دار دوست تو کیا اپنی بیوی بچے عزیز رشتہ دار ہر چیز بھول جاتی ہے- میری اس غلطی کو میرے ہم سفر معاف کر دیا کریں- مدینہ منورہ میں میری حالت ایک نیم پاگل کی طرح ہو جاتی ہے اب ہم ۱۴ مارچ ۱۹۶۷ء کو صبح وہاں محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینۃ النبیؐ میں داخل ہوئے تھے- مدینۃ النبیؐ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا یثرب دل میں یوں محسوس ہوا- کہ مسجد نبوی صلعم سے حضرت بلالؓ حبشی کی اذان کی آواز آرہی ہے پھر یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ حضرت ابوذر غفاریؓ مسجدِ نبویؐ میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے جارہے ہیں- یہ صدیق اکبرؓ یہ عمرؓ بن خطاب دونوں وزیرا اپنے آقا نامدار حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر حضرتِ ایوبؓ انصاری کے گھر دعوت کھانے جارہے ہیں- جب کہ تینوں بزرگ کئی روز کی بھوک کی حالت میں حضرت ایوبؓ انصاری کے مکان پر تشریف لے جا رہے ہیں۔

مبارک ہوتی ہے وہ گھڑی جب مجھ جیسے سیاہ کار اُمتی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوتا ہے- اپنی محبت تڑپ اور اپنے دِل کی گہرائیوں کا حال اگر میں یہاں درج کروں تو قارئین کرام مجھ

ناکارہ کو پاگل و مجنوں تصوّر کریں گے - اپنی اس پاگل زندگی اور مجنون حالت کو تحریر کرنے کے لئے کہاں سے لفظ لاؤں - میرے پاس علم عقل نہیں کہ وہ پیارے الفاظ یہاں درج کروں - آج یہاں معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا والے انسان دولت عزّت محلات عیش و عشرت میں سکون تلاش کرتے ہیں مگر ہم نے غربت و افلاس اور سنّت نبوئیؐ پر عمل کرنے میں اطمینان کو پایا - وہاں ہر غریب امیر اپنی اصلی حالت کو بھول جاتا ہے - ہر انسان محبّت رسول اللہ صلعم میں غرق ہوتا ہے - جب میری نگاہیں گنبد خضرا پر جاتی ہیں دِل کو راحت سکون اطمینان ہو جاتا ہے - جب میرا تصور میرے ذلیل و خوار گناہوں پر جاتا ہے تو شرم غیرت و ندامت سے آنکھیں جھک جاتی ہیں +

اپنے ہاتھ اُٹھائے دِل کی گہرائیوں سے دُعا مانگی - کہ اے اللہ یہ روضہ اقدس تیرے حبیب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے - رحمتہ للعالمین محسن کائنات کے صدقہ کے طفیل اپنے اس سیاہ کار بندے کو موت مدینہ منورہ میں عطا فرما دیجئے تا کہ دیارِ حبیبؐ کا پیوند بن جاؤں اور کل میدانِ حشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُٹھایا جاؤں - اے اللہ محض اپنے فضل و کرم سے اپنے اس عاجز بندے سے اپنے دین کی اشاعت کا کام لے لیجئے کیونکہ جب آپ چاہتے ہیں تو ابابیل جانوروں سے ہواؤں سے دریاؤں سے اپنے دین کی بلندی کا کام لے لیتا ہے - یہ سیاہ کار تو تیرا غلام بندہ ہے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہے - اپنی رحمت سے ہمارے اس انٹرنیشنل اسلامی مشن کو پوری دُنیا میں پھیلا دے - کیونکہ آپ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے - آپ ہر چیز پر قادر ہیں - اے اللہ تبارک تعالےٰ آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزرگ لوگ تو بہت تحفے لے کر حاضر ہوتے

ہیں - مگر آپ کا یہ بندہ تو سوائے گناہوں کے کوئی چیز بھی ہمراہ نہیں لایا یہاں تیرے حبیبؐ کا روضۂ اطہر ہے - آپؐ کے دو پیارے خلیفوں کا جسم اطہر نبی صلعم کے ساتھ آرام فرما ہیں - اے اللہ! جس طرح آپ نے حضرت ایوب انصاریؓ پر اپنی رحمت کی بارش برسائی - اُسی طرح مجھ سیاہ کار کو بھی اپنے فضل و کرم سے ڈھانپ لے - اے دو عالم کے سردار! اے خاتونِ جنت کے باپ! اے حضرت حسنؓ و حسینؓ کے نانا جان! اے حضرتِ عباسؓ اور حضرتِ امیر حمزہؓ شہدائے احد کے بھتیجے اے سردار عبدالمطلب کے پوتے آمنہ اور عبداللہ کے لال آخری برحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس سیاہ کار اُمتی شمشیر علی خاں کو قیامت کے دِن بھول نہ جانا - اے خدیجۃ الکبریٰؓ حضرتِ عائشہ صدیقہؓ حضرتِ میمونہ حضرتِ صفیہ رضی اللہ تعالے عنہا کے شوہر نامدار آج دربار رسالت سے حضرت ابو ہریرہ ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ ابو سعید خدری، انس بن مالکؓ، ابو ذر غفاریؓ سلمان فارسیؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور شہدائے اُحد کی زندگی یاد آرہی ہے - کاش اُن پاکیزہ بزرگوں کے پاؤں کی گرد ہی اس دُنیا کے کُتے پر پڑ جاتی +

اے خداوندِ عالم کے آخری برحق نبی صلعم اے اللہ پاک کے لاڈلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس سیاہ کار اُمتی شمشیر علی خاں کو قیامت کے دن نہ بھولنا - جب کہ پچاس ہزار سال کا ایک دن ہوگا - ہر انسان نفسی نفسی پکارتا ہوگا - ہر ایک انسان کو اپنی اپنی نجات کی فکر ہو گی اُس وقت جہاں نیک لوگوں کی آپؐ شفاعت کریں گے - وہاں اپنے اس سیاہ کار امتی کو نہ بھولنا

اے محسنِ کائنات برحق نبیؐ اے انصار اور مہاجرین میں اخوت کا رشتہ قائم کرانے والے غلاموں کو آقا بنانے والے خداوندِ عالم کی کروڑ

کروڑ رحمتیں نازل ہوں آپؐ کے جسمِ اطہر پر +

آپؐ کے دربارِ رسالتؐ سے، قیامت کا منظر نظر آ رہا ہے آپؐ کی اس پیاری بستی میں سکونِ قلب ہی سکونِ قلب نظر آتا ہے۔ ہم جیسے سیاہ کار لوگ جو انگلستان و یورپ میں بستے ہیں۔ جہاں سکون و راحت کے لئے نیند کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں۔ اُن مردہ دلوں کو بھی سکون و اطمینان نصیب ہو جاتا ہے۔ آپؐ کے یثرب میں آج پوری کائنات بے چینی کے سمندر میں غرق ہو چکی ہے۔ صرف آپ کے مدینہ منورہ میں سکونِ قلب کے چشمے جاری ہیں۔ دِل نہیں چاہتا کہ تیرا در چھوڑ کدھر جاؤں۔ تیرا در چھوڑ کر کدھر جائے غریب۔ اس دُنیا کی بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری۔ گو ہجوم زیادہ ہے۔ لوگ دھکے دیتے ہیں پھر بھی دل میں سکون و اطمینان ہے دل نہیں چاہتا کہ روضۂ اقدس کو چھوڑ کر باہر جاؤں +

رقابت گو بُری شئے ہے مگر اپنی یہ حسرت ہے کہ زمانہ مبتلائے محبت سیّد ابرار ہو جائے۔ اے انسانو! نظر اُٹھا کر دیکھو یہ دونو پہاڑوں کے گُنبد خضرا کا نقشہ جو کہ پہاڑوں کی قطاروں کے درمیان منظرِ جنت پیش کر رہا ہے۔ ایک طرف میدانِ اُحد ہے دوسری طرف میدانِ خندق ہے درمیان میں یہ نیلا گنبد ہے جس پر رحمتِ خداوندی کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے ستر ہزار فرشتے آسمانوں سے اُتر کر گُنبد خضرا کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں ایک لاکھ اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجوم ہے۔ تمام فرشتے اور ایک لاکھ انسان اپنی زبان سے پڑھ رہے ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلوٰۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آج جو ستر ہزار فرشتے بارگاہِ رسالتؐ میں درود و سلام پیش کر رہے ہیں وہ کل نہ ہونگے بلکہ

نئے فرشتے ہوں گے۔ پہلوں کی باری قیامت تک نہ آئے گی۔ اسی طرح رات دن درود و سلام جاری رہتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر کیا شان ہے۔ محسنِ کائنات حبیب خدا کی۔ سچ تو یہ ہے :۔

بزمِ کونین نمائش ہے آپ کی ساری
حق نے یہ بزم آپ سے ہی تو سنواری ساری

خداوند عالم اور اس کے فرشتے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اِن پہاڑوں کی قطاروں کے درمیان کو دیکھئے کہ اسی راستے سے ایک بار محسنِ کائنات کی سواری گئی اسی منزل سے اسلام کے دولہا احمد مختار رحمتہ للعالمین گزرے یہ فضا کی دِل کشی بادِ صبا کے پیارے جھونکے اور ہوا کی دل آویزی اسی وجہ سے ہے کہ اس مبارک راستہ سے نبی صلعم کا گزر ہوا تھا یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ اس مبارک جگہ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کرام آرام فرما ہیں +

آہستہ برگ بہ فشاں برمزارِ ایں - بس نازک است شیشہ دل در کنارِ ایں

اے یثرب کی بادِ صبا آہستہ چل۔ یہاں آرام فرما ہیں دو جہان کے مالک صلی اللہ علیہ وسلم +

اے مدینہ طیبہ کی ہوا کے جھونکو ذرا دھیرے دھیرے گزرو اس پاک بستی پر سے جہاں پوری کائنات کی دولت آرام فرما ہے جہاں رات دِن رحمت برستی ہے +

اے بادِ صبا جب کھجوروں کے تنوں سے گزر کر روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوپر سے گزر ہوتا ہو گا۔ تو دِل چاہتا ہو گا کہ اب یہاں ہی قیام کروں۔ مگر فرمانِ خداوندی ہوتا ہے۔ کہ گزر جاؤں +

اے رحمت کی ہواؤ گزر جاؤ دل زبان پر درود و سلام کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے دِل میں محبّت اور جدائی کے صدمے باقی رہ جاتے ہیں +

اے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خداوندِ عالم کی کروڑ کروڑ رحمتیں نازل ہوں آپؐ پر اور آپؐ کے دونو وزیروں پر جو آپؐ کے پہلو میں آرام فرما رہے ہیں +

خدا کی کروڑ کروڑ رحمتیں نازل ہوں آپؐ کے صحابہ کرامؓ پر جنہوں نے آپؐ کے دین اور محبت کا حق ادا کر دیا۔ جان مال اولاد ہر چیز قربان کر کے آپؐ کے صحابہؓ نے اشاعتِ دین کا حق ادا کیا ہے +

میرے پاس الفاظ نہیں علم عقل دماغ نہیں کہ آپؐ کی شان میں کچھ عرض کر سکوں یہ کج مج الفاظ درج کر رہا ہوں۔ شاید کوئی بندۂ خدا اس حقیر سی محنت سے فیض حاصل کر سکے +

سلام ہو آپؐ پر اے سیّد لولاک صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کے صحابہؓ نے جو زندگی کا معیار ہمارے سامنے پیش کیا ہے اُس کی مثال آج کائنات میں نہیں ملتی دِل نہیں چاہتا کہ روضۂ اقدسؐ کو چھوڑ کر جاؤں مگر ابھی آپؐ کے پیارے صحابۂ کرام کے مقدس مقامات کی بھی زیارت کرنی ہے چند گھنٹوں کے لئے اب رخصتی چاہتا ہے یہ آپؐ کا حقیر غلام السلام علیکم +

اب انشاء اللہ نماز ظہر کے وقت 6 بجے پھر ملاقات کے لئے حاضر ہوں گا اب اجازت دیجئے :۔

بارگاہ رسالت والے صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا یہ خادم اب آپ کے صحابۂ کرام کی زیارت کی غرض سے جنت البقیع میں حاضر ہونا ہے۔ السّلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم +

جنت البقیع

مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جس میں ہمارے آقا سیدنا حضرت عثمان غنیؓ، حضرت حسنؓ ازواجؓ مطہرات اور مندرجہ ذیل بزرگ آرام فرما ہیں اس قبرستان کے متعلق حدیث نبوی ہے کہ قیامت کے دن ایک ایک قبر سے ستر ستر ہزار نیک بزرگ ایسی حالت میں اُٹھائے جائیں گے جن کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی نورانی روشنی کی طرح ہونگے۔ اور وہ تمام بزرگ بلاحساب وکتاب جنت الفردوس میں داخل ہوں گے۔ اِس مبارک قبرستان میں ہمارا سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رات کو جایا کرتے تھے اس مبارک قبرستان میں ان بزرگوں کے مزارات ہیں:۔

۱۔ حضرت عثمان غنیؓ ۔ دو نور والے خلفاءِ راشدین کے تیسرے خلیفہ

۲۔ ازواجِ مطہراتؓ ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۹ بیویاں بمع حضرتِ عائشہ صدّیقہ کے۔ خدیجۃ الکبریٰؓ مکہ مکرمہ جنت المعلیٰ میں آرام فرما ہیں باقی تمام مدینہ منورہ میں۔

۳۔ حضرت فاطمہؓ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لختِ جگر پیغمبر صلعم خاتونِ جنت۔

۴۔ حضرت امام حسنؓ بن علیؓ نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۔ حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۔ حضرتِ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

۷۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں حضرت حمزہؓ کی ہمشیرگاں۔

۸۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی حلیمہؓ سعدیہ جس نے حضور صلعم کو دودھ پلایا تھا۔

۹ - حضرتِ علیؓ کی والدہ محترمہ +

۱۰ - سیّدنا ابو سعیدؓ خدری +

۱۱ - عقیل بن ابو طالب حضرت علیؓ کے بھائی +

۱۲ - عبید بن خیارؓ +

۱۳ - اُمّ کلثوم - زینبؓ بی بی +

۱۴ - دس ہزار صحابۂ کرام بھی اس قبرستان میں آرام فرما ہیں +

۱۵ - حضرت امام زین العابدؓین +

۱۶ - امام جعفرؓ +

۱۷ - امام باقرؓ +

۱۸ - امام مالکؒ +

۱۹ - امام شافعیؒ +

۲۰ - امام نافعؒ مدنی +

۲۱ - حضرت اسماعیلؒ بن امام جعفرؓ +

اُن کے علاوہ انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کے سرپرست و ہمدرد دوست ڈاکٹر عبدالرحمان خاں امیر اعلےٰ انٹرنیشنل اسلامی مشن اِنگلستان +

۲۲ - حاجی وجیہہ الدین خان بہادر کراچی سرپرست انٹرنیشنل اسلامی مشن انگلستان +

۲۳ - سیّد بدر عالم میرٹھی سرپرست اسلامی مشن انگلستان یہ راؤ شمشیر علی خاں کے خاص بزرگوں میں سے تھے۔ ہم چند دوستوں کی تمنا ایک ہی تھی کہ موت مدینہ منورّہ میں آجائے دیگر ہم سفر ساتھی

تو اپنی تمنا پوری کر گئے ہیں۔ اب اُن کا باقی ساتھی راؤ شمشیر علی خاں بھی اپنی تمنا پوری کرانے کی دُعا بارگاہِ رسالتؐ میں اللہ تبارک تعالےٰ سے کر رہا ہے۔ زہے قسمت جب آپ بھی جنّت البقیع میں تشریف لے جائیں تو تمام ان صحابہؓ کرام پر اور تمام بزرگوں پر درود و سلام دل جان سے پڑہیں ان ہی بزرگوں کی محنت و قربانی سے اسلام آج تک زندہ ہے۔ اُنہوں نے اپنا مال جان اولاد راحت ہر چیز قربان کر کے اس دین کو ہم تک پہنچایا +

اے اللہ! محض اپنے فضل و کرم سے ان تمام اہل جنت البقیع پر اپنی کروڑ کروڑ رحمتیں نازل فرما جنہوں نے آپ کے دین کا حق ادا کر دیا ہے "

ان بزرگوں کے علاوہ اس قبرستان میں لاکھوں کروڑوں بزرگ مدفون ہیں جن کا ذکر کتابوں میں کم آتا ہے۔ آپ قیامِ مدینہ میں ہر روز صبح و شام جنّت البقیع میں جائیں اور اپنے تمام بزرگوں پر سلام پیش کرتے رہیں +

جنت البقیع سے واپسی پر ہم آپ کو میدانِ اُحد لے چلتے ہیں +

میدان اُحد

مدینہ منورہ سے شمال کی طرف 3 میل دُور پہاڑِ اُحد ہے جس کے متعلق فرمانِ نبویؐ ہے کہ ہم پہاڑ اُحد سے محبت کرتے ہیں اور پہاڑ اُحد ہم سے محبت کرتا ہے۔ یہ وہی پہاڑ ہے جہاں اسلام کی دوسری جنگ لڑی گئی تھی۔ مکّہ سے کئی ہزار کفار مدینہ پر چڑھ آئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہؓ کرام سے مشورہ لیا کہ جنگ کہاں لڑی جائے یہ فیصلہ ہوا کہ پہاڑ اُحد کے قریب لڑی جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار جان نثاروں کا لشکر لے کر مدینہ سے نکلے مگر عبداللہ بن اُبی بن سلول منافق و ظالم نے تین

صد آدمیوں کو اپنی منافقانہ چالوں میں اُلجھا کر واپس لوٹا لے گیا کہ ہم خواہ مخواہ کفار مکہ کے ساتھ کیوں جنگ کریں۔ باقی سات سو صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقی رہ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب نے چند صحابہؓ کرام کا ایک دستہ پہاڑی پر مقرر کیا۔ اور حکم فرمایا کہ تم اس گھاٹی کو مت چھوڑنا۔ چاہے اسلامی لشکر کو پرندے اُٹھا لیں شکست ہو یا فتح تم اِس گھاٹی کو خالی نہ کرنا۔ جنگ جاری ہوئی کفار مکہ کے دِل میں میدان بدر کی جنگ کا بدلہ لینے کی آگ بھڑک رہی تھی۔ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی لیکن پھر بھی اسلامی لشکر کو فتح ہو رہی تھی۔ کفار مکہ بھاگ رہے تھے یہ فتح اُس پہاڑی پر تعینات اسلامی دستہ نے بھی دیکھی اور سوچا کہ اب اسلامی لشکر کی فتح ہو گئی ہے بہتر ہے کہ اب مال غنیمت جمع کر لیں۔ افسوس کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان وہ بزرگ بھول گئے چند صحابہ کرام نے یاد بھی کرایا۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ چاہے اسلامی لشکر کو پرندے بھی اُٹھا لیں۔ تب بھی تم اس گھاٹی کو نہ چھوڑنا مگر دولت کی طمع نے وہ فرمانِ نبوی بھلا دیا۔ جس طرح آج ہم لالچ طمع دولت و عیش و عشرت کے لئے فرمانِ خداوندی اور فرمانِ نبویؐ کو چھوڑ کر شیطان کے پھندے میں پھنس رہے ہیں آج دولت حاصل کرنے کی غرض سے نہ جانے ہم کون کون سے طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ جن کا ذکر کرنے کے لئے شرم و حیا آتی ہے۔ کہ ایسی ناپاک گندی روزی سے ہم اپنا پیٹ پال رہے ہیں جو کہ قانون خداوندی فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور حرام ہے مگر پھر بھی ہماری آنکھیں اندھی ہو رہی ہیں اُس وقت صحابہ کرامؓ نے حلال و جائز روزی حاصل کرنے کی غرض سے مالِ غنیمت لینا تھا۔ مگر اُس میں فرمانِ نبوی ایک خلاف تھا۔ جب اُس دستہ

نے مالِ غنیمت حاصل کرنا چاہا۔ اور گھاٹی کو چھوڑ دیا۔ تو پیچھے سے خالدؓ بن ولید نے جو ابھی تک مسلمان نہیں تھے فوراً حملہ کر دیا۔ کفّار کا جو لشکر بھاگ رہا تھا وُہ بھی واپس ہو کر جنگ میں شامل ہو گیا۔ اب صحابۂ کرام اور بمع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں پھنس گئے۔ دونو طرف سے کفار کے لشکر نے حملہ کر کے سّتر صحابۂ کرام کو شہید کر دیا۔ اور جناب امیر حمزہؓ شہدائے اُحد جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اُن کو بھی شہید کر دیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک والے دانت بھی شہید ہو گئے اور کفار نے مشہور کر دیا کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو چکے ہیں۔ یہ بات سُن کر صحابۂ کرام کے حوصلے پست ہو گئے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں سے خون بہ رہا تھا اور آپؐ اکیلے لڑ رہے تھے اور فرماتے تھے۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کا آخری نبی ہوں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ میں ہاشمی خاندان کا چشم و چراغ ہوں جو میدان میں جنگ کرنا جانتے ہیں +

آپؐ کی اس بہادری کو دیکھ کر صحابۂ کرام بھی فوراً پلٹ آئے ایک صحابیہؓ عورت بھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شامل تھی۔ پھر حضرت علیؓ شیرِ خدا بھی پلٹ آئے۔ جو کہ دوسری طرف جنگ میں شریک تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری اس جنگ میں عریاں ہو گئی +

اُدھر مدینہ منورہ میں یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں وہاں سے حضرتِ فاطمۃ الزہٗرا خاتونِ جنت نبی صلعم کی لختِ جگر بیٹی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں بھی میدانِ احد میں پہنچ گئیں۔ اُنہوں نے بھی زخمی صحابۂ کرام کی دیکھ بھال کی تمام صحابیہؓ پانی بھر بھر کر صحابۂ کرام کو پلاتی تھیں +

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے پھر بھی کفّار کو بھگا دیا۔ مگر جنگ کا اصل فیصلہ نہ ہو سکا۔ نہ فتح نہ شکست۔ مگر کفّار بھاگ گئے۔ پھر دیکھا کہ امیرؓ حمزہ کے شکم مبارک سے گردے نکال کر ہندہ ابوسفیان کی بیوی حضرت امیر معاویہ کی ماں چبا چبا کر کھاتی تھی اور آپ کے بدن کے کئی حصّے نکال کر اپنے گلے کا ہار بنا کر پھرتی تھی کیونکہ ہندہ کے باپ کو حضرتِ امیرؓ حمزہ نے میدانِ بدر میں قتل کر دیا تھا وہ میدان بدر والا ہی اثر تھا۔ جس سے پھر میدانِ اُحد میں حضرتِ امیرؓ حمزہ کو شہید کرایا گیا۔ وہی اثر پھر حضرت عثمانؓ غنی کی شہادت میں شامل رہا۔ وہی اثر میدانِ کربلا میں مظلوم حضرت امامِ حسینؓ کو شہید کراتا ہے وہی اثر عبدؓ اللہ بن جبیر کو مکہ مکرمہ میں حجاج بن یوسف ظالم کے ہاتھوں شہید کراتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابہؓ کرام کو ایک ہی قبر میں دفن کرا دیا اور اُن کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ میں ان سے خوش ہوں آپ بھی اِن سے خوش ہو جائیے اور حضرت امیرؓ حمزہ کو ایک دوسری قبر میں دفن کیا گیا کفن کے لئے صرف ایک چادر تھی جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اُن کا چہرہ مبارک ڈھانپ دیا اور پاؤں خالی رہے یہ ہے اصل قربانی اشاعتِ دین کے لئے۔

آج جب ہم میدانِ اُحد میں جاتے ہیں تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں کہ کتنے تھے وہ مقدّس بزرگ جنہوں نے اپنے جسم کے حصّوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرا دیا۔ مگر اشاعتِ اسلام کے کام کو نہ چھوڑا یہاں یہ بات صاف وضاحت چاہتی ہے۔ کہ اشاعتِ دین کے کام کے لئے اگر جان چلی جائے تو جائے۔ دولت، عزت، عقل، علم ہر چیز جائے تو جائے مگر فرمانِ نبویؐ

کو نہ چھوڑا جائے۔ میدانِ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات نہ ماننے پر کتنا بڑا نقصان ہوا اسلامی لشکر کو۔

دِل مانے یا نہ مانے یاد رکھیں بات ذہن نشین کرلیں کہ جو بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلی ہے وہ سچی ہے اُس پر عمل کرنے سے ہماری نجات ہوگی وگرنہ تباہی و بربادی لازمی ہے۔

اس جنگ میں محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دانت مبارک ظالم عقبہ کے پتھر سے شہید ہوئے اور ابنِ ہشام کے پتھر سے بازو مبارک زخمی ہوا اور آپؐ ایک غار میں گر پڑے۔ آپؐ کی پیشانی سے خون جاری تھا جس کو حضرتِ فاطمۃ الزہرؓا نے دھویا۔ چٹائی جلا کر زخموں میں بھری حضرتِ عائشہ صدیقہؓ پانی بھر بھر کر لاتی تھیں۔ اُمِّ سلیمہؓ نے مشکیزے اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضرتِ علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لا لا کر نبی صلعم کو پلاتے تھے۔

شہداءِ اُحد

ایک غلطی سے مسلم قوم کا کتنا نقصان ہوا۔ ستّر اصحابی شہید ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دانت شہید ہوئے۔ امیر حمزہؓ کو برہنہ شہادت ملی اور مصعبؓ بن عمیرہ اور انسؓ بن نفر عمارہؓ بن زیاد نے شہادت پائی اور اپنے رُخسار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلووں سے ملتے رہے۔ اِس جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی تکلیف ہوئی۔

درود و سلام ہو شہداءِ اُحد پر خداوند عالم کی کروڑ کروڑ رحمتیں نازل ہوں شہداءِ اُحد پر۔ یہاں ایک مسجد بھی ہے جو کہ امیر حمزہؓ کے نام سے بنائی گئی ہے۔ وہاں جا کر نفل پڑھیں۔

میدانِ خندق

جس طرح بدر اور اُحد کی جنگیں لڑی گئیں اُسی طرح خندق کی جنگ بھی لڑی گئی۔ جس کا ذکر قرآنِ مجید میں جنگِ احزاب کے نام سے کیا گیا ہے۔ کفارِ مکّہ بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے کی غرض سے چڑھ آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہؓ کرام سے مشورہ لیا۔ حضرت سلمانؓ فارسی کی رائے سے مدینہ سے باہر خندق کھودی گئی جس میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی پیٹ پر پتھر باندھ کر خندق کھود رہے تھے۔ اس خندق کی کھدائی میں ایک ایسا پتھر آیا جو کہ صحابہؓ کرام نہ توڑ سکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو توڑا۔ اور اُس وقت آپؐ کو قیصر و کسریٰ کی سلطنت دِکھائی گئی۔ کہ اسلامی ہو گی ۔

اس لڑائی میں حضرت علیؓ نے بہت بڑی بہادری دکھائی کہ خندق سے پار کسی کو بھی نہ اُترنے دِیا۔ اس لڑائی میں اللہ تعالےٰ نے بہت زور کی آندھی چلائی۔ اور کفار کو تباہ کیا۔ کفّارِ مکہ بھاگ رہے تھے اور اُن کے خیمے آندھی کے سبب گر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ جب چاہتا ہے ہواؤں سے بھی کام لے لیتا ہے ۔

خندق کا میدان مدینہ یونیورسٹی اور پہاڑ اُحد کے قریب ہے۔

آج بھی وہی خندق اور مٹی دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کل پرسوں لڑائی ہوئی تھی۔ حالانکہ چودہؔ سو سال گذر چکے ہیں۔ مگر آج بھی میدانِ خندق سے صحابہؓ کرام کی قربانی کی خوشبو آ رہی ہے اسی جگہ خمسہ مساجد بھی ہیں۔ جن کا ذِکر ہم مدینہ کی دیگر مساجد میں آگے تحریر کریں گے

ایوبؓ انصاری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ہر انصاری کی تمنا تھی کہ آپؐ میرے ہاں قیام فرمائیں مگر حضرت ایوبؓ انصاری بہت غریب تھے۔ اپنے حالات کو دیکھ کر گھر میں بیٹھ گئے۔ بیوی نے عرض کیا کہ آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ آپ گھر میں بیٹھے ہیں جا کر نبی صلعم کی زیارت کرو۔ حضرت ایوبؓ انصاری کے دِل میں تمنا تھی۔ کہ کاش نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے مہمان ہوتے۔ مگر گھر کے حالات درست نہ تھے۔ اُدھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے انصار بزرگوں کے اخلاق و محبت کو دیکھ کر فرمایا کہ میں اُس جگہ قیام کروں گا۔ جہاں میری اونٹنی خود بخود بیٹھ جائے گی۔ خداوند عالم کو ایوبؓ انصاری کی وہ ادا پسند آئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی وہاں حضرت ایوبؓ انصاری کے مکان پر بیٹھ گئی جس دولت کو بڑے بڑے سردار حاصل کرنا چاہتے تھے وہ حضرت ایوبؓ انصاری کے حصہ میں آئی۔ یہ جگہ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پچاس گز کے فاصلہ پر ہے۔ آج بھی دیکھنے میں اُسی طرح آتی ہے۔ جیسے آج بھی حضرت ایوبؓ انصاری کے مہمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں +

ایک بار حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر خطابؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تینوں بزرگوں نے بھی حضرت ایوبؓ انصاری کی دعوت نوش فرمائی جب کہ وہ کئی دن سے بھوکے تھے۔ آپؐ اشاعتِ دین کی غرض سے مدینہ منورہ کو چھوڑ کر استنبول ترکی گئے۔ وہاں ہی وفات پائی۔ آپ کا روضۂ مبارک استنبول ترکی ہے۔ دراصل اشاعتِ دین کا حق صرف

صحابۂ کرامؓ نے پورا کیا۔ حالانکہ آپ بہت بوڑھے تھے۔ اہلِ مدینہ نے عرض کی۔ کہ آپ ہی اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانی رہ گئے ہیں آپ مدینہ چھوڑ کر نہ جائیں۔ مگر انہوں نے عرض کی کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہنچی ہے کہ اشاعتِ دین کا کام مدینہ منورہ کی مسجد نبوی مسجد الحرام مکہ مکرمہ کی نمازوں سے بھی زیادہ درجہ رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ لاکھ لاکھ رحمتیں نازل فرمائے صحابۂ کرام پر جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کر دیا ہے۔ ترکی میں آپ کی آخری آرامگاہ پر بھی ہم لوگ جب جاتے ہیں تو وہاں آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اُن بزرگوں کی یاد محبت میں کہ کتنے بلند پایہ کے نیک لوگ تھے وہ جنہوں نے اپنی زندگی کو اُسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق چلایا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک اے میزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اهل مدینه:۔ مدینہ منورہ کے اہل مدینہ بزرگ بہت بلند اخلاق والے بزرگ ہیں۔ وہ بات ہم لوگوں کو پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ جو محبت اخوت صحابۂ کرام کے دیش مدینہ منورہ سے لین دین بات چیت پیار و محبت اخلاق کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ آج ہی مکہ مکرمہ سے مہاجرین کی جماعت مدینہ منورہ آئی ہے اور اہلِ مدینہ انصار بزرگ اپنے بھائیوں کے لئے مال جان ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اکثر لوگ حجاج دوستوں کی غلط بیانی سے یہ اثر لیتے ہیں کہ وہاں کے لوگ اچھا سلوک نہیں کرتے یہ بالکل غلط ہے۔ دکاندار کا کام ہے مال فروخت کرنا۔ مگر وہاں کے دکاندار مالک مکان ہوٹل والے اکثر کاروبار کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ کچھ غیر ملکی دوست دورانِ حج بیت اللہ میں وہاں اپنی تجارت شروع

کر دیتے ہیں۔ وہ اگر کوئی کمی بیشی کر دیں تو کریں۔ مگر اہلِ مدینہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے دیش میں آباد ہیں وہ جان بوجھ کر کسی حاجی سے فریب نہیں کرتے۔ افسوس ہے کہ ہمارے بھائی حاجی بزرگ جو کہ ارکانِ حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ جاتے ہیں۔ وہاں جا کر سونا، رومال، گھڑیاں خرید کر خواہ مخواہ جھوٹ فریب کرنے میں پھنس جاتے ہیں۔ جب ہمارے حاجی بزرگ واپس اپنے ملکوں کو جاتے ہیں۔ تو بارڈر پر کسٹم والے کے سامنے بالکل جھوٹ بولتے ہیں۔ کہ اللہ کی قسم میرے پاس کوئی چیز بھی کسٹم کی نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس کہ دو تین ہزار روپیہ ہم نے برباد کیا تکلیف اُٹھائی اور اُس کو صرف سَو دو سَو روپے کے منافع کے لئے جھوٹ کہہ کر ضائع کر دیا کہ میرے پاس کوئی چیز کسٹم والی نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو حج بیت اللہ کرنے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ تجارت تو ہم تمام زندگی بھر کرتے ہیں۔ اگر دو تین مہینے دورانِ حج میں یہ تجارتی سونا چاندی رومال کپڑا گھڑیاں نہ بھی خریدیں تو کونسا جرم ہے۔ اگر سونا چاندی خریدا ہے۔ تو کسٹم والوں کو صاف بتا دیں کہ میرے پاس گھڑیاں سونا چاندی کپڑے ہیں۔ تاکہ دو تین صد روپیہ کسٹم دے کر آپ کا حج بیت اللہ کا ثواب تو ضائع نہ ہو جائے۔ مدینہ منورہ کے بزرگوں کا حال ہم دوسری کتاب دیارِ حبیبؐ میں لکھ چکے ہیں کہ وہ بہت اچھے بزرگ ہیں ✣

احترامِ مدینہ :۔ آپ قیامِ مدینہ منورہ میں وہاں کے مقامی لوگوں کا احترام کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ ہیں۔ جس طرح صحابۂ کرامؓ خود بھی وہاں آرام فرما ہیں اُسی طرح اُن کی اولاد سے آگے اولاد ہے جو انصاری مہاجرین کی اولاد میں سے ہیں

احترام کی بابت حضرت امام مالکؒ دس سال تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ عرصہ دس سال میں پاؤں میں جوتی نہ ڈالی۔ کہ مجھے شرم وحیا آتی ہے۔ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے یثرب کو اپنی گندی جوتیوں سے گندا کروں۔ یہ بھی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک وہاں کے جانور، کبوتر جو روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا بسیرا بناتے ہوئے ہیں۔ اُن کی یہ حالت ہے کہ کوئی جانور بھی روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوپر سے نہیں گزرتا۔ روضۂ اطہر کے برابر سے ادہر اُدہر ہو جاتے ہیں اُوپر سے نہیں گذرتے ہیں یعنی آج جانور تک تو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرتے ہیں مگر افسوس کہ آج چودہویں صدی کا مسلمان وہاں مدینہ منورہ میں جا کر بھی اپنا وقت روضۂ اقدسؐ میں نہیں گزارتا بلکہ دُنیا بھر کی سیاست تجارت اور حکومت کے کاموں کے لئے فضول باتیں کر کے وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ کچھ ایسے نیک لوگ بھی وہاں ہوتے ہیں جو کہ مسجد نبوئیؐ میں نمازِ باجماعت ہوتی ہے اور وہ ہوٹل میں بیٹھے گپیں مارتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خداوندِ عالم عقل سمجھ عطا فرمائے کہ ہم تمام زندگی بھر کی تمنا لے کر یہاں آئے ہیں اب تمام وقت وہاں ہی مسجد نبوی و روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں گزاریں +

وہاں کے تمام بزرگوں کا احترام کرنا لازمی ہے ہم لوگ پھر بھی اُن کے برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ اُن بزرگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کا حق حاصل ہے +

مرنے کے بعد بھی جنت البقیع میں دفن ہوں گے جو لاتعداد بزرگ بلاحساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اگر کوئی چیز ہماری نظر میں

ایسی آئے تو درگزر کرنی ضروری ہے۔ ہم لوگ صرف ۸ دن کا قیام وہاں کرتے ہیں۔ شاید پھر زندگی بھر ہیں بارگاہِ رسالت صلعم میں حاضری نصیب ہوگی یا نہیں۔ اس وجہ سے سکونِ قلب کے ساتھ احترامِ مدینہ کریں۔ اللہ پاک کا بہت بڑا فضل ہے کہ ہم وہاں مدینہ منورہ میں آباد ہیں +

مدینہ میں ہمارے دوست

اصلی دوست رہبر ہادی تو ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپؐ کے بعد صحابہ کرامؓ ہمارے رہبر و دوست ہیں پھر جو وہاں جنت البقیع میں آرام فرمانے والے دوست ہیں وہ بھی ہمارے بزرگ و رہبر دوست ہیں۔ دُنیا میں بھی انسانوں کو اپنے لئے دوستوں کی ضرورت ہوتی ہے ہم اپنے دوستوں کا ذکر کرتے ہیں :-

ڈاکٹر عبدالرحمان خاںؒ

آپ حیدر آباد دکن سے چالیس سال پیشتر مدینہ منورہ تشریف لائے تھے آپ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالتؐ میں حاضر ہو کر دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ پاک مجھے مدینہ منورہ کی رہائش عطا فرما دیجئے۔ یہ دُعا کر کے آپ حیدر آباد نواب کے پاس جاتے ہیں کہ نواب صاحب ہر سال کچھ ڈاکٹر مدینہ منورہ حاجی لوگوں کے علاج کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب خود نواب حیدر آباد کے پاس گئے مگر وہاں آپ کا سیکرٹری فرماتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب آپ اپنا وقت ضائع نہ کریں مدینہ منورہ میں اعلےٰ قسم کی ڈگری والے ڈاکٹر جاتے ہیں مگر پھر بھی ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں اپنی دُعا روضۂ اطہر میں مانگ کر آیا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ

میں وہاں جاؤں گا۔ وہاں آپ خود ہی نواب حیدر آباد کے پاس حاضر ہوتے ہیں وہ آپ کو تین صد روپیہ ماہوار پر ملازم رکھ کر مدینہ منورہ روانہ کر دیتے ہیں۔ وہاں آپ نے وقت گزارا۔ اب ۱۹۴۷ء میں حیدر آباد ختم کر دیا گیا۔ ہندوستان حکومت نے۔ اب ڈاکٹر صاحب کو فکر ہوئی کہ اب کیا ہوگا۔ پھر آپ روضۂ اقدس صلعم میں جا کر رونے لگے۔ وہاں سے پھر خداوندِ عالم کی رحمت ہوگئی آپ تھوڑے عرصہ میں ہی ایک لاکھ پونڈ کی مالیت کے امیر بن گئے آپ جب لندن آتے تھے تو اس خادم کے پاس قیام کرتے اور فرماتے کہ مجھے اس گھر میں سکون ملتا ہے۔ اور فرماتے کہ مجھے جو کچھ بھی ملا ہے۔ وہ تمام روضۂ اقدس صلعم میں دعاؤں سے ملا ہے۔

آپ انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن انگلستان کے امیرِ اعلےٰ ہیں اور انہوں ہی نے مجھ جیسے ناکارہ کو اشاعتِ دین کے کام پر لگایا۔ اب میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد مشن کا کام ہے۔ زندگی کے آخری سانس تک بھی انشاء اللہ اس مشن کو چلاؤں گا۔ ڈاکٹر صاحب مئی ۱۹۶۷ء میں مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے آپ جنت البقیع میں سپردِ خاک کر دیئے گئے۔

اللہ تعالےٰ لاکھ لاکھ رحمتیں نازل فرمائے آپ پر۔ آپ کے بڑے لڑکے ڈاکٹر خلیل الرحمان خاں ہیں۔ چھوٹے لڑکے محمد ذکی عبدالرحمان ہیں اُن کو بھی اللہ تعالےٰ اپنے باپ کے قدموں پر چلائے۔ آمین۔

سید محمود احمدؐ

آپ مدینہ منورہ کے رئیس اعظم ہیں جن کی وہاں کروڑوں روپے کی جائیداد ہے۔ آپ حضرت مولانا حسین احمد مدنی دیوبند والے کے حقیقی بھائی ہیں آپ کو احقر شمشیر علی خاں راؤ کے ساتھ اور انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کے ساتھ بے

انتہا محبت ہے - قیام مدینہ منورہ میں آپ اکثر ہماری دعوت کرتے ہیں کبھی کبھی اپنی موٹر کار میں بٹھا کر اپنے باغ میں لے جاتے ہیں - ہم لوگوں کو مقدس مقامات کی زیارت بھی کراتے ہیں - چائے پلاتے وقت کم از کم چار یا پنج پیالے پلاتے ہیں کہ اَور پیو اور پیو - آپ بہت بلند اخلاق ہیں اور خاندانِ امام حسینؓ سے تعلق رکھتے ہیں +

آفتاب احمدؒ آپ مولانا حضرت سید بدر عالم مدنیؒ کے صاحبزادے ہیں - آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت بڑی محبت و عقیدت ہے - ایک بار ہم نے عرض کی کہ آپ مسجد نبوی میں ہم لوگوں کو درسِ قران مجید دیا کریں تو آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے - کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھ کر میرے جیسا انسان درس قران مجید دے +

یہ سن کر معلوم ہوا کہ جو لوگ علم دین سے واقف ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ علم دین کیا ہے اور شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے آپ کی مجلس میں ہم جاتے رہتے ہیں +

بابا حیدرؒ آپ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار نبوت پر لوگوں کی جوتیاں سنبھال کر رکھتے ہیں جو لوگ بارگاہِ رسالتؐ میں حاضری دیتے ہیں - اُن کی جوتیوں کو سنبھال کر رکھنا بابے حیدر کا کام ہے - اُن کی ملاقات ہمارے ساتھ میدانِ عرفات مکّہ میں ہوئی تھی - اب ہر سال ہماری دعوت کرتے ہیں - بہت اچھے بزرگ ہیں اور احقر العباد شمشیر علی خاں راؤ کے لئے ہر روز بارگاہِ رسالتؐ میں دُعا کرتے ہیں +

حمزہ مدنی موٹر کاروں کی مرمت کرتے ہیں۔ میدانِ اُحد کو جاتے وقت آپ کی دکان آتی ہے ہر سال ہماری گاڑیوں کی مرمت مفت کرتے ہیں۔ دعوت بھی کھلاتے ہیں۔ آپ بہت اچھے ملنے والے دوست ہیں۔ ہم اکثر آپ کے مکان یا دکان پر جاتے رہتے ہیں۔ آپ کو ہمارے مشن کے ساتھ بہت محبت ہے۔ اللہ پاک اس محبت کو ہمیشہ ہمیشہ قائم رکھے +

بھائی مصطفےٰ حمزہ اسماعیل مدنی کے حصہ دار ہیں آپ پاکستان میں مظفر گڑھ میں کے رہنے والے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز کا لباس پہنتے ہیں۔ آپ ہر روز ہمارے لئے اعلےٰ قسم کا شربت منگاتے تھے اور ایک بار ہم کو اُس جگہ لے گئے جہاں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رات کو جاتے تھے

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدنی آپ ہمارے مشن کے امیر اعلےٰ ہیں۔ آج آپ کی مثال کے بزرگ اس دنیا میں بہت کم ہوں گے۔ آپ بیعت کرتے وقت ایسی طرز سے دل کی گہرائیوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ کہ انسان گمراہی و تباہی والے راستہ کو چھوڑ کر اُسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے لگ جاتا ہے :۔

"آپ کی تعلیم زیادہ یہ ہوتی ہے کہ نماز باجماعت پڑھیں +

درود پاک ہر روز پابندی کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھیں +

اور تیسرا کلمہ بھی پابندی سے پڑھیں +

اور اپنا منہ آنکھیں بند کر کے صرف ناک کے ذریعہ سے سانس لیں

اور یہ ذکر کریں :-

اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔
اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ +

اپنی زندگی کے اوقات اُسی طرح گزاریں جس طرح سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں +

آپ کی مجلس میں چند روز قیام کر کے انسان کو روحانی سکون حاصل ہوتا ہے +

اگر احقر شمشیر علی خان راؤ کی بیعت حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری سے نہ ہوتی تو احقر پھر مولانا عبدالغفور صاحب عباسی سے بیعت کرتا۔ کیونکہ اب احقر کی بیعت دس سال تک حضرت رائپوری سے رہی ہے اب وہی پیرو مرشد کافی ہے۔

جو لوگ مدینہ منورہ میں قیام کریں وہ ضروری مولانا عبدالغفور صاحب کی مجلس میں حاضر ہوں +

بادِ صبا مدینہ

اے مدینہ کی ہواؤ تم آہستہ آہستہ چلو۔ کیونکہ یہاں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں +

جن کے لئے یہ کائنات بنائی گئی ہے وہ پاک دامن محسنؐ کائنات آرام فرماتے ہیں +

اے یثرب کی گرم گرم ہواؤ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوپر سے گزرتے وقت آہستہ آہستہ گزرو۔ کیونکہ آپ سرکارِ دوعالم صلی

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے دو وزیر حضرتِ ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بن خطاب بھی آرام فرما ہیں +

اے بادِ صبا! ادب سے چل۔ شور و غل نہ کر آہستہ آہستہ چل کیونکہ یہاں آرام فرما ہیں احمدؐ مختار۔ جن کا نام ہے محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم +
اے مدینہ سے گزرنے والی ہواؤ مجھ حقیر کا بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کر دینا +

عوامِ مدینہ

اہلِ مدینہ میں آج بھی سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی زندگی کا اثر ملتا ہے۔ یہ بزرگ بہت پیار و محبت و اخلاص سے حجاج سے ملتے ہیں۔ مسجدِ نبوی صلعم کے سامنے کچھ پاکستانی، ہندوستانی لوگ کپڑے کی تجارت کرتے ہیں۔ مگر دھوکا فریب والی تجارت نہیں بہت ایمانداری سے تجارت کرتے ہیں۔ جن جن غیر ممالک میں ہندوستانی، پاکستانی تجارت کے لئے جاتے ہیں۔ اُن میں اتنی دیانتداری، ایمانداری کسی غیر ملک میں احقر نے نہیں دیکھی جتنی کہ مدینہ منورہ میں کپڑے کی تجارت کرنے والوں میں دیکھی۔ مکہ مکرمہ میں کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جو غلط ملط چکر چلا دیتے ہیں کہ ایک روپے کی چیز کی قیمت پانچ روپے وصول کر لیں۔ مگر محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے مدینہ منورہ میں لوگوں کے دلوں میں محبت و اخلاق بہت بلند ہے۔ یہاں تک کہ احقر ناچیز نے تین چار مرتبہ ایک ایک ہفتہ کے لئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونے کی توفیق خداوندِ عالم نے عطا فرمائی ہر بار اس حقیر ناچیز کو اہلِ مدینہ کی طرف سے اتنی دعوت دی گئی کہ صبح ایک گھر شام دوسرے گھر دوپہر تیسرے گھر یہاں تک کہ ہم لوگوں کو دعوت کھانے

سے فرصت نہ ملتی تھی۔ کبھی ہماری دعوت وہاں بابا حیدر حاجی صاحب کے ہاں ہوتی کبھی ڈاکٹر عبد الرحمان خاں کے گھر ہوتی اور کبھی حمزہ اسماعیل مدنی کے ہاں ہوتی۔ کبھی ایک دکاندار جو کہ برتنوں کا کام کرتا ہے اُس کے ہاں ہوتی کبھی سیّد محمود احمدؒ کے ہاں ہوتی۔ کبھی حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مدظلہ العالی کے ہاں ہوتی۔ اگر ہم انکار کرتے تو بابا حیدر فوراً بول اُٹھتا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانِ خاص ہیں اِس لئے اہلِ مدینہ کا فرض ہے کہ نبی اکرم محسن کائنات صلعم کے مہمان کی خدمت کی جائے۔ اس بات کو سُن کر میری گردن شرم سے جُھک جاتی۔ کہ اے اللہ تبارک وتعالےٰ آپ کا یہ سیاہ کار بندہ کس زبان سے شکرِ خداوندی بجا لائے۔ جبکہ آپ کی رحمتِ خداوندی کی بارش نے اس حقیر سیاہ کار کو ہر سال مکہ مکرمہ اور روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ مدینہ منورہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہوتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ہم اللہ تبارک وتعالےٰ کے مہمان ہوتے ہیں +

معلّم مدینہ

مکہ مکرمہ میں معلم لوگوں کے سلوک سے بد اخلاقی سے زیادہ روپیہ وصول کرنے سے بار بار جھگڑے کرنے سے حجاج اتنے تنگ ومجبور ہو جاتے ہیں کہ اُن کو ہم قصاب اور فرعون کی طرح پاتے ہیں۔ جو لوگ پاکستان ہندوستان سے حاجی بزرگوں کو لا کر وہاں معلم لوگوں کے ہاتھ اس طرح فروخت کرتے ہیں۔ جیسے ایک بکری بھیڑ گائے کو قصاب کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے۔ قصاب لوگ معلم کے رُوپ میں غریب حجاج کی جان تھوڑی تھوڑی کر کے نکالتے ہیں جن میں معلم سراج قصاص نام تو ایک مشہور قصاب ہے جو گوجرانوالہ، سیالکوٹ لائل پور سے اپنے دلالوں

کی معرفت حجاج کو منگاتا ہے۔ اور وہاں پھر بکرے کی طرح ذبح کرتا ہے +

اس سلوک سے حجاج مجبور ہو کر بد دعائیں دیتے ہیں۔ مکہ مکرمہ سے ہم جب معلم لوگوں سے تنگ آ کر مدینہ منورہ حاضر ہوتے ہیں۔ تو وہاں پر ہم کو یثرب کے معلم لوگوں سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ معلم بھی ہم سے اپنی فیس و خرچہ وصول کرتے ہیں۔ مگر وہ مکہ مکرمہ کے قصابوں کی طرح ہم کو حلال اور ذبح نہیں کرتے۔ مدینہ منورہ میں حیدر ال حیدری معلم کے پاس زیادہ تر پاکستانی حضرات قیام کرتے ہیں۔ یہ کم سے کم خرچہ پر مدد کرتا ہے +

ہمارا کاروان حج کا قافلہ دو جگہ قیام کرتا ہے۔ آدھے لوگ تو حیدر الحیدری کے پاس باقی ہم لوگ خود معلم عبدالقادر برادر باب مجیدیہ کے پاس قیام کرتے ہیں۔ عبدالقادر فی حاجی پندرہ ریال بمعہ خوراک و رہائش کے یومیہ وصول کرتا ہے۔ کھانا اچھی قسم کا تین مرتبہ یومیہ دیتا ہے اور رہائش بھی یورپین طرز کی ہوتی ہے۔ باقی دیگر معلم لوگ صرف معلم ہونے کی فیس وصول کرتے ہیں کھانے پینے کا وہاں پر اپنا انتظام ہوتا ہے۔ لاہور، سندھ وغیرہ کے لوگوں نے وہاں جا کر ہوٹل وغیرہ کھول لئے ہیں وہ کم قیمت پر اچھا کھانا دیتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ہم کھانا پکا کر کھائیں کم خرچہ ہو گا اور اچھا کھانا میسر آئے گا۔ اگر خرچہ فالتو ہے تو ہوٹل میں بھی کھانا بہتر مل جاتا ہے +

نبی کریم صلعم کی تلوار

انصارؓ بزرگوں کی اولاد میں سے کچھ باقی ہیں جو آپ کو تلاش کرنے پر مل جاتے ہیں۔ اُن کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ہے۔ حکومت سعودی عرب نے کوشش کی تھی۔ کہ یہ تلوار اُن سے لے لی جائے۔ مگر ان

بزرگوں نے بہت محنت کوشش کر کے ظاہر کر دیا کہ یہ تحفہ ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ہاتھوں سے ہمارے باپ دادا کو ملا ہے ہم اپنی جان دے دیں گے مگر یہ تلوار حکومتِ سعودی کو نہیں دیں گے +

ایسی حالت میں پھر سعودی عرب کی حکومت نے بھی خیال چھوڑ دیا کہ وہ اہل انصارؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ چھین لیں +

اگر کوئی صاحب اُس تلوار کو دیکھنا چاہتا ہے تو روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پر بابا حیدر لال داڑھی والا ایک بزرگ بیٹھا ہوتا ہے۔ اُس سے مزید معلومات حاصل کر سکتا ہے یا بابا حیدر کو ساتھ لے جایا جائے تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور کی مزید یادگاریں بھی آسانی سے دیکھی جاسکیں۔ وُہ تلوار جو میدانِ بدر و اُحد میں آپ کے پاس تھی +

ہم مزید معلومات اپنی دوسری کتاب سیرت محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں درج کریں گے۔ کیونکہ سیرتِ محسنِ کائنات اس حقیر سیاہ کار امتی کے دِل و دماغ کی گہرائیوں سے تحریر ہو گی۔ عرصہ دو سال خرچ ہوں گے۔ اور کم از کم دس ہزار روپیہ لاگت آئے گی۔ قارئین دیارِ نبی صلعم سے عرض ہے کہ وہ سچے دل سے دُعا کریں کہ اللہ پاک اس سیرت محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو طبع کرانے کی توفیق عطا کر دے اور یہ کتاب سیرتِ نبوی صلعم کے برابر مقبول ہو جائے ۔ اس کتاب میں مؤلف اپنے علم عقل و دماغ کے علاوہ مزید پانچ چھ دوسری کتابوں سے مدد حاصل کر کے پیدائش سے لے کر آج چودہ سو سال گزرنے تک کے حالات درج کرے گا۔ اُس قادرِ مطلق سے دُعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے حالات صحیح صحیح درج کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دِل نہیں چاہتا

کہ مدینہ چھوڑ کر جائیں جب تین چار دن پہلے خیال آتا ہے کہ اگلے جمعہ مبارک کو ہم مدینہ منورہ چھوڑ کر واپس لندن جا رہے ہیں تو کئی دن پہلے مدینہ منورہ کی جدائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جُدائی آنکھوں میں آنسو لا دیتی ہے دِل چاہتا ہے۔ کہ تمام زندگی بھر گنبد خضرا کو ان گنہگار آنکھوں سے دیکھتا رہوں دن رات بس اس دیارِ نبیؐ میں پڑا رہوں۔ اور موت بھی یہاں دیارِ نبیؐ میں آئے تا کہ دیارِ نبیؐ کا پیوند بن جاؤں۔ اے اللہ! کاش یہ تمنّا پوری ہو جائے اس حقیر بندہ کو اپنے خداوندِ عالم کی ذات سے امید قوی ہے کہ اس ناچیز کو موت مدینہ منورہ کی نصیب ہو گی۔ کیونکہ اس حقیر بندے نے اپنے خداوندِ عالم سے جو کچھ مانگا وہی پایا۔ آج بھی گو آنے والے زمانہ کی خبر صرف اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ مگر نہ جانے کیوں مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرے بدن کی مٹی کا خمیر مدینہ منورہ سے ہے۔ وہاں ہی یہ مٹی کا ڈھیر سپرد خاک ہو گا قارئین کتاب سے التماس ہے کہ اس ناچیز کے حق میں دُعا فرمائیں۔ کہ دیارِ حبیبؐ کا پیوند بن جائے۔ آگے زہے قسمت۔

جب ہم یثرب کو چھوڑتے ہیں۔ آنکھوں میں آنسو جاری ہیں اور دِل کو جدائی کا صدمہ ہے کہ ہم اپنی سب سے زیادہ پیاری چیز کو چھوڑ رہے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے گنبد خضرا ہے۔ ایک طرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مینار ہیں۔ ایک طرف بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار لگا ہُوا ہے۔ جہاں آپ کے دو وزیر اعظم سیّدنا ابو بکر صدّیقؓ و سیّدنا عمرؓ بن خطاب آرام فرما ہیں۔ اے اللہ تبارک تعالےٰ کس زبان کس دِل سے یہاں اپنے دِل کی کیفیت بیان کروں کہ اس مبارک بستی کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اے اللہ

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہر وقت بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتے ہیں۔ ہم لوگ قانونِ حکومت کی پابندی سے مدینہ منورہ چھوڑنے پر مجبور ہیں :-

اے دل تجھے قسم ہے کہ ہمت نہ ہارنا۔ زندگی کے دن جیسے بھی گزریں گزارنا
اور پھر بار بار کوشش کرنا - کہ دیارِ حبیبؐ کی حاضری ہو جائے

مدینہ میں آپ کے اوقات

صبح نمازِ فجر باجماعت ادا کریں نماز سے فارغ ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رسالت میں سلام و درود پیش کریں۔ اُس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرتِ عمرؓ بن خطاب کے آستانہ پر سلام پیش کریں۔ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ پھر مسجد نبوی میں روضۃ ریاض من جنت اور دوسرے قدسی ستونوں پر نفل پڑھیں۔ جن کی تفصیل ہم پہلے اس کتاب میں درج کر چکے ہیں۔ وہاں سے فارغ ہو کر آپ سیدھے جنت البقیع مدینہ منورہ کے قبرستان جائیے۔ جہاں صحابہ کرام اہل مدینہ کے مزار مقدس ہیں وہاں سے واپس آ کر کھانا وغیرہ کھائیے۔ پھر آپ وہاں سے میدانِ اُحد، میدان خندق، مسجد قبا، مسجد قبلتین اور مدینہ کی دیگر مساجد کی زیارتیں کریں۔ نمازِ ظہر مدینہ منورہ کے اوقات کے مطابق 6 بجے ہو گی۔ آپ نمازِ ظہر باجماعت پڑھ کر گھر آئیے کھانا کھائیے کیونکہ سعودی عرب کے رواج کے مطابق نمازِ ظہر کے بعد کھانا کھاتے ہیں پھر تھوڑا سا آرام کریں پھر نمازِ عصر ½9 بجے مسجد نبوی میں باجماعت پڑھیں نمازِ عصر کے بعد اگر آپ نے کوئی ضروریاتِ زندگی کا سودا وغیرہ خریدنا ہے تو خرید لیں یا کسی دوست عزیز سے ملنا ہے تو مل لیں ورنہ نمازِ عصر کے بعد

آستانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھ کر سلام و درود پیش کریں۔ نمازِ مغرب 12 بجے شام ہوگی۔ نمازِ مغرب سے عشاء تک مسجدِ نبویؐ میں درس قرآن مجید ہوتا ہے اُردو ترجمہ بھی پڑھ کر سُنایا جاتا ہے +

عِشاء کی نماز ½۱ بجے رات ہوگی۔ پھر روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قرآن مجید صرف عربی زبان میں پڑھا جاتا ہے۔ جس کو سُن کر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ ½3 بجے رات آستانہ نبویؐ مسجد نبویؐ بند کر دیا جاتا ہے۔ صبح کو تہجد کے وقت دروازہ نبوی کھلتا ہے، پھر مندرجہ بالا پروگرام کے مطابق آپ کے اوقات گزرنے ضروری ہیں۔

اوقات نماز مدینہ منورہ فجر 5 ۔ 9 ظہر 6 بجے، عصر ½9 مغرب 12 بجے عشاء ½۱ بجے،۔

نوٹ :۔ ضروری قیام مدینہ منورہ میں نماز با جماعت پڑھیں، نہایت ضروری ہے۔ اگر ہو سکے تو پانچ اوقات ہر روز نماز کے بعد آستانہ نبوی پر سلام پیش کرتے رہیں۔

خوراک رہائش :۔

صحت کے لئے ہم اچھی خوراک کا انتخاب کرتے ہیں۔ تاکہ آپ کی صحت اچھی رہے اور عبادت الٰہی میں آپ کا وقت گزرے۔ زیتون، چیش ٹماٹر، پیاز، سبزی مچھلی کباب، گوشت، انڈے، بریڈ روٹی، یہ چیزیں وہاں کھائی جاتی ہیں، آپ کوشش کریں کہ زیادہ گوشت نہ کھائیں، سبزی فروٹ کھانے میں فائدہ ہے۔ صحت صحت کے لئے دودھ، لسی، سوڈا وغیرہ پی لینے میں بھی فائدہ ہے۔

صبح ناشتے میں کارن فلیک، دلیا، بریڈ انڈا چائے وغیرہ پی لیتے ہیں۔ نماز ظہر کے بعد کھانا، سبزی وغیرہ، دال وغیرہ بھی کھاتے جاتے ہیں۔ نماز مغرب

کے بعد ۲/۱ ۱۲ بجے شام کھانا کھاتے ہیں۔ کھانا کھاتے ہی نمازِ عشاء کے لئے جانا ہے۔ نمازِ عشا سے فارغ ہو کر جلدی روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کر کے قرآن مجید کی تلاوت سن لیں جو کہ مسجد نبوی میں ہر روز نمازِ عشا کے بعد درسِ قرآن ہوتا ہے اگر ہو سکے تو کھانا اپنے ہاتھ سے پکا کر کھائیں۔ کم خرچ ہو گا۔ اچھا کھانا ملے گا، یا پھر لاہور ہوٹل پنجاب ہوٹل میں کھانا مل جاتا ہے اور وہ بھی زیادہ مہنگا ملتا ہے۔ خوراک ہلکی اور اچھی کھانے کی کوشش کریں ورنہ اگر صحت خراب ہو جاتے تو پھر تکلیف بھی ہوتی ہے اور عبادت الٰہی سے توجہ ہٹ جاتی ہے جو کہ پھر زندگی بھر تمنا رہتی ہے، اگر ہو سکے تو مکہ مدینہ کے قیام میں روزہ رکھنا بھی صحت کے لئے مفید ہے۔ روزہ رکھنا فرض نہیں ہے بلکہ اپنی صحت کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ روزہ رکھنا بہت بہتر ہوتا ہے وہاں کی آب و ہوا رہائش وہاں ۱۵ - ۲۰ ریال میں اچھی جگہ مل جاتی ہے۔ آٹھ دن آپ کا قیام ہو گا۔ مدینہ منورہ میں آپ کوشش کریں کہ مسجد نبوی کے قریب جگہ رہائش مل جاتے دُور سے آنے میں تکلیف ہو گی۔ اکثر اوقات باجماعت نماز بھی ضائع ہو جاتی ہے اگر روپے کی کمی ہے تو محبہ نور میں قیام مفت ہو سکتا ہے۔ محبہ نور جنت البقیع کے قریب ہے اگر روپیہ پاس ہے تو مسجد نبویؐ کے قریب قیام کریں تو بہتر ہو گا۔

جنت البقیع میں حاضری :-

قیام مدینہ منورہ میں ہر روز دو مرتبہ جنت البقیع جایئے نمازِ فجر کے بعد نمازِ عصر کے بعد بھی جایئے وہاں جا کر اہل البقیع کی روحوں پر سلام پیش کریں کیونکہ اسلام کا سرمایہ ہے جو جنت البقیع میں دفن ہے اسی جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بمعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے آرام فرما

ہیں۔ آنحضرت کی پھوپھیاں، دائی حلیمہ، حضرت امام حسنؓ حضرت عثمان غنیؓ دس ہزار صحابہ اکرامؓ آرام فرما ہیں۔

جن بزرگوں نے اپنا مال و جان اولاد قربان کر کے اسلام کے پودے کو پرورش کیا ہے وہ اسی قبرستان میں آرام فرما ہیں۔

عورتوں کو وہاں لے جانا منع ہے۔ دیوار کے باہر عورتیں بھی سلام پڑھ سکتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری لختِ جگر بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ بھی اسی جگہ آرام فرما ہیں۔ جنت البقیع کی مزید تفصیل ہم دوسری جگہ اسی کتاب میں درج کر رہے ہیں۔ یا پھر ہماری دوسری کتاب دیار حبیب میں پڑھ لیں۔ احقر ناچیز کی چار کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ چاروں میں جنت البقیع کا ذکر کیا گیا ہے۔ آئندہ محسن کائنات کی سیرت میں بھی تفصیل درج کر دی جائے گی۔ آپ صدقہ جاریہ میں ہمارے ساتھ تعاون رکھیں جو کہ قیامت تک جاری رہے گا۔

مدینہ منورہ کے در دیوار سے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو گی۔ کیونکہ اسی جگہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال گزارے اسی جگہ خداوند عالم نے اسلام کے درخت کو پرورش کر کے پوری دنیا میں پھیلایا اسی جگہ صحابہ اکرامؓ کے مقدس گھر ہیں اسی جگہ انصاری بزرگوں کے مکانات ہیں جو کچے تھے۔ آج دولت بٹورنے والے دولت مند ہمارے بزرگوں کے مکانوں کو خرید کر انکو گرا کر نئی نئی عمارتیں بڑے بڑے ہوٹل قائم کر رہے ہیں تاکہ حاجی بزرگوں سے بڑی سے بڑی رقوم وصول کی جائیں۔

پھر بھی مدینہ منورہ کی جگہ وہی ہے جس پر محسن کائنات آرام فرما ہیں۔ اور یہاں ہر وقت انوار کی بارش ہوتی ہے۔

آدابِ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ چھوڑنے کا حکم خداوندی ملا اس وقت محسن کائنات نے جدائی مکہ کے لئے جو آنسو پاکیزہ آنکھوں سے نکلے اور جدائی کے تاثرات تھے ان کا ہلکا سا ترجمہ یہاں درج ذیل ہے محسن کائنات آخری الوداعی طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوتے مقام ابراہیم میں دعا کرتے ہیں کہ :۔

"اے حجر اسود آج میں تم سے جدا ہوتا ہوں گو دل نہیں چاہتا مگر حکم خداوندی ہے"

اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے شبنم کے قطروں کی طرح آنسو جاری تھے اور جدائی برداشت نہیں کرتے تھے۔ ۵۳ سال کی زندگی کے حالات مکہ میں پیدائشی آثار بار بار آپ کو یاد آتے تھے پھر جب حدود حرم کو چھوڑنے لگے تو پھر بار بار روتے تھے وہاں اللہ تبارک کا پیغام آیا :۔

"اے میرے محبوب ہم آپ کو مکہ مکرمہ سے بہتر جگہ مدینہ منورہ بھیج رہے ہیں جو خیر الانام ہے جنت کا ٹکڑا ہے دلوں کو اطمینان نصیب ہونے والی جگہ مدینہ منورہ ہے"

پھر نبی صلعم کی حدیث ہے کہ "الحمدُ للہِ ربِّ العالمین ۰ وصلوٰۃ علیٰ رسولِ محمدٍ والہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ ارشاد نبوی ہے۔

"مَن حجّ البیتَ ولم یزرنی لقد جفانی ۰" جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

مَن حجّ فزار قبری بعد موتی کان سمن ۰ یعنی :۔

جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میری رحلت کے بعد تو گو اس نے

میری زندگی میں میری زیارت کی۔

واضح ارشادِ نبوی کو غور سے سن لینے کے بعد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عقیدت کا تقاضہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت مدینہ منورہ میں گزاریں ویسے بھی اس پوری دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں سکون قلب ہو۔ مگر مدینہ منورہ میں اطمینان سکون راحت ہے۔ انسان محبتِ رسول کی نورانی لہروں میں غرق ہو کر اپنے آپ کو بھی بھول جاتا ہے ویسے بھی پوری دنیا کے مسلمان ہر وقت روضۂ اقدس کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے گنبدِ خضرا میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی فرشتے قطاروں میں کھڑے صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں کبھی دنیا کے انسان بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرتے ہیں، کتنی مبارک جگہ ہے گنبدِ خضر

روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم:

اب ہم اپنے پیارے محبوب کی بارگاہ رسالت میں پوری توجہ لیکر حاضر ہوتے ہیں تو دل میں خیال ہوتا ہے کہ محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی کتنی تکلیف اٹھا کر بھی اشاعت دین کا کام کیا ایک بار کفارِ مکہ نے حضرت ابوطالب حضور اقدس کے چچا سے عرض کی کہ آپ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں کہ اگر وہ ہمارا بادشاہ بن جانے کی تمنا کرتا ہے تو ہم ان کو اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ اگر دولت جمع کرنے کی تمنا رکھتا ہے تو ہم اتنی دولت جمع کر دیتے ہیں کہ عرب میں کسی دوسرے کے پاس اتنی دولت نہ ہو، اگر کسی عورت سے شادی کرنے کو چاہتا ہے تو ہم اپنے خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی سے شادی کرنے کو تیار ہیں۔ یہ پیغام لے کر آپ کے چچا ابوطالب بارگاہ رسالت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے بھتیجے اب میری طاقت بھی اتنی نہیں ہے۔ کہ میں کفارِ مکہ سے مقابلہ کروں بہتر ہے آپ اپنی تعلیم "لا الٰہ الا اللہ محمد ر

سول اللہ کو چھوڑ دیں۔ آپ نے تمام باتیں سن کر عرض کی کہ میرے چچا جتنی باتیں آپ نے مجھ سے فرمائی ان میں سے ایک بھی ٹھیک نہیں ہے یہ سب غلط ہیں نہ مجھے دولت کی ضرورت ہے نہ بادشاہی کی نہ عورت کی، نہ کسی چیز کی ضرورت ہے آپ بھی مجھے خدا کے بھروسہ پر چھوڑ دیں میری حفاظت خود میرا خدا کرے گا اگر آپ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج رکھ دیں تب بھی میں اشاعت دین کے کام کو نہ چھوڑونگا، غور کرنے کی بات ہے آج ہمارے دور میں انسان دولت و عزت کے لئے مرزائیت، پرویزیت جیسی لعنتوں کو گلے میں ڈال رہا ہے۔ مرزائیت کا پورا ڈھول دولت، عزت، عہدے اور عورتیں حاصل کرنے پر مبنی ہے۔ افسوس کہ دولت حاصل کرنے کی غرض سے آج دین اسلام سے دور ہو کر کفر کی حدود میں داخل ہو رہا ہے۔ انسان اے عقل کے اندھے انسانوں غور کرو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس پیاری نبوت کو غلام احمد قادیانی کے پھندے میں کس رہے ہیں۔

تبلیغ دین کی اہمیت

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ مسجد الحرام مکہ مکرمہ کی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ پھر جنت البقیع میں دفن ہونے والوں کے متعلق فرمایا، محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک ایک قبر سے ستر ستر ہزار بزرگ نورانی چہروں والے اٹھائیں جائیں گے جو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اتنی بڑی عبادت چھوڑ کر حضرت بلال حبشیؓ، خالد بن ولیدؓ جیسے، ایوب انصاریؓ جیسے جلیل القدر صحابی آج غیر ممالک میں کیوں مدفون ہیں۔ اس کی صاف وجہ یہ ہے کہ جہاں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام کی نمازوں کی اہمیت اور ثواب کا تذکرہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا وہاں یہ بھی آپؐ نے فرمایا کہ تبلیغ دین کی اہمیت تمام عبادت سے زیادہ بڑا صدقہ جاریہ ہے۔ مثلاً آپؐ نے دوسری عبادات کیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جو اسلام کے ضروری رکن ہیں جن کے علاوہ آپ مسلمان نہیں کہلا سکتے ان تمام عبادات کا ثواب ہم کو ملے گا مگر صدقہ جاریہ نہ ہوگا۔ بلکہ جس قدر عبادات کریں گے ثواب مل جاوے گا۔ بچوں کو قرآن مجید پڑھانا بھی صدقہ جاریہ ہے۔ مسلمان قوم میں غیر مسلم قوم میں اشاعت دین کرنا صدقہ جاریہ ہے۔ جیسے آپ نے کسی ایک غیر مسلم کو دعوت دے کر اسلامی حدود میں داخل کر دیا، جب تک وہ غیر مسلم زندہ رہے گا اس کی اولاد زندہ رہے گی تمام جو نیکیاں کریں گے آپ کو ثواب ملتا رہے گا۔ گو آپ زندہ ہو یا فوت ہو چکے ہو۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ اکرامؓ نے اشاعت دین کی اہمیت کو پہنچانا اور وہ اپنی ہر چیز قربان کرتے، اس معیار کو پورا کر کے دنیا سے تعریف لے گئے، ان کو نہ کاروبار، دکان، ملازمت، زراعت، دولت، عزت اپنی اصل راہ سے ہٹا سکی نہ بیوی بچے نہ عزیز رشتہ دار اپنے مقام سے ہٹا سکی بلکہ یہاں تک کہ تمام دنیا والوں کے حقوق پورے کر کے بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ اُس کے برحق آخری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جنت الفردوس کے داخلہ کا پیغام اپنے نیک اعمالوں کی زندگی کا بدلہ پا لیا تھا۔ قرآن مجید شاہد ہے۔ آج بھی ضرورت ہے۔ کہ صحابہؓ کرام کی طرز کی جماعت تیار کی جائے۔ فتنہ بازی کا آج جو دور ہے۔ مرزائیت، پرویزیت ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے فتنے جو پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ تمام ہمارے اپنے فرقہ بازی کے فتنوں کا قصور ہے۔ دیوبندی بریلوی اہل حدیث، اہل سنت جھگڑوں کے آپس کے فساد نے اسلامی عمارت کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ غور فرمائیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہؓ کرام کے دور

میں دیوبند یا بریلی تھا۔ اہلِ حدیث اہلِ سنت کا جھگڑا تھا یہ بعد میں ہمارے تازہ دماغوں نے ہمارے دماغ میں بھوس بھرنا شروع کر دیا ہے۔ آج جب کوئی کسی سے پوچھتا ہے کہ آپ کے خیالات عقیدہ دیوبندی ہے یا بریلوی اہلِ حدیث یا اہلِ سنت افسوس کہ کوئی نہیں بتاتا کہ میرا عقیدہ وہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا عقیدہ تھا۔ بعد میں جتنے عقیدے تیار ہوئے وہ تمام ہی اپنے آپ کو حق پر تصوّر کرتے ہیں یہاں تک کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزی نبی بھی یہی کہتا ہے۔ کہ صرف مرزا غلام احمد قادیانی حق پر ہے باقی تمام جماعتیں گمراہ ہیں جنّت کے حقدار صرف مرزائی ہیں حالانکہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ مرزا غلام احمد کو نبی تصوّر کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں امّت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد اور اُس کی جماعت کذّاب و دجال ہے۔ ہم مرزا قادیانی کی زندگی کے فتنے عقیدہ ختمِ نبوّت پر ایک علیحدہ کتاب شائع کریں گے۔ جس میں اس کذّاب دجال کی زندگی پر روشنی ڈالی جائے گی آج ضرورت ہے کہ ہم ایک مضبوط جماعت بنا کر اشاعتِ دین کا کام کریں اپنی اپنی چودھروہ نمبرداری کو چھوڑ کر صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ کی طرز پر اور اہمیت پر اشاعتِ دین کا کام کریں۔ بڑے بڑے علماء کرام بیچارے بھی ایک دوسرے پر فتوے کفر لگانے سے نہیں ڈرتے حالانکہ ہم نے اپنے پیرومرشد حضرت مولانا شاہ عبدالقادرؒ صاحب رائپوری کو دیکھا کہ کبھی کسی فرقہ پر نکتہ چینی نہیں کرتے تھے۔

دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث، اہلِ سنت حضرات چاروں جماعتوں کے افراد اکثر حضرت کے مرید تھے۔ آپ کو مرزا قادیانی فتنہ سے ہمیشہ نفرت تھی۔

درودِ پاک کی اہمیت

اللہ تبارک و تعالٰے قران مجید میں بار بار فرماتے ہیں کہ اے جنّوں! اے انسانوں! میرا ذکر کرو۔ کیونکہ اللہ کے ذکر میں اتنی تاثیر ہے کہ اس سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ نماز قائم کرو۔ اصل عبادت نماز ہے۔ نماز چھوڑنے والے کو کفر تک کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ، حج بیت اللہ تمام عبادات کا حکم صرف جن اور انسانوں کو دیا۔

کسی جگہ قرانِ مجید میں یہ ذکر نہیں آیا۔ کہ خود اللہ تبارک و تعالٰے بھی نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں یا حج کرتے ہیں یہ کسی جگہ بھی قرآن مجید میں ہم کو نہیں ملتا یہ بات ضروری ہے کہ بار بار اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے اے جن اور انسانوں! تم بہت پابندی کے ساتھ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا کرو۔ کیونکہ میں خود اور میرے تمام فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ کتنا بڑا درجہ ہے درود و سلام پڑھنے کا۔ آپ یہ بھی نہ سوچ لیں کہ درود و سلام کے مقابلہ میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو چھوڑ دیا جائے تو ایمان مردہ ہو جاتا ہے تمام عبادت اپنی جگہ ہیں درود و سلام کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان پورے کرنے کے بعد انسان کو ہمت ہو گی کہ وہ پابندی سے ہر روز سلام و درود پڑھتا رہے۔ درود وہی بہتر ہے جو ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔ درود و سلام کی اہمیت تو روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر معلوم ہوتی ہے۔ جہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے بارگاہِ رسالت میں صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں ایک طرف فرشتوں کا ہجوم ہے دوسری طرف لاکھوں انسانوں کا ہجوم ہے۔ جو بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام پیش کرتے ہیں کتنے خوش نصیب

ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگی بھر ہر روز سو مرتبہ پانچ سو مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھ کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ ایک بار درود پڑھنے پر دس نیکیاں نامۂ اعمال میں درج ہوتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ آپ بھی آج کے بعد پابندی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں تاکہ آپ کی محبت کا عملی ثبوت مل جائے۔

درود پاک کی اہمیت پر ایک پوری کتاب لکھ دی جائے تب بھی ہم اس بڑی نیکی کا پورا تذکرہ اور پوری اہمیت کو نہیں لکھ سکتے۔ دراصل محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی کا نمونہ صحابۂ کرامؓ تھے۔ جو بات محبت صحابۂ کرامؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ آج پوری دُنیا کی محبت شامل کر کے ایک ابوبکر صدیقؓ کی محبت کے برابر نہیں ہوتی۔ جس طرح تمام صحابۂ کرامؓ کی نمازیں ملا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نماز کے برابر نہیں ہوسکتیں اسی طرح آج پوری اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام نمازیں ملا کر حضرت ابوبکرؓ صدیق یا حضرتِ عمرؓ بن خطاب یا حضرتِ عثمانؓ غنی یا حضرتِ علیؓ کی ایک رکعت کے برابر نہیں ہوسکتی۔ آج پوری اُمت کا ایمان ایک طرف ہو اور صرف ایک صحابیؓ کا ایمان دوسری طرف ہو ترازو میں رکھنے پر ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثواب و ایمان آج دُنیا کے ۹۵ کروڑ مسلمانوں کے ایمان سے زیادہ ہوگا۔

جس چیز کی جتنی محبت انسان کو ہوگی اُس کو اتنا ہی درجہ ملے گا صحابۂ کرامؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عملی فطرتی محبت تھی ہماری طرح نہیں نہیں تھی۔ کہ اگر ہمارے سامنے ایک لاکھ روپیہ حرام کا آجائے یا سو دو سو روپیہ حرام کا ہمارے ہاتھ آجائے۔ مگر حکمِ خداوندی فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ہے کہ یہ حرام کی دولت ہے۔ ہم جان بوجھ کر روپیہ وصول کریں گے۔ مگر حلال حرام کی تمیز چھوڑ دیتے ہیں۔ حق محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ حرام کا لاکھ روپیہ چھوڑ دیا جائے۔ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے۔ آج ہماری محبت عملی نہیں صرف زبانی ہے۔ آج نہ تو علما کرام کی عزت احترام محفوظ ہے نہ دین فطرت کی اصل اہمیت ہمارے دلوں میں ہے۔ دیکھنے میں ہم مسلمان نظر آتے ہیں۔ مگر ہمارے اندر تاریکی اندھیروں اور شیطانی فطرت، نفس پرستی، لالچ، طمع، دولت کی حرص بھری پڑی ہے +

اے مسلم قوم! محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہ ہے کہ مال جان، اولاد عملی زندگی کو اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بسر کیا جائے۔ یہ دنیا کی چمکدار زندگی عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ ہزاروں من مٹی کے نیچے دفن کر دیئے جاؤ گے۔ اس وقت معلوم ہوگا۔ کہ ہم نے دولت جمع کر کے کیا بدلہ پایا۔ کاش ہم نیک اعمال جمع کرتے۔

نماز کی اہمیت

دراصل اسلامی زندگی کی روح صرف نماز ہے نماز چھوڑ دینے سے انسانی حالت ایک مردہ جانور کی طرح ہے جو مر جاتا ہے۔ اس کی لاش کو اٹھا کر کتوں جانوروں کے آگے ڈال دی جاتی ہے یہی حالت اس بدنصیب بے نمازی کی ہے جو روزی کھاتا ہے اللہ تعالٰی کی اور عبادت کرتا ہے اپنے نفس کی +

آج انگلستان یورپ کی چمکدار زندگی نے پونڈ نوٹ کی محبت نے ہماری نمازوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ ہم دولت پونڈ کمانے کی فکر میں اسلامی حدود کو چھوڑ کر تباہی بربادی کی طوفانی لہروں میں غرق ہیں۔ چاروں طرف سے مشکلات نفسی خواہشات نے ہماری اصل راہ کو چھڑا کر تباہی و بربادی کے

راستہ پر ڈال دیا ہے۔ آج انگلستان میں چار لاکھ مسلمان مقیم ہیں۔ جن میں سے دس ہزار بھی پورے نمازی نہ ہونگے۔ ہڈرشفیلڈ میں چھ ہزار مسلم مقیم ہیں مگر نمازی ایک سو بھی نہ ہوں گے۔ اسی طرح بریڈ فورڈ میں پندرہ ہزار اور برمنگھم میں پندرہ ہزار مسلمان مقیم ہیں۔ مگر نمازیوں کی تعداد سینکڑوں تک بھی مشکل ہو گی۔ سینما ہال، ڈانس ہال، شراب خانوں کی رونق میں جا کر ہزاروں کی تعداد غرق ملے گی مگر مسجد میں بہ مشکل سات آٹھ نمازی ہونگے۔ آج لندن، برمنگھم، مانچسٹر، گلاسگو کارڈیف، نیو کاسل کی آبادی کو دیکھئے اور پھر وہاں کی مسجدوں میں جا کر نمازیوں کی تعداد دیکھئے۔ افسوس صد افسوس ہے ہماری اسلامی زندگی پر جو ہم یورپ میں گزار رہے ہیں۔ نماز نہ پڑھنے والا انسان ناپاک ہو جائے تو خیال نہیں کرتا کہ ناپاکی کیا چیز ہے۔ ناپاک انسان کئی کئی دن ناپاک بدن سے روزی کماتا ہے۔ اسی وجہ سے یورپ کی کمائی میں برکت نہیں ہوتی۔ سینکڑوں روپیہ ہفتہ کمانے والا بھی ایک خالی برتن کی طرح ہوتا ہے جو دیکھنے میں بھرا ہوا ہے مگر اندر سے خالی ہے ✤

نماز چھوڑنے والا آہستہ آہستہ پوری اسلامی زندگی سے دور چلا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک جنت کی چابی نماز ہے۔ طہارت وضو کی چابی ہے وضو نماز کی چابی ہے نماز جنت کی چابی ہے ✤

اے یورپ کی چمکدار زندگی کی دلدل میں پھنسے ہوئے مسلم نوجوان اُٹھ اس گزری زندگی کو چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کا وعدہ کریں۔ جب نمازی اپنے بدن کو پاک کر کے طہارت و وضو کر کے سجدہ خداوندی میں پڑ کر کہتا ہے سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی اور کہتا ہے اَللّٰہُ اَکبَر۔ اللہ بہت بڑا ہے پھر بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

کہہ کر سُبحَانَ اللہِ، اَلحَمدُ لِلّٰہِ، قُلْ ھُوَاللہ پڑھتا ہے دل میں سکون ہوتا ہے۔ بے چین دل کی خوراک صرف نماز عبادت ہے نماز چھوڑ دینے والے کے دِل کی حالت یہ ہوتی ہے کہ تمام بدن بے چین رہتا ہے کبھی کثرت دولت زر، زمین، مکان، بنگلے، محل بنوانے کی فکر ہے۔ کبھی بچوں کو M.B.B.S.-P.H.D. بنوانے کی فکر ہے۔ تمام زندگی لمبے لمبے خوابوں میں بے نمازی مردہ لاش کی طرح پڑا رہتا ہے۔ ہائے دولت ہائے زمین ہائے مکان ہائے ہائے کرتے ہی اُس کی گردن پر عزرائیل علیہ السلام کا خنجر پڑتا ہے اور اس کے سہانے خوابوں کو موت کی آخری گھڑی چھڑا دیتی ہے۔ دُنیا کی زندگی میں نہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولَ اللہ پڑھا نہ درود پاک نہ نماز پڑھی جب موت کا فرشتہ موت کے وارنٹ لے کر حاضر ہو کر چھاتی پر چڑھتا ہے۔ اب تمام گھر والے پاس بیٹھے کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہِ مُحَمَّدٌ رَّسُولَ اللہِ تاکہ مرنے والے کی زبان پر آخری بار کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہِ مُحَمَّدٌ رَّسُولَ اللہ جاری ہو جائے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ اُس کی زبان پر کلمہ نہیں چڑھتا۔ بلکہ دولت مکان بنگلے بھوسہ خریدنے کا کاروبار کی کثرت کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ آخری وقت میں بھی کلمہ نصیب نہ ہو سکا +

افسوس ہے اُس کم نصیب مسلمان پر جو پیدا تو ہوا ایک مسلم خاندان میں مگر موت کے وقت کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ بھی زبان پر نہ چڑھ سکا۔ اس لئے انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کے خاص تین وظیفے ہیں:۔

نمبر ۱۔ ہر روز پابندی کے ساتھ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہِ مُحَمَّدٌ رَّسُولَ اللہِ پڑھنے کا وظیفہ ہے۔ جو موت آنے تک جاری رہے +

نمبر۲ - نماز کی پابندی - وقتِ مقررہ پر نماز ادا کی جائے - گنڈے دار نماز سے فائدہ نہیں ہوتا +

نمبر۳ - اپنے مال سے علم - عقل - دماغ و دولت ہر طرح سے اشاعتِ دین کا کام کیا جائے +

یہ تین وظیفے انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کے خاص نمبر ہیں +

جب یہ تین کام پوری طرح سے ہو جائیں گے - پھر رمضان شریف کے روزے - ارکان حج بیت اللہ - زکوٰۃ دینا بھی آسان ہو جائیں گے +

نماز پانچ وقت مقرر وقت پر پڑھی جائے اوقات و رکعت کا خاکہ درج ذیل ہے :-

نمازِ صبح	:- دو سنّت - دو فرض	۴	رکعت
نمازِ ظہر	:- چار سنّت - چار فرض - دو سنّت - دو نفل . . .	۱۲	"
نمازِ عصر	:- چار سنّت - چار فرض	۸	"
نمازِ مغرب	:- تین فرض - دو سنّت - دو نفل	۷	"
نمازِ عشاء	:- چار سنّت - چار فرض - دو سنّت - دو نفل - تین وتر - دو نفل	۱۷	"
نمازِ جمعہ	:- چار سنّت - دو فرض - چار سنّت - دو سنّت دو نفل	۱۴	"

نمازِ فجر صبح کی سُرخی ظاہر ہونے سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے پہلے پڑھنی ضروری ہے :-

نماز ظہر 1 بجے تا 3 بجے تک موسمِ گرما میں - اور موسمِ سرما میں 1 تا 2 بجے

نماز عصر 3 تا 6 بجے موسمِ گرما ½2 بجے تا ½3 بجے موسمِ سرما میں +

نمازِ مغرب - سورج غروب ہونے سے آدھ گھنٹہ تک رہتا ہے
نمازِ عشاء - مغرب کی نماز سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد شروع ہو کر آدھی رات تک ہوتا ہے ۔

نمازِ جمعہ :- گرمیوں میں 3 بجے اور سردیوں میں ۱ بجے ہوتا ہے ۔
مزید اوقات کے لئے مقامی حضرات اپنی جامع مسجد کے امام سے رجوع کر سکتے ہیں ۔

مندرجہ بالا اوقات لندن انگلستان کے متعلق ہیں ۔

نماز پڑھتے وقت دل میں خدا کا خوف ضروری ہونا چاہئے - کہ اگر میں خدا کو نہیں دیکھ سکتا تو خداوندِ عالم خود مجھے دیکھ رہا ہے ۔
مسلم اور غیر مسلم میں صرف نماز کا فرق ہے آپ اپنے متعلق بھی سوچئے کہ اب ہم کون ہیں - نماز پڑھتے ہیں تو مسلمان ہیں اگر نماز نہیں پڑھتے تو مردہ جانور کی چلتی پھرتی لاش ہے - جو بچے پیدا کرتا ہے کھاتا پیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مُردہ روح ہے جو خدا کی زمین پر پھرتی ہے زمین اُس ناپاک رُوح سے پناہ مانگتی ہے ۔

میرے مسلم دوستو! کم از کم نماز کی پابندی تو کر لیا کرو - تاکہ آخرت میں ہماری مشکلات کم ہو جائیں - نماز دُنیا کی زندگی میں بھی سکونِ قلب پیدا کرتی ہے -

میدانِ حشر

پچاس ہزار سال کا ایک دِن ہوگا - سورج سوا نیزے پر لا کر کھڑا کر دیا جائیگا - گرمی اور سورج کی شدّت سے ہر انسان پسینہ پسینہ ہوگا - وہاں کوئی رشتہ دار، دوست ماں باپ بیوی بچے کوئی چیز کام نہیں آئے گی - ہر انسان یہ تصور کرے گا

کہ آج میری جان بچ جائے۔ اس عذاب سے باقی چاہے تمام دُنیا پھانسی لگ جائے۔ گرمی میں ڈوبے ہوئے سیاہ کار انسان اپنے باپ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے کہ آپ اللہ تبارک تعالےٰ کے پاس ہماری سفارش کریں کہ ہمارا حساب کتاب شروع ہو جائے۔ مگر وہ بزرگ اِنکار کردیں گے۔ پھر یہ طوفان میں ڈوبا ہوُا انسانی لشکر باری باری تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس جائے گا۔ تمام پیغمبرؐ انکار کریں گے۔ پھر آخری بار تمام انسانوں کا لشکر محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے گا کہ آپ ہماری سفارش کر دیجئے بارگاہِ خداوندی میں تاکہ حساب کتاب شروع ہو جائے پھر محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کریں گے۔ اور حساب کتاب شروع ہوگا۔

افسوس ہے اُس ذلیل قوم پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنی تجارت چلانے کے لئے نئے نئے نبی تیار کر رہے ہیں۔ یہاں ہم فتنۂ مرزائیت کو آگاہ کر دینا چاہتے ہیں کہ وہاں تمہاری دوگلی پالیسی کی حالت کیا ہوگی۔ جبکہ تم مرزا غلام احمد قادیانی کو جا کر ملو گے۔ جو کہ جہنم میں ہوگا اور کہو گے کہ مرزا قادیانی تم بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں ہماری سفارش کرو۔ افسوس ہے تمہاری کم عقلی پر کہ بڑے بڑے جلیل القدر پیغمبر تو سفارش سے اِنکار کردیں گے۔ نہ جانے تمہارا یہ گمراہ فرقہ کو نسے نبی کی سفارش کرائے گا جبکہ تم کئی نبیوں کو گالیاں دیتے ہیں۔

میدانِ حشر کا میدان عرفات کا میدان ہے وہاں سے حساب کتاب شروع گا۔ جو نیک لوگ اپنی زندگی کو اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق گزارتے ہیں۔ وُہ لوگ اس پچاس ہزار

سال کو ایک منٹ کی طرح گزار دیں گے۔ انسان کو اس چند روزہ زندگی میں ذخیرہ آخرت کے لئے نیک عمل کرنے چاہئیں تاکہ میدان حشر کی گرمی سے نجات مل جائے +

قبر کا عذاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر یا تو جنت کا باغ ہے یا پھر جہنم کا گڑھا ہے موت کے بعد سب سے پہلی منزل قبر ہے۔ ابھی گھر والے اپنے مُردے کو دفن کرنے سے واپس نہیں جاتے کہ فرشتے آجاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ مرنے والے بتا تیرا خدا کون ہے تیرا رسول کون ہے تیرا دین کیا ہے۔ نیک اعمالوں میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہو گا۔ اگر آپ نے ان چاروں سوالات کا جواب درست دے دیا۔ تو گویا آپ کی مشکل آسان ہو گئی ورنہ گردن پر دُرّے لگنے شروع ہو گئے۔ بداعمال لوگوں کو ان سوالات کا جواب ہی نہیں آئے گا۔ وہاں یہ سوال نہ ہو گا۔ کہ کتنے محل کارخانے کتنی موٹر بس بنگلے کتنا روپیہ بنک میں جمع کرایا۔ وہاں نیک اعمالوں کا سوال ہو گا۔ پھر سود خوار زکوٰۃ نہ دینے والے انسانوں پر ایک زہریلا سانپ مسلط کر دیا جائے گا۔ جو تمام عمر تک ڈستا رہے گا۔ وہ زہریلا سانپ جس کے متعلق محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر وہ سانپ دُنیا کی زمین پر ایک پھنکار مار دے تو قیامت تک کوئی چیز اُس زمین پر پیدا نہ ہو پھر فرمایا کہ میں دُعا کرتا کہ میری اُمت کو قبر کا عذاب دُنیا میں دکھا دیا جائے مگر فرمانِ خداوندی ہے۔ کہ اگر زندہ لوگ اپنے مُردوں کا قبر کا عذاب معلوم کر لیں۔ تو اپنے مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیں۔ اتنا سخت عذاب ہے قبر کا +

حضرت عثمانؓ غنی قبر کے عذاب سے اتنا روتے تھے کہ آنکھوں سے

پانی بہہ کر ڈاڑھی مبارک تر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے کہ کاش میں کوئی تنکا ہوتا۔ کاش میں کوئی پرندہ ہوتا کہ مر جانے کے بعد کوئی حساب کتاب مجھ سے نہ لیا جاتا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ پوری اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہیں۔ آپ کی شان کا کوئی بزرگ پوری اُمّت میں نہیں ہے۔ پھر بھی قبر کے عذاب سے روتے تھے۔ آج ہماری یورپین زندگی پر نظر ماریں تو معلوم ہو گا کہ ہم ایک سال میں کتنی نمازیں پڑھتے ہیں کتنی مرتبہ شراب پیتے ہیں۔ زنا کاری کی مثال تو سوروں کتوں کی طرح ہے جیسے جانور جیسے ہم انسان مقیم یورپ۔

دوزخ کی آگ

دُنیا کی آگ جو ہمارے استعمال میں آتی ہے دوزخ کی آگ اس آگ سے ستّر بار زیادہ تیز ہو گی۔ اور پھر زنا کار شراب خوروں کی سزاؤں کے متعلق تو فرمانِ نبویؐ ہے کہ بدن کا سارا چمڑہ جل کر خاک ہو جائے گا۔ پھر نیا چمڑہ دے کر دوبارہ پھر دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ وہ انسان جو دُنیا میں زنا کاری کر کے دوسرے لوگوں کی عزت سے کھیلتا ہے۔ مال جمع ہو مگر زکوٰۃ نہ دے۔ نماز کا وقت ہے مگر کھیل تماشہ میں ضائع کر دی۔ ایسی زندگی اللہ تبارک کے باغی لوگوں کی سزائیں ایسی ایسی حدیث نبوی میں درج ہیں کہ پڑھ کر آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ دوزخ کے درجے بھی ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ نبویؐ ہے کہ معراج کی رات میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ اپنے چہرے کا ایک طرف کا گوشت نہیں رکھتے۔ اُن کا آدھا چہرہ سانپ نوچ لیتا ہے۔ پھر نیا چہرہ مل جاتا ہے پھر سانپ نوچ لیتا ہے میں نے حضرت

جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ امانت میں خیانت کرتے تھے۔ پھر بڑے بڑے پیٹوں والوں کو دیکھا کہ اُن کے پیٹ میں آگ بھری ہے میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو فرمایا کہ یہ لوگ یتیم کا مال کھاتے تھے۔ پھر ایک قوم کو دیکھا کہ ایک طرف مردہ بدبودار گوشت ہے اور دوسری طرف اچھی قسم کا کھانا ہے۔ مگر وہ لوگ کبھی بدبودار کھانا کھاتے ہیں کبھی اچھا۔ میں نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں۔ فرمایا کہ زناکار عورتیں اور زناکار مرد ہیں۔ جو دنیا میں حلال بھی کھاتے رہے اسی طرح نماز کے متعلق ہے۔ کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتا ایک دن کی نماز چھوڑنے والے کو دو لاکھ پچاون ہزار سال دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اب ہم اپنی زندگی پر غور کریں ہم تو نماز کبھی صرف عید کے موقع پر پڑھتے ہیں وہ بھی اس صورت میں کہ عید اتوار کے دن ہو ورنہ دوسرے دنوں میں تو ہم اپنے مردہ لوگوں کو بھی دفن نہیں کرتے کیونکہ 65 روپیہ یومیہ مزدوری ملتی ہے۔ ہماری نظر میں بجائے نماز کے روپیہ زیادہ اچھا ہے۔

پُلِ صراط

دوزخ جہنم کے درمیان ایک گھاٹی ایسی آئے گی۔ کہ جس پر سے ہر انسان کو گزرنا ہوگا۔ جس کی مثال یوں ہے کہ تلوار سے تیز اور بال سے زیادہ باریک ہو گی۔ اُس کٹھن گھاٹی سے گزرنے کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں۔ جو نیک لوگ ہونگے وہ بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ جیسے بجلی کی کڑک سے ہزاروں میل کا سفر

ایک منٹ میں طے ہو جاتا ہے پھر جو اُس سے کم درجہ کے ہونگے وہ آہستہ آہستہ چل کر گزر جائیں گے۔ جیسے جیسے اعمال ہوں گے۔ وُہ اُسی طرح پُل صراط پر سے گزر جائیں گے۔ مگر جو لوگ بد نصیب دُنیا میں اپنی پوری زندگی خلاف احکامِ خداوندی گزار کر اس جگہ سے گزریں گے وہ سب کٹ کر جہنم کی آگ میں گر پڑیں گے۔ آئیے آج ہی سے ہم بھی اپنی زندگی کا رُخ اپنے آقا نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ڈال لیں تاکہ کل ہم بھی اس سخت پل صراط پر سے آسانی سے گزر جائیں۔ آج دُنیا کی چمکدار زندگی نے ہم کو آخرت بھلادی ہے۔ لمبے لمبے خوابوں نے ہم کو پل صراط کی راہ بھی بُھلادی ہے۔ اگر ہم حقیقت میں پُل صراط کے گزرنے کو مانتے تو پھر یہ شراب خوری، زناکاری، جوئے بازی، سُود خوری اور غریبوں کا خون پینے والی بیماری سے نفرت کرتے۔ یہ سینما یہ ڈانس یہ غیر لوگوں کی عورتوں کو اپنی بغل میں لے کر ناچنا۔ نماز روزہ کو اس لئے چھوڑ دینا کہ جب موت آئے گی دیکھا جائے گا۔ ابھی تو عیش کر لینے دیجئے اے بھولے ہوئے مسافر! اپنی راہ و منزل کو چھوڑنے والے مسلم قوم کے نوجوان یہ دُنیا یہ محلات، کارخانے، عیاشی، شراب، زناکاری حرام خوری چند روز کی مہمان ہے۔ عنقریب حضرت عزرائیل علیہ السلام کا خنجر تمہاری گردن پر ہوگا۔ یہ خوبصورت چہرہ یہ لمبے لمبے خوبصورت بال تمام مٹی کا ڈھیر بن جانے والے ہیں۔ قبر کی ہزاروں مٹی تیرے اس خوبصورت چہرے کو دبوچ لے گی وہاں صرف نیک اعمال کام آئیں گے۔ اُٹھ اس گندے لبادہ کو پھینک کر سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا کالا کمبل اوڑھ لیں تاکہ پل صراط کے راستہ سے بجلی کی طرح گزر جانے میں مدد

ہو جائے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نیک عبادات ہی سے پل صراط سے گزرنے میں آسانی ہوگی۔

ختمِ نبوّت

عقیدہ ختمِ نبوّت ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلامی زندگی کی اصل رُوح ہے۔ جیسے اگر انسان کے اندر سے رُوح نکال دی جائے تو جسم مُردہ لاش رہ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر اسلامی زندگی کے تمام اُصولوں پر عمل بھی کیا جائے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ بھی ادا کی جائے لاکھوں روپیہ بھی خیرات کیا جائے۔ تمام دن رات عبادتِ الٰہی میں گزاری جائے اس کے باوجود بھی وہ انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبرؐ نہ مان لیا جائے اُس انسان کی مثال ایسی ہے جیسے بدن سے رُوح نکال لینے کے بعد انسان مُردہ ہے جو مٹی کا ڈھیر ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ نہ اُس کو بیوی کی ضرورت ہے نہ اولاد کی وہ صرف ایک ہے۔ اسی طرح قرآن مجید ایک ہے۔ جو قیامت تک کے لئے کافی ہے جس میں ہماری رہنمائی کے لئے ہر چیز موجود ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے جو قیامت تک ایک ہی رہے گا۔ یعنی مکہ مکرمہ اُسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک ایسے نبیؐ ہیں۔ جن کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کام دوسرے نبی آکر کرتے ہیں وہ تمام نبوّت کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس نے پورا کر دیا ہے۔ اب قیامت تک کے لئے محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت قیامت تک جاری رہے گی۔ اگر نفس پرست، شیطان فطرت والے انسان کسی کذّاب دجّال کو نبی بنالیں

تو اُس سے ہمارے محبوب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ کی نبوت پر کوئی روشنی کم نہ ہو گی۔ جس طرح مسیلمہ کذاب کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں قتل کر کے جہنم میں پہنچا یا گیا ہے اُسی طرح دورِ حاضرہ کا کذاب بھی تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ جو باقی اُس شیطان کے چیلے بقایا ہیں اُس کی وجہ یہ ہے۔ کہ صحابہؓ کرام کے دَور میں مسیلمہ کذّاب دعویٰ نبوت کرتا ہے تو صحابہؓ کرام کی پاک جماعت جو نورِ ایمان سے بھرپور تھی۔ وُہ یہ برداشت نہ کر سکے کہ مسیلمہ کذاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر حملہ کرے اسی وجہ سے اُس کذاب کو تباہ و برباد کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ صحابہ کرام کے ایمان کی یہ حالت تھی کہ آج اگر ہم تمام دنیا بھر کے ۹۵ کروڑ مسلمان اپنا ایمان ایک ترازو میں رکھیں اور دوسری طرف ترازو میں صرف حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ایمان رکھا جائے تو پچانویں کروڑ مسلمانوں سے زیادہ بھاری ایمان حضرت ابو بکرؓ صدیق کا ہو گا۔ اگر حضرت علیؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرتِ عثمانؓ یا کسی بھی صحابیؓ کا ایمان تول لیا جاوے۔ تو پچانوے کروڑ مسلمانوں سے زیادہ بھاری صرف ایک صحابی کا ہو گا۔ آج ہمارے ایمان کمزوری کی وجہ سے نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ یہودی انصاری دورِ نبوت میں بھی تھے مگر اتنے شان و شوکت والے نہ تھے۔ جتنے آج مسلمان قوم نے قرآن مجید حدیث نبویؐ پر عمل کرنا چھوڑ دیا اور تمام مسلمان آج غیر مسلم لوگ کے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہیں۔ روس، امریکہ، برطانیہ، چین، فرانس کوئی بھی حکومت مسلمانوں کی دوست نہیں ہے۔ یہ سب ایک ہی ترازو کے بٹے چٹے ہیں۔ دیکھنے میں اگر دو طبقے نظر آتے ہیں یہ ہمارے مسلمانوں کی آنکھوں کی کمزوری ہے ورنہ یہودی انصاری دو تو ایک ہی گروپ ہیں۔ روس، امریکہ۔ برطانیہ، فرانس، چین یہ

مرزا غلام احمد قادیانی، پرویزی فرقہ منکر حدیث اور منکر صحابہؓ کے جتنے فرقے پیدا ہو رہے ہیں یہ سب ہمارے ایمان کی کمزوری ہے ہماری کوئی جماعت اتنی مضبوط نہیں ہے کہ ان گمراہ فرقوں کے مقابلہ ڈٹ کر کرے۔ اگر کوئی اس کام کے لئے میدانِ عمل میں آتا ہے تو اپنے مسلمان بھائی ہی اُس پارٹی جماعت کے خلاف فتوے لگانے شروع کر دیتے ہیں۔ نہ خود کوئی کام کرتے ہیں نہ کسی دوسرے کرنے والے کو کرنے دیتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی مذہب اسلام کے لئے سانپ بنے ہوئے ہیں۔ آج ضرورت ہے کہ ہم مل کر فتنہ مرزائیت، بہائیت، پرویزیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک باعمل مضبوط جماعت تیار کریں۔ افسوس ہے کہ اگر کوئی صاحب ایک روپیہ صدقہ و خیرات کرتا ہے تو وہ جماعت کو ایک دو روپیہ دیگا۔ بعد میں پہلے اُس جماعت پر اعتراض کرنے شروع کر دے گا۔ آج اہل سنّت، اہل حدیث دیوبندی، بریلوی فرقوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ختم نبوّت کی تحفظ کرنی ضروری ہے ورنہ کل میدان حشر میں کوئی جواب نہ دے سکوگے

زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی خدمت میں ایک راز کی بات تحریر کر دی جا رہی ہے جو راز آپ کی ذات تک اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس تک محدود ہو گا۔ اگر آپ پانچ سو مرتبہ روزانہ پابندی کے ساتھ باوضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہیں چالیس دن متواتر تمام نمازیں باجماعت پڑھیں۔ یعنی چالیس دن کی پوری دو صد نمازیں باجماعت پڑھیں اور اپنے بدن کو پاک رکھیں۔ پاک حلال روزی کھائیں۔ پانچ صد مرتبہ یومیہ درود پاک نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھکر آپ کا حلیہ مبارک کا بیان پڑھکر اور پاک برحق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھکر قبلہ مُنہ کر کے سو جائیں۔ انشاءاللہ مجھے اپنے خداوندِ عالم کی ذات پر واثق امید ہے کہ وہ آپ کی محبت کے صدقہ سے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں آپ کو دکھا دے گا۔ یہ ایک راز ہے جو آپ کی ذات تک محدود رکھنا ضروری ہے۔ اگر آپ دیگر لوگوں کے پاس باتیں کرو گے تو پھر دنیا والے انسان آپ کی اس بات کا یقین بھی نہیں کریں گے۔ اور آپ اپنا راز غیر لوگوں کے پاس ظاہر کر دیں گے۔ یاد رکھیں یہ راز صرف آپ کی ذات تک محدود رہیگا تو بہتر ہے۔ دُنیا کی کسی جگہ کسی ملک میں کسی بھی شہر میں آپ یہ وظیفہ چالیس دن کا کر کے دیکھ لیں درود وہی ہے جو ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

اگر ہو سکے تو قیامِ مدینہ منورہ میں یہ وظیفہ کر لیں تو زیادہ مفید ہوگا ورنہ پھر کسی بھی جگہ کر سکتے ہیں۔ امتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام دُنیا کی زمین پاک ہے۔ جہاں دِل چاہے وظیفہ کر لیں روزی حلال کھانا ضروری ہے۔ پاک اور باوضو رہنا، درود شریف پڑھنا ۵۵ مرتبہ روزانہ اور نماز باجماعت پڑھنا ضروری ہے۔

سکونِ قلب

آج پوری کائنات بے چینی کے سمندر میں غرق ہے۔ دُنیا کے انسان سکونِ قلب کو دولت عزت بڑے بڑے محلات بنانے میں تلاش کرتے ہیں۔ کچھ لوگ موٹر کمپنی کارخانے بنانے میں سکون قلب تلاش کرتے رہے مگر اُن کو سکون کی جگہ بے چینی نصیب ہوئی

سکونِ قلب کا نسخہ درج ذیل ہے :-

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اتنی تاثیر ہے جس سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے (بیان القرآن)

ذکرِ الٰہی سے زبان تر رہنے سے مردہ دِل کو راحت ملتی ہے۔

اپنی زبان پر ہر وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ترانہ جاری رکھیں۔ صبح شام رات کو ہر وقت اپنی زبان پر اَللّٰہُ ھُوْ کا ترانہ جاری رکھیں۔

کائنات میں دو جگہ ایسی ہیں جہاں انسان کو سکونِ قلب ملتا ہے
۱۔ حجرِ اسود۔ مکہ مکرمہ ۲۔ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں۔

جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو تمام مشکلات تفکرات بے چینی سے نجات مل جاتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم اطمینانِ قلب کی آغوش میں آگئے ہیں دِل پر دماغ پر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ترانہ جاری رہتا ہے۔ آنکھوں میں محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری رہتے ہیں۔ دِل چاہتا ہے کہ اس دُنیا کی ذلیل و خوار زندگی سے نجات ہو جائے تاکہ موت مدینہ منورہ میں نصیب ہو جائے۔ یہی تمنا ہر مردِ مومن کی ہوتی ہے۔ جہاں سکون ہی سکون ہے۔ راحت ہی راحت ہے۔ جس طرح صحابہؓ کرام بھوک غربت مشکلات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھ کر خوش ہو جاتے آج بھی ویسی حالت ہے۔ ہم اپنی تمام مشکلات غربت افلاس کو بھول جاتے ہیں۔ جب روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کو دیکھتے ہیں

کتنی مبارک جگہ ہے رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ جو جنت کا ٹکڑا ہے۔ جہاں سکونِ قلب کی نہریں جاری ہیں۔ مانگو جو مانگنا ہے آج بارگاہِ خداوندی کا خزانہ کھلا ہوا ہے۔

مسجد نبویؐ

وہ مسجد ہے۔ جہاں خداوند عالم کی رحمت کی بارش ہر وقت برستی ہے۔ کیوں نہ برسے۔ جبکہ وہاں خداوند عالم کا پیارا حبیب سرکارِ دوعالم محبوب ربانی محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بمع اپنے دو وزیروں اور لاڈلے خلیفوں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ اس مسجد کی داستان میں کیا بیان کروں۔ جہاں روزانہ ستّر ہزار فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ اگلی صبح نئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جہاں لاکھوں انسان بارگاہ رسالت میں درود و سلام آنسوؤں کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ آنکھوں میں آنسو شبنم کے قطروں کی طرح بہ کر دیارِ نبیؐ کے قدموں میں گرتے ہیں۔ جوشِ محبت ٹھاٹھیں مارتا ہے۔ لوگوں کے دھکّے لگتے ہیں کیونکہ ہجوم زیادہ ہوتا ہے۔ مگر دل کی آواز آنکھوں کی زبانی جاری ہے۔ دل چاہتا ہے کہ موت کا فرشتہ اِسی جگہ آکر اپنے خنجر سے جان قبض کر کے اسی جگہ زندگی کا چراغ بجھا دے جہاں محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دربارِ عام ہے۔ جہاں جبرائیل علیہ السلام کے ترانے خدا کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنے۔ دِل چاہتا ہے کہ محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس سے لو لگا کر اپنی زندگی بھر کی داستان بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دی جائے۔ اے اللہ کے پیارے نبیؐ آپؐ کتنے سچے اچھے امینؐ تھے۔ کہ مکّہ کے کفار آپ کو امینؐ کہہ

کر پکارتے تھے۔ اے سیّد لولاک دِل چاہتا ہے کہ اب اسی پیاری بستی میں بقایا زندگی ختم کر دی جائے۔ اے اللہ کے پیارے رسول اللہ صلعم اللہ گواہ ہے۔ کہ تیری شان کا کوئی بشر اس پوری کائنات میں پیدا نہیں ہوا نہ ہوگا۔ آپ کی شان مجھ جیسا جاہل ناکارہ کیا بیان کر سکتا ہے آپ کی شان خداوندِ عالم سے پوچھنی چاہیئے۔ آپ کی شان فرشتوں سے پوچھی جائے آپ کی شان حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ بن خطاب سے پوچھئے کہ آپؐ کی محبّت پر ہر چیز قربان ہے۔ آج ہماری زندگی اور یہ لمبی لمبی ڈاڑھیاں اور لمبے لمبے چوغے آج صرف دکھلاوے کی باتیں ہیں۔ ورنہ ہماری عملی زندگی تو آج سنّت نبوی کے خلاف ہے۔ آج ہماری عملی زندگی کی بداعمالیوں نے تیرے دین کو جو نقصان پہنچایا ہے۔ وُہ اتنا ہے جیسے ایک زہریلا سانپ کسی کو ڈنک مار کر نقصان پہنچاتا ہے۔ اُسی طرح آج ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دیوبندی، بریلوی، اہل سنّت، اہل حدیث کے جھگڑوں میں ڈال کر تباہ کر رہے ہیں۔ آج ضرورت ہے کہ ہم مل کر ایک مضبوط جماعت بنائیں۔ وہ جماعت جو آپ کی اور آپ کے صحابہؓ کرام کی جماعت تھی۔ مسجد نبوی وہی مسجد ہے۔ جو کھجوروں کے تنوں سے قائم کی گئی۔ اور جب بارش ہوتی تھی۔ تو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر چھینٹیں پڑ جاتی تھیں۔ اُسی مسجد سے خدا کا آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام دُنیا کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ترانے سُناتا رہا۔ اور اسی مسجد میں اسلامی زندگی کی بُنیاد دین قائم رکھنے کے منصوبے بنائے گئے۔ یہاں سے ہی مسلمان قوم کو دُنیا کی امامت ملی اور وقار ملا۔ اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور یہاں اتنا سکونِ قلب ہے کہ پوری

کائنات میں اس مسجد کے برابر سکونِ قلب نہیں ہے۔ گو مسجد الحرام مکہ مکرمہ کی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ مگر سکونِ قلب صرف مسجد نبویؐ اور روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہے خدا رحم کرے اُس ظالم مسلمان پر جو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار میں آکر بھی مسجد نبویؐ اور پیارے شہر کی برکت کے تاثرات سے متاثر نہیں ہوتا۔ مسجد نبویؐ تیار کراتے وقت جو جگہ خریدی گئی وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مال سے دو یتیم بچوں سے خریدی گئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے مسجدِ نبویؐ کو وسیع کیا۔ پھر دوسرے بزرگ بھی اس مسجد کا احترام کرتے رہے۔ ترکوں نے مسجد نبویؐ کو نئے سرے سے لال رنگ کے پتھروں سے قائم کیا۔ پھر سعودی عرب کی حکومت نے اگلا حصہ مزید وسیع کیا۔ آج جو لال رنگ کے پتھروں سے تیار شدہ مسجد ہے وہ ترکوں کی یادگار ہے۔ جو سفید رنگ کے پتھروں سے قائم کی گئی وہ سعودی عرب کی حکومت کی ہے۔ مسجد نبویؐ کے کئی دروازے ہیں۔ **بَابُ السَّلام۔ باب عمرؓ بَابِ مجیدیہ** زیادہ مشہور ہیں۔

مدینہ کی دیگر مساجد

مدینہ منورہ کی سب سے بڑی بابرکت مسجد تو مسجد نبویؐ ہے۔ جہاں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود آرام فرما ہیں ✤

مسجد قبلتین

وہ مسجد ہے جو میدانِ خندق سے دو میل باہر مدینہ یونیورسٹی کے قریب ہے۔ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم بمع

صحابۂ کرام اس مسجد میں نماز مسجد اقصیٰ بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے کہ خداوندِ عالم کا حکم آیا۔ کہ نماز کی حالت میں ہی اپنے مُنہ کعبہ کی طرف پھیر لیں۔ نماز کی حالت میں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بمع صحابۂ کرام اپنا چہرہ کعبہ کی طرف تبدیل کر لیا۔ اِس کا ایک مینار بیت المقدس کی طرف ہے۔ دوسرا کعبہ کی طرف ہے۔ یہاں نفل پڑھنے کا بہت ثواب ہوتا ہے۔

مسجد قبا

جب میرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ سے دو میل جنوب کی طرف بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں قیام فرمایا۔ اسی قیام میں اس مسجد قبا کی بُنیاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے رکھی یہ مسجد اسلام میں پہلی مسجد ہے۔ مسجد نبویؐ سے بھی پہلی مسجد ہے اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک حج عمرہ کے برابر ہے۔ صحابۂ کرام پر خدا کی کتنی بڑی رحمت تھی۔ کہ خدا کا نبی صلعم اُن کا مہمان ہو۔ آج ہم لوگ تو صحابۂ کرام کی زندگی پر بھی نکتہ چینی کرنے لگے۔

مسجد الفتح

یہ مسجد جبل سطع کے غربی کنارے پر واقع ہے۔ جنگ احزاب میں جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی کھدائی میں مصروف تھے۔ اور شکمِ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ اور آپؐ کو قیصر و کسریٰ کی حکومت کی بشارت دی گئی تھی۔ اس وقت پیر، منگل۔ بدھ تین نمازیں اسی مسجد میں آپ نے پڑھیں۔

مسجد سلمانؓ فارسی

میدانِ خندق کے اندرونی حصہ میں پہلی مسجد

ہے۔ جو حضرت سلمانؓ فارسی کے نام پر ہے۔ اس مسجد میں بھی حجاج نفل پڑھتے ہیں۔ اِس کے قریب ہی دیگر پانچ مسجدیں ہیں جو کہ خمسا مساجدین کے نام سے مشہور ہیں۔ سلمانؓ فارسی نبی صلعم کے صحابی ہیں ۔

مسجد حضرتِ عمرؓ بن خطاب

یہ مسجد بھی میدان خندق میں واقع ہے۔ جو حضرتِ عمرؓ کے نام سے مشہور ہے۔ خدا کی لاکھ لاکھ رحمتیں نازل ہوں ہمارے پیارے صحابہؓ کرام پر۔ میدانِ خندق کی جنگ جس انداز میں لڑی گئی ہے۔ اُس کی تفصیل ہماری دوسری کتاب دیارِ حبیبؐ میں درج ہے۔ افسوس ہے ان مُسلمانوں پر جو ان مساجد میں نہ جاتے اور نہ نفل پڑھتے ہیں۔ محبت صحابہؓ کرام کا عملی ثبوت ان سے محبت کرنا ہے جیسے خمسا مساجدین میں ۔

مسجد حضرت ابو بکرؓ صدیق

ایک مسجد حضرت ابو بکرِ صدیق کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ جہاں لوگ نفل پڑھتے ہیں آپ بھی وہاں جائیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابیؓ یارِ غار کی مسجد میں نفل پڑھ کر سچے عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کا بدلہ ادا کریں ورنہ نبی صلعم کی محبت سے بھی خالی رہ جاؤ گے ۔

مسجد حضرت علیؓ

مسجد علیؓ بھی میدانِ خندق کے اندر ہے۔ ہمارے کم عقل لوگ اِن میں سے کچھ مساجد میں جاتے ہیں اور کچھ مساجد میں نہیں جاتے۔ حالانکہ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کہ میرے

تمام صحابہؓ ستاروں کی طرح ہیں۔ جس کی بھی پیروی کرو گے راہ پا جاؤ گے کسی مسلمان یا کسی غیر مسلم کو کوئی حق نہیں ہے کہ صحابۂ کرام کی زندگی پر نکتہ چینی کرے۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق غارِ یار اور نبی صلعم کے خسر اور سب سے زیادہ مال و دولت قربان کرنے والے ہیں اور حضرت علیؓ بھی نبی صلعم کے داماد بھی بھائی بھی اور ہر چیز قربان کرنے والے ہیں۔

مسجدِ فاطمہؓ خاتونِ جنّت

حضرت علیؓ کی مسجد کے ساتھ ہی ایک نشانات والی مسجد ہے حالانکہ اس کی عمارت نہیں ہے صرف پتھروں کو جمع کر کے نشانات بنا دیئے ہیں یہ مسجد فاطمہؓ خاتونِ جنّت کی یادگار ہے۔ جہاں ہر حاجی نفل پڑھتا ہے۔ میرے دوستو! بزرگو ہم سچے دل سے خاندانِ نبوّت اور صحابۂ کرام سے محبت کرنا اپنے اُوپر فرض کریں ورنہ ہماری نجات نہ ہو گی۔ اُن بزرگوں کی ہی محنت و قربانی کا پھل ہے جو ہم کھاتے ہیں۔

مسجد بنی حرام

مسجد فتح سے جاتے ہوئے سطح جبل ہے اِس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اپنی اُمّت کے لیئے دعا مانگی یہاں ہی ایک غار ہے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کے وقت آرام فرمایا۔ یہاں ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلعم پر وحی لے کر نازل ہوئے کہ آپؐ کی ہر دُعا اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی۔ مگر آپؐ کی اُمّت میں آپس کی لڑائی فساد رہے گا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ گھر چراغ سے گھر کو آگ لگ رہی ہے۔ ایک جماعت دوسری جماعت

کو کافر کہتی ہے - یہ آپس کا فساد ہی اسلامی زندگی کو نقصان دے رہا ہے۔

مسجد شمس

مسجد قبا سے نصف میل کے فاصلہ پر مشرق کی طرف کچھ پُرانی بنیادیں ہیں - جو مسجد شمس کی ہیں - اس پاک زمین پر ایک بار نبی صلعم حضرت علیؓ کے زانو پر سر رکھکر سو رہے تھے کہ حضرت علیؓ کی نمازِ عصر قضا ہو گئی - اللہ کا پیارا نبی صلعم دُعا کرتا ہے کہ یا اللہ سورج دوبارہ نکلے تاکہ حضرتِ علیؓ نماز ادا کر لیں - آپؐ کی دُعا سے سورج واپس لوٹ آیا اور حضرتِ علیؓ نے نماز ادا کی - یہ صداقتِ اسلام کا بیّن ثبوت ہے +

مسجد غمامہ

اس میں نبی صلعم عیدین کی نمازیں پڑھتے تھے - اب مدینہ کی آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے تمام نمازیں مسجد نبویؐ میں پڑھی جاتی ہیں - بہت اچھی مسجد ہے - اس مسجد میں بھی حجاج نفل پڑھتے ہیں آپ بھی جائیے اور یادگار نبوی صلعم میں اضافہ کریں اور ثواب حاصل کریں +

مسجد جُمعہ

مسجد قبا کے مشرق کے کنارے پر ایک قبیلہ بنو سالم آباد تھا - جب نبیؐ صلعم مدینہ کی طرف قبا سے مدینہ بڑھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام جُمعہ فرض ہونے کا حکم لے کر آئے - اور آپ نے اسلام میں پہلا جُمعہ یہاں پڑھا - اسی جگہ یہ مسجد ہے - آپ کسی ٹیکسی والے سے اُجرت مقرر کر کے جلدی سے جلدی مدینہ کی مساجد کی زیارت کریں یا پھر پیدل چل کر زیارت کریں +

مسجد حمزہؓ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ میدانِ اُحد میں بمعہ ستر صحابہؓ کرام شہید ہو گئے تھے۔ ستر صحابہ کو ایک ہی قبر میں اللہ کے پیارے نبیؐ نے دفن کر دیا تھا۔ حضرتِ امیر حمزہؓ ایک قبر میں دفن ہیں ساتھ ہی دو اور صحابی ہیں۔ جو امیر حمزہؓ کے قریب ہی مدفون ہیں۔ میدانِ اُحد مدینہ سے 3 میل شمال کی طرف ہے۔ جہاں اسلام کی جنگ اور کفّار کی جنگ ہوئی تھی وہاں ہی مسجد حمزہؓ ہے +

میدانِ اُحد پر ایک نظر ہم دوسری جگہ دیں گے۔ اور ہماری کتاب دیارِ حبیبؐ میں بھی آچکی ہے۔ غور و فکر کرنے کی بات ہے۔ کہ آج مسلمان قوم طرح طرح کی فتنہ انگیزی میں پھنس گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام کرنا ہی ہماری نجات کا ضامن ہے اگر ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبیؐ نہیں مانتے۔ یا پھر صحابہؓ کرام کی زندگی پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو ہماری تمام عبادات اور نیکیاں برباد ہونگی کوئی چیز بھی کارآمد نہ ہو گی۔ ہماری نجات محبت رسول صلعم اور محبت صحابہؓ پر مبنی ہو گی۔

بارگاہِ رسالتؐ میں آخری سلام

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اب آپؐ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اب آپؐ سے جدا ہوتا ہوں۔ اے اللہ کے آخری نبیؐ امن و عافیت کا خواہاں ہوں۔ جنابؐ کے واسطے سے اور جناب کی بارگاہِ رسالت سے اے

اللہ کے نبیؐ۔ اللہ کے پیارے حبیبؐ اللہ تعالٰے سے
دُعا ہے کہ وہ میری اس حاضری کو جو دو سال تک مجھ
سیاہ کار کو نصیب ہوتی رہی آخری نہ بنا دے بلکہ صحت
و سلامتی کے ساتھ بار بار روضۂ اقدسؐ کی زیارت کی حاضری
کا بار بار شرف عطا فرمائے "*

اگر موت آجائے تو آج کے دن سے قیامت تک کے
لئے اپنی شہادت اپنی امانت اپنے عہد اور وعدہ کو آپؐ
کے پاس محفوظ کر چکا ہوں۔ اور اس بات کی گواہی دیتا
ہوں کہ خدا تعالٰے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا
ہوں کہ ہمارے سردار آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
کے بندے اور آخری رسولؐ ہیں۔ نیز اپروردگار اُن تمام
عیبوں سے پاک ہے جو کفار و منافق اُس کے ذمہ لگاتے
ہیں وُہ نہ کِسی کا باپ ہے نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ اُس
کی کوئی بیوی ہے وہ صرف ایک ہے *

دِل نہیں چاہتا کہ مدینہ منورہ چھوڑ کر لندن جائیں مگر مجبوریاں انسان
کو ایسا کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ ہم مدینہ منورہ سے نمازِ جمعہ کے بعد لندن
روانہ ہوتے ہیں۔ مدینہ سے 110 میل خیبر ہے۔ جہاں سرورِ کائنات صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو فرمایا تھا۔ کہ کل جنگ خیبر میں ایسے جوان
کے ہاتھ میں اسلامی جھنڈا ہوگا۔ جس سے خیبر فتح ہوگا۔ تمام رات صحابہؓ
کرام خوش رہے سب ہی سوچتے رہے کہ دیکھیں کل کس خوش نصیب کو

اسلامی فتح کا جھنڈا نصیب ہوگا۔ اگلی صبح محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یاد فرمایا۔ حالانکہ آپ کی آنکھیں خراب تھیں۔ آپؐ نے اپنا لعابِ مبارک آنکھوں میں ڈال کر فرمایا کہ جاؤ آج قلعہ خیبر آپ کے ہاتھ سے فتح ہوگا۔ اِنشاء اللہ اسی طرح ہوا۔ یہودیوں کا قلعہ حضرت علیؓ نے فتح کیا۔ آج بھی وہ قلعہ موجود ہے پاس ہی ایک اُونچی مسجد ہے۔ جو حضرت علیؓ کے نام سے موسوم ہے۔ قلعہ کی اُونچائی بہت ہے بڑی مشکل سے اُوپر جایا جاتا ہے۔ ہم لوگوں نے قلعہ دیکھا محسوس ہُوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کتنے بہادر تھے کہ جان تک قربان کر دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت پر۔ ایک جگہ حضرت علیؓ نے غصّہ میں آکر تلوار ماری وہ تلوار زمین پر گری۔ وہاں سے ایک چشمہ جاری ہُوا۔ آج چودہ سو سال گزرنے پر بھی وہ چشمہ جاری ہے جہاں سے ہم لوگوں نے پانی پیا ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہے اس چشمہ کا۔ اس چشمہ کے پانی سے بدر کا کافی علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ چھوٹا سا چشمہ ہے دیکھنے میں یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے ہم آبِ زم زم کے چشمہ کو دیکھ رہے ہیں یا میدانِ خیبر کے چشمۂ حضرت علیؓ کو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں سے چشمۂ آبِ زم زم مکّہ میں جاری فرمایا۔ حضرتِ علیؓ شیرِ خدا کی تلوار سے جاری شدہ چشمہ میدان خیبر میں ہے۔ کھجوروں کے لمبے لمبے درخت گرم گرم ہوائیں اور مدینہ کے یہودیوں کی سازشیں جو وہ پیغمبرِؐ اسلام کے خلاف کرتے تھے آج بھی میدانِ خیبر سے یاد دلاتی ہیں۔

تبوک

مدینہ منورہ سے 430 میل بدر سے
320 میل مکہ 715 میل لندن سے
3500 صد میل دُور ہے۔ چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں کی آب و ہوا رات کو ٹھنڈی ہوتی ہے۔ دن کو گرمی ہوتی ہے۔ یہاں پاکستانی طرز کے کھانے کے ہوٹل بھی ہیں۔ جہاں کم خرچ پر اچھا کھانا مل سکتا ہے۔ یہی وہ تبوک ہے۔ جس کی جنگ میں ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اصحابہؓ کرام کو فرمایا۔ کہ حسب توفیق مدد کریں۔ کہ اسلامی دُنیا کے مخالف گروپ بہت بڑا لشکر لے کر حملہ کرنے والے ہیں۔ تمام صحابہؓ کرام نے حسب توفیق مدد فرمائی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے گھر کا تمام سامان لا کر بارگاہ رسالت میں رکھ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ابوؓ بکر صدیق گھر میں کیا چھوڑا ہے آپ نے جواب دیا صدیقؓ کے لئے اللہ تعالےٰ کی رحمت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں کافی ہیں یہ ہے عملی محبت کا پورا ثبوت آج ہم اپنی محبت کو بھی دیکھتے ہیں جو صرف زبانی ہے عملی نہیں عمل میں ہم روپیہ دولت سے محبت کرتے ہیں زبان سے ہم دین اسلام اور رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں +

تبوک میں سعودی عرب کی حکومت کی طرف سے پاسپورٹ ویزا پولیس کی دیکھ بھال کسٹم آفیسروں کی چیکنگ کے لئے مقرر کیا گیا ہے جو لوگ غیر ممالک سے ارکانِ حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لئے براستہ خشکی ریل گاڑی وغیرہ سے سفر کرتے ہیں اُن کے لئے ضروری ہے کہ تبوک میں اپنے پاسپورٹ ویزا کسٹم وغیرہ کی پڑتال کرالیں ورنہ راستہ سے واپس آنا پڑے گا۔ راہداری، ویزا، انٹری پرمٹ ہر چیز یہاں دِکھا کر بھی آپ تبوک

سے مدینہ منورہ جائیے۔ یہاں سعودی عرب کی حکومت کی فوج کی چوکی ہے جہاں کافی رونق ہوتی ہے۔ تبوک سے 70 میل دُور جاکر جارڈن کی حدود شروع ہوتی ہے۔ تبوک سے عمان 170 میل ریگستان کا راستہ ہے ریت ہی ریت ہے۔ تبوک سے 305 میل دور عمان جارڈن ہے۔ تبوک سے بیت المقدس 390 میل ہے۔

عمان سے بیت المقدّس

تبوک سے ہم ایک صد ستّر میل دُور صرف ریگستان کا سفر کرتے ہیں۔ جہاں پانی۔ پٹرول، کھانے پینے کی چیزیں ساتھ رکھنا ضروری ہیں۔ موٹر گاڑی کی حالت بہتر ہونا ضروری ہے۔ یا پھر ٹرک پر اپنی گاڑی رکھ لیں۔ عربی لوگوں کے بڑے بڑے ٹرک وہاں چلتے ہیں جنکو ریگستان کا تجربہ ہے۔ وہ آپ کو تبوک عمان کا سفر آسانی سے کرا سکتے ہیں۔ تبوک سے 390 میل دُور ہم عمان جارڈن آتے ہیں۔ یہ جارڈن کی حکومت کا دار الحکومت ہے۔ یہاں سے صرف 85 میل دور بیت المقدس ہے۔ جہاں ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام اور پورے خاندان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار دیکھتے ہیں۔ ہمارے مشن کی پارٹی سال ۱۹۶۶ء میں بیت المقدس گئی تھی۔ جس کا آنکھوں دیکھا حال ہم کتاب دیارِ حبیبؐ میں درج کر چکے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیارِ حبیبؐ کتاب خرید کر پڑھیں۔ 1967 میں ہماری پارٹی دوبارہ گئی جنہوں نے تمام مزاروں کی زیارتیں کیں۔ جون 1967 میں اسرائیلی یہودیوں نے امریکہ و برطانیہ کی مدد سے جارڈن پر

حملہ کر کے بیت المقدس مسلمانوں کے قبضہ سے چھین لیا ہے۔ تیرہ سو سال مسلمانوں کی حکومت رہی یہ جگہ اب بھی مسلمانوں کی ہے۔ انشاءاللہ عنقریب یہ پاک بستی یہودیوں سے چھین لی جائیگی۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہم تمام مسلمان مل کر ایک مضبوط جماعت بنائیں۔ آپس کے اختلاف جھگڑے چھوڑ کر قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی پر عمل کریں۔ آپس کا اتحاد محبت اور خداوند عالم کی رحمت ہم پر تب نازل ہو گی جب ہم قرآن مجید و حدیث نبوی پر عمل کریں گے۔ مصر، شام، عراق و اردن کی حکومتوں کو جون ۱۹۶۷ء میں جو شکست ہوئی ہے یہ صرف ہمارے گناہوں کی سزا ہے ہم نے اللہ تعالےٰ کے احکام کو چھوڑ کر شیطانوں پر بھروسہ کیا۔ جس کی سزا ہم کو جون ۱۹۶۷ء میں عرب اسرائیل جنگ میں ملی۔ آج بھی ہم کو صرف فتح نصیب کرانے کی ضمانت قرآن مجید، حدیث نبوی پر عمل کرنا ہے ❖

آج محراب ذکریا علیہ السلام بیدائش حضرت عیسےٰ علیہ السلام و مسجد اقصےٰ ہماری آنکھوں میں آنسو بہانے پر مجبور کرتی ہے۔ مگر کام آنسو بہانے سے نہیں ہوتا۔ آج ہم کو بیت المقدس یہودیوں امریکہ کے دلالوں سے واپس لینا ہے۔ اس لئے ہم کو جہاد میں کودنا پڑے گا۔ عربوں کو خداوند عالم عقل دے سمجھ دے کہ امریکہ، روس، چین، فرانس تمہاری مدد کر کے کامیاب نہیں کرا سکتے۔ وہاں صرف اللہ تعالےٰ کی مدد آپ کو فتح نصیب کرانے پر قادر ہے۔ جس طرح میدان بدر میں 313 صحابیؓ ہزاروں کفار مکہ کے مقابل فتح پاتے ہیں اُسی طرح حضرت صلاح الدین ایوبی جیسے بہادر بیت المقدس کو فتح کرتے ہیں۔ اب اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ اور اُس کے برحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات

پر عمل کریں۔ بے حیائی کا لباس چھوڑ کر اپنی عورتوں کو اسلامی لباس پہنا
سینما اور ڈانس ہالوں سے نکل کر مسجدوں میں آبادی بڑھائیں شراب
خوری زناکاری جیسی ذلیل حرکتوں کو چھوڑ کر سنّت نبوی کا لبادہ پہن لیں
نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ خداوندی عبادات کریں تاکہ خداوندِ عالم کی وہ غیبی
مدد ہمارے ساتھ ہو جائے۔ جو میدانِ بدر و اُحد و خیبر و تبوک کی جنگوں
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام کے ساتھ تھی۔ ہم بھی نماز پڑھتے
ہیں۔ کلمہ پڑھتے ہیں۔ مگر نہ ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں نہ نماز میں سکون ملتا
ہے۔ یہ کیوں ہے۔ میرے دوستو! حلال کی روزی کھانے والا انسان بول
ہے۔ جیسے پیٹ میں حرام مال ہے دِل پر عبادت الٰہی ہے پھر سکون کیسے
ملے۔ جب بھی مسلم قوم نے ترقی کی تو قرآن مجید، حدیث نبویؐ اُسوہ حسنہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے ترقی کی۔ جب قوم نے خداوندِ عالم اور اُس
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون پر چلنا چھوڑ دیا تو قوم کی تباہی ہوئی
پچاس ہزار اسرائیلی یہودی کیسے فتح کرتے ہیں بیت المقدس کو۔ یہ سب کچھ
ہمارے گندے اعمالوں کی سزا ہے۔ ہم انشاءاللہ دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں
کہ ہم بیت المقدس کو ہر قیمت پر واپس لیں گے۔

شامِ دمشق

دمشق پرانا شہر ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ
جب شام کے گورنر تھے۔ اُنہوں نے مدینہ منورہ کی بجائے دمشق کو اسلامی
دارالحکومت بنایا تھا۔ حضرت علیؓ نے خلافت راشدہ کی آخری حکومت
مدینہ منورہ میں قائم کی۔ مگر حضرتِ امیر معاویہؓ نے شامِ دمشق کو دارالخلافہ
بنایا۔ ہم یہاں حضرتِ علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی داستانِ خلافت درج نہیں کر رہے۔ ہماری عقل علم ذہن اتنا قابل نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کو حق پر بتائیں۔ وہ بھی صحابی کاتب وحی ہیں ادہر حضرت علیؓ شیرِ خدا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور چچیرے بھائی ہیں۔ ہم اُن بزرگوں کی زندگی اور حالات پر کوئی قلم اُٹھانے سے قاصر ہیں کیونکہ فرمانِ نبی صلعم ہے کہ میرے تمام صحابیؓ ستاروں کی طرح ہیں۔ جس ستارے کی روشنی بھی حاصل کرو گے منزل تک پہنچ جاؤ گے۔

دمشق میں حضرت بلالؓ حبشی، جعفر بن طیار کے صاحبزادے جناب حضرت اُم کلثوم، زینب بی بی بنت امام حسینؓ اور وہ مظلوم ہیں جو میدانِ کربلا سے ظالم یزید کے پاس لائے گئے تھے۔ حضرتِ امام حسینؓ کا سر مبارک بھی دمشق میں مدفون ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام، صلاح الدین ایوبی اور لاتعداد بزرگوں کے مزار دمشق میں ہیں۔ دمشق سے ۹۵ میل حمص ہے جہاں حضرت خالدؓ بن ولید اور عبیدؓ اللہ بن عمرؓ کے مزار ہیں۔ بہت اچھی جگہ ہے۔ حمص سے کوئی ۷۰ میل کے فاصلہ پر حلب ہے جہاں پر حضرت ذکریا علیہ السلام کا مزار ہے اور ساتھ ہی ۷ میل دُور حضرت بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کا مزار ہے۔ بنیامین حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہیں جو کنعان سے مصر گئے تھے۔ جن کی پوری تفصیل قرآن مجید میں موجود ہے۔ دمشق میں بڑے بڑے ظلم بھی ہوئے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر مبارک اسی دمشق میں تن سے جدا کیا گیا صرف ایک گندی عورت کے اشاروں پر۔ حضرتِ امام حسینؓ اور شہدائے کربلا کو جامِ شہادت کے پروگرام یہاں یزید بن معاویہؓ نے بنائے۔ یہاں سے حجاج بن یوسف خلیفہ عبدالملک کے اشاروں پر مکہ مکرمہ گیا۔ وہاں عبدؓ اللہ بن زبیر جیسے

صحابیؓ شہید کئے گئے۔ بڑی لمبی داستان دمشق اپنے اندر لیئے ہوئے ہے

بغداد

حضرت خلیفہ ہارون رشیدؒ کے دورِ خلافت سے دار الحکومت بنایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور چاروں خلفائے راشدین کے دور میں اسلامی دار الخلافہ مدینہ منورہ رہا۔ پھر امیر معاویہ مدینہ سے دمشق لے گئے۔ پھر خاندانِ امیہ کا ستارہ وہاں سے چمکا۔ اپنے دورِ خلافت میں بنی اُمیّہ ایک خونی داستان لیئے ہوئے ہے۔ عمر بن عبد العزیز خلیفہ کے علاوہ ۔ بنی امیّہ کا ستارہ غروب ہُوا تو خاندانِ عباسیہ کا ستارہ چمکا۔ خاندانِ عباسیہ نے بغداد کو اپنی دار الحکومت بنایا۔ عباسیہ خاندان سے ترکستان کے عثمانیہ خاندان میں اسلامی حکومت چلی گئی۔ وہاں سے پھر اسلامی حدود اور حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے۔ بغداد شہر میں ہمارے اہل سنت جماعت کے امام حضرت امام ابو حنیفہ کا مزار ہے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی صاحبؒ کا مزار بھی یہیں ہے عام قبرستان میں حضرت جُنید بغدادیؒ اور دوسرے لاتعداد بزرگوں کے مزار ہیں ٭

بغداد سے کربلا تقریباً پچاس میل کے فاصلہ پر ہے جہاں پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ عالی مقام اماموں کو شہید کیا گیا ہے۔ میدان کربلا ایک بڑی خونخوار داستان اپنے اندر سمائے ہوئے ہے۔ حضرت ابنِ عباس کا مزار بھی میدان کربلا میں ہے۔ یہاں سے ۴۰ میل دُور بخف ہے۔ جہاں پر حضرت علیؓ کا مزار ہے۔ اور وہاں سے قریب ہی حضرت نوح علیہ السلام کا مزار ہے۔ بغداد کی داستان کوفہ بخف کی داستان ایک ایسی داستان ہے۔ جس میں آنسو ہی آنسو سمائے ہوئے ہیں۔ لخت جگر

پیغمبرِ اسلام کے پیاری اولاد کو اسی جگہ شہید کیا گیا۔ حضرت علیؓ شیرِ خدا کو کوفہ میں شہید کیا گیا۔ حضرتِ مسلمؓ کو کوفہ میں شہید کیا گیا۔ دریائے دجلہ کا پانی خاندانِ نبوّت کے لئے بند کیا گیا۔ نہ جانے کیا کیا ظلم خاندانِ نبوّت پر میدانِ کربلا میں ہوئے جن کی داستان لکھنے کے لئے پوری کتاب کی ضرورت ہے۔ عراق بغداد کی مزید معلومات ہماری کتاب دنیا میں جنّت میں درج ہے یا دوسری کتاب دیارِ حبیب میں بھی داستانِ بغداد درج کر دی ہے۔ یہ تمام انگریز حکومت کی بدولت نئی نئی حکومتوں کا آغاز ہُوا ہے +

ترکی

مسلمان حکومت ہے پانچ سو سال ترک قوم پورے یورپ غیر مسلم قوموں سے لڑتے رہے۔ مگر انگریز عیسائی کی دُشمنی نے ایسا کھیل کھیلا کہ عربوں کے مخالف ترکوں کو اور ترکوں کیخلاف عربوں کو اُٹھا شریف حسین جو کہ موجودہ بادشاہ اردن کے حسین کا دادا تھا۔ اُس کو انگریزوں نے اپنے ساتھ ملایا۔ کہ اگر ترکوں کو مدینہ منورہ سے نکالا گیا تو ہم تم کو عراق و اردن کا حکمران بنا دینگے۔ جس طرح آج اسرائیل کو عربوں کی چھاتی پر بٹھا دیا ہے۔ ترکی کے دورِ خلافت میں اسلامی حدود یوگوسلاویہ، بلغاریہ، سپین، ہنگری، چیکوسلواکیہ تک پہنچ چکی تھیں۔ مگر انگریز قوم کی دشمنی نے جتنا نقصان اسلامی حکومت کو پہنچایا۔ شاید ہی کسی دوسری قوم نے پہنچایا ہو۔ ہندوستان پاکستان کا فسادِ کشمیر میں ترکی یونان کا فساد۔ سائپریس میں اسرائیل عرب کا جھگڑا ان تمام فسادات کی اصل پیداوار برطانیہ ہے، ترکی میں ہمارے یہ بزرگ آرام

فرما ہیں۔ حضرت دانیال پیغمبرؑ لقمانؑ حکیم غار کہف ماموں الرشیدؒ حضرت ایوّب انصاریؓ استمبول ترکی میں آرام فرما ہیں۔ حضرت ایوّب انصاریؓ میزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ اشاعت دین کی غرض سے ترکی گئے تھے وہاں ہی وفات پائی۔ عدنان، انقرہ، استمبول تین بڑے شہر ہیں۔ ترکی میں باقی چھوٹے چھوٹے شہر ہیں۔ ترکی مسلمان پاکستانیوں کے حقیقی بھائی سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ وہاں خوراک ورہائش کے معاملہ میں ترُکی پاکستانیوں کی بے حد مدد کرتے ہیں۔ پوری دُنیا میں آج کوئی قوم پاکستانیوں کی اتنی ہمدرد نہیں ہے جتنی کہ ترکوں کے دِل میں پاکستانیوں کی محبّت ہے۔ ہم تو لاہور، کراچی، راولپنڈی، انقرہ، استنبول عدنان میں کوئی فرق نہیں کر سکتے۔

بلکہ اپنے ملک سے بھی زیادہ بلند اخلاق، مہمان نوازی محبت ہم نے ترکوں میں پائی۔ یہ سب کچھ رشتہ اخوّت اسلامی کا اثر ہے۔ جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ ایک مسلم دوسرے مسلم بھائی کے اتنا ہی قریب ہے جیسے انگلیاں۔ اگر ایک مسلم کو تکلیف ہوتی ہے تو تمام دُنیا کے مسلمان تکلیف کو محسوس کرتے ہیں۔ یہی اثر ہم 1965 ستمبر کی جنگ ہندوستان پاکستان میں دیکھ چکے ہیں۔ پوری اسلامی دنیا مدد کرنے کو تیار پائی۔ پاکستان کی اللہ نے عزّت رکھ لی۔ اسی طرح اب اسرائیل عرب کا معاملہ ہے۔ اس میں تمام دُنیا بھر کے مسلمان برابر کے شریک ہیں۔

یونان

بہت پُرانے زمانے کی یادگاریں اپنے ساتھ لئے ہوتے ہے۔ کیونکہ سکندر اعظم جیسے بہادر اسی یونان میں پیدا ہوئے۔ حکیم

افلاطون، ارسطو جیسے تازہ دماغ والے انسان اسی جگہ پیدا ہوئے۔ کسی زمانہ میں یہاں بھی مسلم قوم کی حکومت تھی جب قوم زندہ تھی۔ یونان لندن سے صرف اٹھارہ سو میل اور پاکستان سے چار ہزار میل ہے استمبول ٹرکی سے ایک صد پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔

یہاں کے لوگ بہت صحت مند ہیں مگر افسوس کہ شرم و حیا اُن کے قریب کم ہے۔ ویسے تو تمام یورپ میں عزت شرم حیا کے درخت پیدا ہی نہیں ہوتے مگر جب وہاں بازاروں میں عورتوں کو بے حیا دیکھتے ہیں تو نیو یارک واشنگٹن، پیرس، لندن، برلن کی یاد تازہ ہو جاتی ہے وہاں کی قوم محنتی نہیں ہے۔ یونان کے لوگ بھی ہمارے پاکستانی ہندوستانی بھائیوں کی طرح دولت کی محبت میں اپنا گھر بار ملک چھوڑ کر لندن میں پڑے ہوئے ہیں۔

بلغیریا

ترکی حکومت کے دور میں ترکوں کے ماتحت تھا۔ مگر افسوس کہ جوں جوں مسلم قوم قرانِ مجید و حدیث نبویؐ پر عمل کرنا چھوڑتی گئی اُسی اُسی طرح قوم کی حالت خراب و زبوں ہوتی گئی۔ آج سپین، یوگوسلاویہ، بلگیریا، ہنگری یونان کے در و دیوار ہماری بدنصیبی پر آنسو بہاتے ہیں۔ سپین کی مسجدیں آج عجائب گھر بنے پڑے ہیں۔ جہاں اللہ اکبر کی آوازیں آتی تھیں آج وہاں ٹن ٹن کے گھنٹے بجتے ہیں جہاں کل ایک خدا کی عبادت ہوتی تھی۔ آج وہاں ایک خدا کو تین خداؤں میں بدل دیا جا رہا ہے۔ یہ ہمارے بداعمالیوں کی داستان ہے۔ عیش و عشرت کی کاہل زندگی نے ہماری تباہی و بربادی کر دی ہے۔ جب ہم بلغاریہ میں لاکھوں مسلمانوں کو مجبور و لاچار دیکھتے

ہیں تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ وہ بیچارے نماز تک بھی نہیں پڑھ سکتے۔ وہاں کی حکومت صرف زندہ رکھنے کے لئے قوم کو صحت مند بنانا چاہتی ہے۔ مذہب کی زندگی حرام ہے وہاں کوئی مذہب نہیں ہے صرف کام کرنا روٹی کھانی بچے پیدا کرنا یہ تین کام ہیں۔

یوگوسلاویہ

یہ ملک 8 سو میل لمبا ہے 6 صد میل چوڑا ہے۔ زراعت فروٹ سبزی بہت پیدا ہوتی ہے۔ بلگریڈ جا گریب تک کا علاقہ دیکھ کر تو ہم کو لائل پور۔ اوکاڑہ، ساہیوال کا علاقہ یاد آجاتا ہے۔ کیونکہ زراعت کے حساب سے یہ ملک بہت زرخیز ہے لوگ بہت صحت مند ہیں۔ اتنی اچھی زراعت اور پیداوار کے باوجود بھی یومیہ خوراک 15 روپیہ اور رہائش ہوٹل 15 روپیہ یومیہ ہے۔

حکومت روس کے خیالات کے مطابق ہے سکہ دینار کے نام سے ہے۔ ایک پونڈ کے 3500 صد دینار ملتے ہیں مگر دیکھنے میں ہزاروں دینار ہوتے ہیں۔ خرچ کرنے میں پانی کی طرح بہ جاتے ہیں۔ پٹرول تیل بھی یہاں اچھا نہیں ملتا +

آسٹریا

دنیا کے خاص کر یورپ کے خوبصورت ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ اگر کسی کے حرام کی وافر دولت ہو تو عیش و عشرت کرنے کے لئے بہترین ملک ہے۔ عرب، ایشیا کے ملکوں کے حکمران طبقہ کو جب وہاں کی پبلک نکال دیتی ہے تو وہ مردہ دل اپنی حکومت عیش و عشرت کو چھوڑ کر آسٹریا میں پناہ گزین ہوتے ہیں +

جرمنی

جنگ ۱۹۴۵ء کے بعد جرمنی کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ روس امریکہ چاروں ملکوں نے اس کو تقسیم کر رکھا ہے۔ امریکہ۔ انگلینڈ۔ فرانس تینوں ملکوں نے برائے نام آزادی دے دی ہے۔ قبضہ فوج وہاں ان سامراجیوں کی موجود ہے۔ روس نے ابھی تک اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ برلن، فرینک فورٹ، کیلون، ہمبرگ، میونک وہاں کے بڑے بڑے شہر ہیں۔ لندن سے صرف دو صد میل کے فاصلہ پر ہے۔ پاکستان سے پانچ ہزار آٹھ صد میل ہے۔

لندن۔

انگلستان کا دارالحکومت ہے تمام دنیا کے بڑے شہروں میں دوسرے درجے پر آبادی ہے۔ کل آبادی ایک کروڑ سے زائد ہے۔ اس بڑے شہر میں تین لاکھ سے زیادہ مسلم قوم بھی مقیم ہے۔ انڈر گراؤنڈ پارلیمنٹ، چڑیا گھر، برٹش میوزیم، بکنگھم پیلس، ریجنٹ سٹریٹ، لندن ایئرپورٹ قابلِ دید ہیں۔ دریائے ٹائمز بہت خوبصورت ہے۔ مزید معلومات کے لئے ہماری دو کتابیں دنیا میں جنت اور دیارِ حبیبؐ کا آنکھوں دیکھا حال پڑھیں۔

ہمارا سفر دیارِ نبیؐ تو ختم ہو چکا ہے۔ انگلستان میں ہمارے بچوں کو اب اردو زبان بولنی پڑھنی مشکل ہو گئی ہے۔ اب ہم بچوں اور اپنے انگریزی دان مسلمان بھائیوں کی سہولت کے لئے خطبہ حجتہ الوداع درج کرتے ہیں۔ یہ خطبہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج کے موقعہ پر تقریباً ایک لاکھ انسانوں کے درمیان میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا۔

یہ خطبہ اسلام کے انفرادی اور اجتماعی اخلاقیات اور اصول شریعت کا ایک جامع ضابطہ ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ حقوقِ انسانی کے ایک عالمی منشور کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسے جاری ہوئے تقریباً چودہ سو سال ہو چکے ہیں۔ مگر اب تک اس سلسلے میں اس خطبے میں دی گئی ہدایات پر کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکا نہ آئندہ کیا جا سکے گا۔ اس لحاظ سے صاحب جوامع الکلم اور افصح العرب والعجم کے فرمائے ہوئے یہ الفاظ حرفِ آخر ہیں۔ اور اس بنا پر اس خطبے کو ایک دائمی انسانی منشور (ہیومن چارٹر) قرار دینا چاہیئے۔

اس خطبے کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پہنچایا جائے حتیٰ کہ حضورؐ نے اہلِ اسلام کی تخصیص بھی نہیں فرمائی۔ پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ اسے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں +

خطبہ حجۃ الوداع

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَجِّ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ خُطْبَتَهُ الَّتِي بَيَّنَ فِيهَا مَا بَيَّنَ

حج کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لائے اور آپ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے قصوا (اپنی اُونٹنی) کو لانے کا حکم فرمایا۔ اُونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی، تو آپؐ (اس پر سوار ہو کر) بطنِ وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔

HOLY PROPHET'S ADDRESS AT THE LAST HAJJ.

ON the HAJJ DAY PROPHET MUHAMMAD, PEACE BE

ON HIM, ARRIVED IN ARAFA AND STAYED THERE. AS THE DAY DECLINED, HE SENT FOR HIS DROMEDARY. THE ANIMAL WAS BROUGHT AND PUT READY. HE RODE INTO THE HEART OF THE VALLEY, ALIGHTED THERE AND DELIVERED HIS FAMOUS ADDRESS WHICH PROVED HIS LIFE'S LAST HAJJ SERMON, IN THAT MEMORABLE SERMON HE DWELT UPON THE BASIC MESSAGE OF RELIGION.

فَحَمِدَ اللّٰہَ وَثنیٰ عَلَیْہِ قَائِلاً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ؎

آپؐ نے خدا کی حمد وثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتدا فرمائی، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے، کوئی اس کا ساجھی نہیں، خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ہی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا

AFTER PRAISING ALMIGHTY THE CREATOR HE STARTED ADDRESS IN THESE WORDS:—

"THERE IS NONE TO WORSHIP EXCEPT GOD. NONE IS LIKE HIM OR EQUALS HIM NOR HAS HE ANY CO-SHARER. HE FULFILLED HIS PROMISE AND HELPED HIS OWN CREATURE AND MESSENGER, AND HE ALONE DEFEATED AND SMASHED ALL THE CONCERTED FORCES OF

FALSEHOOD.

أَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوا قَوْلِي فَإِنِّي لَا أَرَانِي وَإِيَّاكُمْ أَنْ نَجْتَمِعَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ أَبَدًا بَعْدَ عَامِي هٰذَا۔ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ۔ فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلٰى أَبْيَضَ وَلَا لِأَبْيَضَ عَلٰى أَسْوَدَ فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوٰى ÷

لوگو میری بات سنو۔ میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یک جا ہو سکیں گے۔ (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا)

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے، نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

O YE PEOPLE! LISTEN TO ME, AS I DO NOT THINK WE MAY HAVE ANOTHER OPPORTUNITY OF MEETING AGAIN AS IN THIS GATHERING (AND PRESUMABLY I MAY NOT PERFORM ANOTHER HAJJ).

PEOPLE! GOD ALMIGHTY SAYS: "O MANKIND!

WE CREATED YOU FROM A MALE-AND FEMALE COUPLE AND MADE YOU INTO TRIBES AND NATIONS SO AS TO BE KNOWN ONE FROM THE OTHER. VERILY IN THE EYES OF GOD ONLY THE MOST RIGHTEOUS AMONG YOU IS THE MOST HONOURED OF YOU". IN THE LIGHT OF THIS QUORANIC VERSE, THE PROPHET CONTINUED, NO ARAB HAD ANY SUPERIORITY OVER A NON-ARAB NOR WAS A WHITE ANYWAY BETTER THAN A BLACK.

THE ONLY CRITERION FOR THE SUPERIORITY AND RESPECTABILITY WAS THE ONE ELEMENT OF PIETY.

اَلنَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ اَلَا كُلُّ مَاْثُرَةٍ
اَوْ دَمٍ اَوْ مَالٍ يُدَّعىٰ بِهٖ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ اِلَّا سَدَانَةُ
الْبَيْتِ وَسِقَايَةُ الْحَاجِّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا تَجِيْئُوْا
بِالدُّنْيَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلٰى رِقَابِكُمْ وَيَجِيْءُ النَّاسُ بِالْاٰخِرَةِ فَلَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۔

انسان سارے ہی آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے۔ کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔ بس بیت اللہ کی تولیت

اورحاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہٖ باقی رہیں گی۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دُنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں، اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

ALL CREATED BEINGS, HE SAID, WERE THE OFF-SPRING OF ADAM AND THE VERY EXISTENCE OF ADAM WAS THAT HE SPRANG FROM DUST. "HENCE ALL CLAIMS TO SUPERIORITY AND GREATNESS, ALL DEMANDS FOR BLOOD OR RANSOM AND ALL FALSE TRAITS OR TRENDS OF RULE HAVE BEEN TRODDEN UNDER MY FEET. ONLY THE TRUSTEESHIP OVER THE KAABA AND THE OLD-AGE RIGHT TO SERVE WATER TO THE HAJEES WILL REMAIN INTACT."

THE PROPHET FURTHER OBSERVED: "O YE THE CLAN OF QURAISH, SEE LEST YOU SHOULD APPEAR RESURRECTED ON THE DAY OF JUDGMENT BEFORE GOD LADEN WITH WORLDLY WEIGHT (OF SINS) AGAINST OTHERS EQUIPPED WITH ACTS OF GOODNESS

DESERVING SALVATION. IF THAT HAPPENED, I SHALL NOT BE IN A POSITION TO KEEP YOU UP IN THE PRESENCE OF THE CREATOR.

مَعْشَرَ قُرَیْشٍ! اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ نَخْوَۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَتَعَظُّمَھَا بِالْاٰبَاءِ۔ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَکَحُرْمَۃِ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا۔ وَاِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْئَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا۔ اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی کوئی گنجائش نہیں۔ لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں۔ ہمیشہ کے لئے۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذی الحج) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائیگا

O THE PEOPLE OF QURAISH. GOD HAS PUT AN END TO YOUR NOTIONS OF FALSE VANITY AND THERE IS NO ROOM LEFT NOW FOR YOUR FEELING PROUD ANY LONGER OF YOUR FOREFATHERS DEEDS.

NOW EVERYBODY'S BLOOD, PROPERTY AND PRESTIGE HAVE BECOME SACROSANCT FOR OTHERS. ALL THESE ARE NOW OF THE

SAME SIGNIFICANCE AND SANCTITY AS THE SANCTITY OF THIS HOLY MONTH AND SPECIALLY IN THIS CITY.

اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ فَمَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَانَۃٌ فَلْیُؤَدِّھَا اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَہٗ عَلَیْھَا

دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو
اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

AFTER ME DO NOT GO ASTRAY AND BEGIN TO KILL ONE ANOTHER.

IF ANY BODY IS MADE CUSTODIAN OF ANYTHING, HE MUST KEEP THAT TRUST TILL THE THING HELD IN CUSTODY IS RESTORED THE RIGHTFUL OWNER.

اَیُّھَا النَّاسُ کُلُّ مُسْلِمٍ اَخُو الْمُسْلِمِ وَاِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَۃٌ اَرِقَّاءَکُمْ اَرِقَّاءَکُمْ اَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَ اکْسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ۔

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

O YE PEOPLE, A MUSLIM IS ANOTHER

MUSLIM'S BROTHER AND THUS ALL MUSLIMS ARE BROTHERS AMONG THEMSELVES.

TAKE CARE OF YOUR SLAVES. LET THEM EAT WHAT YOU YOURSELF EAT AND LET THEM WEAR AS YOU WEAR FOR YOUR SELF.

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ الرَّبِیْعَةِ بْنِ الْحَارِثِ وَکَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَیْلٌ۔ وَرِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ مَوْضُوْعٌ کُلُّهُ ٭

دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانۂ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا۔ اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں عباس بن عبد المطلب کے خاندان کا سود ہے، اب یہ ختم ہوگیا ٭

ALL THAT PREVAILED DURING THE PRE-ISLAMIC TIMES OF IGNORANCE HAS BEEN TRAMPLED UNDER MY FEET.

ALL BLOOD DUES OF THE DAYS OF IGNORANCE HAVE BEEN WRITTEN OFF AND

HENCEFORTH NONE WILL WREAK VENGEANCE ON THE OTHER.

THE FIRST RIGHT TO RETALLATE PERTAINING TO MY OWN HOUSE STANDS WAIVED.

I HEREBY PARDON THE MURDER BY BANU HUZAIL OF THE SUCKLING BABE OF RABIA, SON OF HARIS, WHO BELONGED TO MY FAMILY.

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ +

لوگو! خدا نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے

O YE PEOPLE, GOD HAS (THROUGH THE LAW, OF INHERITANCE) FIXED THE RIGHT OF EVERY RIGHTFUL HEIR. THEREFORE NO OTHER TESTAMENT BE CONSIDERED VALID FOR ANY OF THESE.

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ -

بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا، جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے۔ حساب وکتاب خدا کے ہاں ہوگا +

ONLY THE CHILD BORN WITHIN WEDLOCK WILL BE CONSIDERED LEGICLMATE HEIR TO

THE PARENTS. ADULTERY PROVED WILL BE PUNISHABLE WITH STONING ALL ACTS OF OMISSION AND COMMISSION WILL BE ACCOUNTABLE TO GOD HEREAFTER.

مَنْ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ٭

جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا ظاہر کرے گا، اس پر خدا کی لعنت۔

ANYBODY CLAIMING FALSE ANCESTRY OR ASCRIBING UNTRUE BONDAGE AGAINST HIS OWN MASTER WILL BE ACCURSED BY GOD.

اَلدَّيْنُ مَقْضِىٌّ وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ ٭

قرض قابل ادائی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیئے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے ٭

DEBTS PAYABLE SHOULD BE CLEARED. ALL BORROWED PROPERTY IS TO BE RETURNED, WHILE GIFTS SHOULD BE COUNTERED AND A SURETY MUST MAKE GOOD THE LOSS ON BEHALF OF THE ASSURED.

وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ اَخِیْہِ اِلَّا مَا اَعْطَاہُ عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ مِنْہُ فَلَا تَظْلِمُنَّ اَنْفُسَکُمْ ٭

کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے، سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے، خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو ٭

IT IS NOT PROPER FOR ANYBODY TO HAVE ANYTHING FROM HIS BROTHER EXCEPT WHATEVER BE GIVEN OVER THROUGH BROTHER'S CONSENT AND PLEASURE.

DO NOT OVERSTEP YOURSELVES AS WELL AS OTHERS AND ALLOW NO EXCESSES WHATSOEVER.

اَلَا لَا یَحِلُّ لِامْرَاۃٍ اَنْ تُعْطِیَ مِنْ مَالِ زَوْجِھَا شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِہٖ

عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے

A WOMAN HAS NO RIGHT TO PART WITH OR TRANSFER TO ANY OTHER PERSON HER HUSBAND'S PROPERTY WITHOUT THE LATTER'S EXPRESS PERMISSION.

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ لَکُمْ عَلٰی نِسَآئِکُمْ حَقًّا وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ حَقًّا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ اَلَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ وَعَلَیْھِنَّ اَنْ لَّا یَاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لَکُمْ اَنْ تَھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاَنْ تَضْرِبُوْا ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ

فَاِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۞

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح اُن پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ +

O YE PEOPLE, YOU OWE YOUR WOMEN CERTAIN RIGHTS AND LIKE WISE YOU HAVE RIGHTS OVER YOUR WOMEN.

YOUR RIGHT IS THAT THE WOMEN SHOULD NOT ALLOW NEAR THEM ANYBODY WHOM YOU DO NOT LIKE.

THEIR RIGHT IS TO MAINTAIN COMPLETE INTEGRITY AND SHUN INDECENCY.

IF THEY FAIL, GOD ALLOWS YOU TO CHASTISE THEM AND WHEN THEY BEHAVE BETTER AND COME ROUND, LET THEM BE WELL LOOKED AFTER.

وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ عَوَانٍ لَكُمْ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِى النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ +

عورتوں سے بہتر سلوک کرو۔ کیوں کہ وہ تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو۔ کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ لوگو! میری بات سمجھ لو۔ میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔

TREAT YOUR WOMEN NICELY AS THEY ARE BOUND TO YOU AND ARE INCAPABLE OF MANAGING MANY OF THEIR AFFAIRS THEMSELVES.

HENCE ALWAYS KEEP GOD'S COMMAND IN VIEW, NAMELY, THAT YOU HAVE ACCEPTED THEM IN THE NAME OF GOD AND IN HIS NAME HAVE THEY BEEN MADE LAWFUL TO YOU. O PEOPLE UNDERSTAND WHAT I SAY. I HAVE CONVEYED TO YOU THE MESSAGE OF GOD.

وَاِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اَبَدًا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ وَاِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فِی الدِّیْنِ فَاِنَّمَا اَھْلَکَ مَنْ قَبْلَکُمُ الْغُلُوُّ فِی الدِّیْنِ

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے، اور وہ خدا کی کتاب ہے، اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔

I LEAVE IN YOUR MIDST A THING WHICH, IF HELD BY, WILL NEVER LET YOU GO ASTRAY.

AND THAT IS THE HOLY BOOK OF GOD. AND BEWARE EXCEEDING LIMITS FIXED IN MATTERS OF RELIGION, RACES WHICH PRECEDED YOU, PERISHED BECAUSE OF SIMILAR UNWARRANTED LAPSES.

وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ اَنْ يُّعْبَدَ فِي اَرْضِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ +

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے، اِس لئے تم اس سے اپنے دین وایمان کی حفاظت کرنا +

SATAN HAS NOW BEEN SPARED NO HOPE OF BEING WORSHIPPED ANY MORE IN THIS CITY OF YOURS. HOWEVER, CHANCES ARE YET THERE THAT IN MATTERS UNWITTINGLY CONSIDERED MINOR BY YOU, SATAN'S WAYS MAY PREVAIL. EVEN THAT MUCH MAY AFFORD HIM A CONVENIENT FOOTING. SO, TAKE CARE TO SAFEGUARD YOUR FAITH AND RELIGION AGAINST SATANIC PERSUASIONS.

عورتوں سے بہتر سلوک کرو۔ کیوں کہ وہ تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو۔ کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ لوگو! میری بات سمجھ لو، میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا +

TREAT YOUR WOMEN NICELY AS THEY ARE BOUND TO YOU AND ARE INCAPABLE OF MANAGING MANY OF THEIR AFFAIRS THEMSELVES.

HENCE ALWAYS KEEP GOD'S COMMAND IN VIEW, NAMELY, THAT YOU HAVE ACCEPTED THEM IN THE NAME OF GOD AND IN HIS NAME HAVE THEY BEEN MADE LAWFUL TO YOU. O PEOPLE UNDERSTAND WHAT I SAY. I HAVE CONVEYED TO YOU THE MESSAGE OF GOD-

وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ +

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ خدا کی کتاب ہے، اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غُلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے +

I LEAVE IN YOUR MIDST A THING WHICH, IF HELD BY, WILL NEVER LET YOU GO ASTRAY.

AND THAT IS THE HOLY BOOK OF GOD. AND BEWARE EXCEEDING LIMITS FIXED IN MATTERS OF RELIGION, RACES WHICH PRECEDED YOU, PERISHED BECAUSE OF SIMILAR UNWARRANTED LAPSES.

وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ اَرْضِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ +

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے۔ اِس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا +

SATAN HAS NOW BEEN SPARED NO HOPE OF BEING WORSHIPPED ANY MORE IN THIS CITY OF YOURS. HOWEVER, CHANCES ARE YET THERE THAT IN MATTERS UNWITTINGLY CONSIDERED MINOR BY YOU, SATAN'S WAYS MAY PREVAIL. EVEN THAT MUCH MAY AFFORD HIM A CONVENIENT FOOTING. SO, TAKE CARE TO SAFEGUARD YOUR FAITH AND RELIGION AGAINST SATANIC PERSUASIONS.

اَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ +

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرو۔ اور اپنے اہلِ امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے +

O YE PEOPLE! WORSHIP THE ONE GOD ALMIGHTY. REMAIN PUNCTUAL IN YOUR DAILY FIVE-TIME OBSERVANCES. KEEP A MONTH'S FASTS (DURING THE RAMZAN). PAY OUT ZAKAT ON YOUR CAPITAL WITH A GOOD CHEER AND PERFORM PILGRIMAGE TO THE HOUSE OF GOD AND OBEY YOUR EMIRS. THUS SHALL YOU ENTER GOD'S PARADISE.

اَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُودٌ عَلٰى وَالِدِهٖ +

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمّے دار ہوگا اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا، نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا +

HENCEFORTH A CRIMINAL WILL HIMSELF BE ANSWERABLE FOR HIS CRIME. A SON WILL NOT BE CHARGEABLE ON FATHER'S COUNT

NOR WILL A FATHER REPAY FOR THE SON'S DOINGS.

اَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعَىٰ مِنْ سَامِعٍ

سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتادیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

LISTEN! THOSE WHO ARE PRESENT HERE SHOULD CONVEY MY MESSAGE TO OTHERS NOT PRESENT HERE. MAY BE MANY OF THOSE NOT EVEN PRESENT ON THIS OCCASION MAY PROVE OF GREATER UNDERSTANDING AND BE BETTER TRUSTEES OF WHAT I HAVE CONVEYED UNTO YOU.

وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَاذَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ۔

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟

AND O YE PEOPLE, YOU MAY BE QUESTIONED (BY GOD) ABOUT ME. WHAT WILL BE YOUR REPLY?

قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ قَدْ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَبَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَنَصَحْتَ۔

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت (دین) پہنچادی۔ اور آپؐ نے حقِ رسالت ادا فرما دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی +

THE PEOPLE CRIED IN REPLY:

"WE SHALL BEAR WITNESS THAT YOU CONVEYED TO US THE DIVINE MESSAGE ENTRUSTED TO YOU AS APOSTLE OF GOD AND LED US TO THE PATH OF TRUTH AND GOODNESS.

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصْبُعِہِ السَّبَّابَۃِ یَرْفَعُھَا اِلَی السَّمَآءِ وَیَنْکُتُھَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ +

یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اُٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا "خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا!"

HEARING THAT, PROPHET MUHAMMAD, PEACE BE ON HIM, POINTING WITH HIS INDEX FINGER TOWARDS THE HEAVEN, SIGNED TO THE GATHERING AND OBSERVED THRICE IN DEVOUT PASSION:

"BE WITNESS TO IT, O MY GOD ALMIGHTY"!!

اب ہم نمازِ عربی بمعہ اردو و انگریزی ترجمہ درج کرتے ہیں +

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَر

"VERILY, THE PRAYER PREVENTS HUMAN BEINGS FROM ALL SHAMEFUL DEEDS, AND FORBIDDEN THINGS: AND THE REMEMBRANCE OF GOD IS THE MOST DISTINGUISHED ~~TIRED~~ VIRTUE (~~OF~~ FOR MANKIND) AND GOD IS AWARE OF WHAT YOU ARE DOING.

نماز مترجم

عربی - اُردو - انگریزی

از

الحاج شمشیر علی خاں راؤ

3 - نیو سٹریٹ سلیتھ وِیٹ ہڈرزفیلڈ - یُو - کے

ALHAJ SHAMSHER ALI KHAN RAO

3. NEW ST. SLAITHWAITE HUDDERSFIELD. U.K.

حُسنِ اخلاق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا یَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ۝ وَمَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَمَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ ۝ (حٰمٓ سجدہ ع ۵ پارہ ۲۴)

ترجمہ:- اے پیغمبرؐ نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ دیکھنے والوں کی نظر میں بہت ہی اچھا ہو اگر تم ایسا کرو گے تو تم دیکھ لو گے کہ تم میں اور کسی شخص میں عداوت تھی تو اب ایک دم سے گویا وہ تمہارا دِل سوز دوست ہے اور حُسنِ مدارات کی توفیق اُن ہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ اُنہیں لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو بڑے صاحبِ نصیب ہیں۔

(۱) عَنۡ جَرِیۡرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ یُّحۡرَمِ الرِّفۡقَ یُحۡرَمِ الۡخَیۡرَ ۝ (مسلم)

(۱) جریر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ ہر نیکی سے محروم کیا گیا (مسلم)

(۲) عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخۡبِرُکُمۡ بِمَنۡ یَّحۡرُمُ عَلَی النَّارِ وَمَنۡ تَحۡرُمُ عَلَیۡہِ النَّارُ عَلٰی کُلِّ ہَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیۡبٍ سَہۡلٍ (ترمذی)

(۲) عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ میں تمہیں وہ شخص نہ بتادوں جو دوزخ کی آگ پر حرام ہے اور جس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (وہاں تو) دوزخ کی آگ حرام ہے ہر آہستہ رَو نرم دِل پر اور اُس پر جو لطف و مہربانی کے ساتھ آدمیوں سے قریب ہوتا اور نرم خوئی کے ساتھ آدمیوں سے ہم نشینی کرتا ہے
(ترمذی)

(۳) اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِىَ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصْفَحُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ۔

(۳)، عزّت کی باتوں میں بہتر بات یہ ہے کہ تو اُن کے ساتھ سلوک کرے جو تیرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں اور ان کو دے جو تجھے محروم رکھتے ہیں اور انہیں معاف کر جو تجھ پر ظلم کرتے ہیں۔

(۴) اَلتَّوَدُّدُ وَالْاِقْتِصَادُ وَالرِّفْقُ وَالصَّمْتُ وَالتَّثَبُّتُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۴ - آپس کی محبّت و کفایت شعاری، نرمی کا برتاؤ، خموشی اور ثابت قدمی، یہ نبوّت کے چھبّیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے +

(۵)۔ خِيَارُ اُمَّتِىْ اَحِدَّاؤُهَا الَّذِيْنَ اِذَا غَضِبُوْا رَجَعُوْا۔

۵ - میری اُمّت کے اچھے لوگ عطا کرنے والے ہیں۔ جن کو اگر غصّہ آجائے تو غصّہ پر قابو رکھتے ہیں +

۶ - سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بُرے اخلاق سے ان الفاظ میں دُعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ +

۷ - سب سے زیادہ کامل ایمان اُن لوگوں کا ہے جن کے اخلاق

بہت اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں پر بہت مہربان ہیں (ترمذی)
۸- جس بندے کے اخلاق اچھے ہیں اُس کو دن کے روزے اور رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اگرچہ اُس کے اعمال کم ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابوداؤد)
۹- جس شخص نے باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے اور لڑائی کو ترک کر دینے کی وجہ سے اپنے حق سے دست برداری کر لی تو میں اس امر کا ذمہ دار ہوں کہ اس کا گھر جنّت کے ابتدائی حصّے میں بنا دیا جائے اور جس شخص نے جھوٹ بولنا ترک کر دیا، ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولا۔ اس کے لئے ضمانت دیتا ہوں کہ اس کا گھر جنّت میں سب سے اُونچی جگہ ہوگا۔ (ابوداؤد)
۱۰- کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ سب سے بہتر انسان کو کیا چیز عطا ہوئی ہے۔ فرمایا نیک اخلاق (ابن حبان)
۱۱- لوگو! تمہارا مال تو سب انسانوں کے لئے کافی نہیں ہو سکتا لیکن خوش خلقی، کشادہ روئی انسانوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے (ابویعلیٰ)
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے

تعریف اور درود پاک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔ جن کی روز قیامت ہم سب شفاعت کے طلب گار ہیں اُنہیں کی طفیل ہی اللہ تعالےٰ ہمیں نماز کی تعلیم کی

اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ سکھایا۔ اللہ تعالٰے مجھے اس کا صحیح ترجمہ بزبان اُردو وانگریزی درج کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ جملہ مومنین اس سے استفادہ کر سکیں۔ اور محض اپنے فضل وکرم سے دونو جہاں میں اپنی دوامی رضا عطا فرماتے اور توفیق دے کہ ہماری سب کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کی اور آپ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی سربلندی اور اشاعت کے لئے وقف ہو آمین یارب العالمین۔

نیز ہم سب کا خاتمہ کلمۂ طیبہ پر ہو۔ وقت نزع اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل ہو اور قبر میں حساب میں اللہ تعالٰے ہمارا حامی و مددگار ہو۔ آمین

1. AS A BASIC RULE NAMAZ PREVENTS MEN AND WOMEN FROM ALL SHAMEFUL DEEDS AND FORBIDDEN THINGS IN THE WORLD:

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ○ (۲۱:۱)

بے شک نماز بے حیائی اور ناپسندیات سے روکتی ہے اور البتہ اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

"VERILY, THE PRAYER PREVENTS HUMAN BEINGS FROM ALL SHAMEFUL DEEDS, AN FORBIDDEN THINGS; AND THE REMEMBRANCE OF GOD IS THE MOST DISTINGUISHED VIRTUE (FOR MANKIND); AND GOD IS AWARE OF WHAT YOU ARE DOING." (21:1)

2. IT IS VERY HELPFUL AND ENCOURAGING IN ALL ANXIETIES, DISAPPOINTMENTS, TROUBLES

AND CALAMITIES. IN SHORT, IT IS A PERPETUAL SOURCE OF PEACE IN EVERY SITUATION OF RESTLESSNESS.

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا
عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ
وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (۱:۵)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہو اور البتہ وہ بھاری تو ہے مگر ان پر نہیں جن کے دِل پگھلے (جو عاجزی کرنے والے) ہیں۔ جنہیں یہ خیال ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور ان کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

"O BELIEVERS! WHENEVER YOU ARE IN A FIX, SEEK HELP FROM GOD THROUGH PATIENCE AND PRAYER. AND, NO DOUBT, THESE THINGS ARE VERY DIFFICULT FOR PEOPLE IN GENERAL, BUT TO THE BELIEVERS, WHO ARE AFRAID OF GOD AND BELIEVE TAAT SOME DAY THEY WILL MEET HIM, AND CONSEQUENTLY RETURN TO HIM, THEY ARE VERY EASY AND PRACTICABLE". (1:5)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا
بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (۱۳:۱۰)

جو ایمان لائے اور جن کے دِل خدا کی یاد سے تسلی پاتے ہیں سُنتا ہے۔ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔

"THE HEARTS OF BELIEVERS ARE SATISFIED ONLY WITH THE REMEMBRANCE AND ADORATION OF GOD. NEVER FORGET THAT THE HEARTS OF MANKIND CAN HAVE PEACE AND PLEASURE ONLY THROUGH THE REMEMBRANCE OF GOD." (13:10)

3. IT PROMOTES THE MEANS OF SUBSISTENCE, AND INCREASES GOD'S BOONS AND BLESSINGS FOR THE WORSHIPPER:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○ (۱۶:۱۷)

تو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود بھی نماز پر قائم رہ۔ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے۔ بلکہ تجھے روزی دیتے ہیں اور آخر متقیوں ہی کا بھلا ہے +

"PERFORM THE PRAYER WITH PATIENCE, AND ALSO ADVISE YOUR FAMILY TO DO THE SAME. I (GOD) DON'T ASK YOU ABOUT THE SUBSISTENCE FOR YOU. IT IS WE WHO WILL SUPPLY FOOD FOR YOU; AND ONLY THE RIGHTEOUS PEOPLE WILL BE VICTORIOUS IN THE END." (16:17)

4. ACCORDING TO GOD'S PROMISE IN THE HOLY QURAN, HIS TRUE BELIEVERS AND WORSHIPPERS WILL BE GIVEN THE RULE AND

ORDER OF HIS EARTH BUT THE DISOBEDIENT ONES (FASIQS) WILL BE DEPRIVED OF THIS RIGHT. SO, THE KINGDOM OF EARTH IS ALSO RESERVED FOR THE RIGHTEOUS AND PIOUS PEOPLE, AND IN THE WORDS OF THE QURAN, THE FIRST QUALITY OF A "PIOUS" PERSON IN THAT HE REGULARLY PERFORMS THE PRAYER:

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُ الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (۱۷:۱۳)

وہ لوگ کہ اگر ہم زمین میں انہیں مقدور (یعنی طاقت) دیں تو نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور بُری بات سے منع کریں۔

"THE RIGHTEOUS PEOPLE ARE ONLY THOSE WHO, IF GIVEN RULE AND ORDER OF THE EARTH BY US, PERFORM THE PRAYER PROPERLY, GIVE ALMS, INDUCE PEOPLE TO GOOD DEEDS AND PREVENT THEM FROM FORBIDDEN THINGS." (17:13)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (۱۷:۷)

اور بے شک ہم نے نصیحت کرنے کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے۔ کہ میرے نیک بندے زمین کے وارث ہوں گے۔

"WE HAVE ALREADY WRITTEN IN THE PSALMS

OF DAVID AFTER THE INSTRUCTIONS (ON TRUTH) THAT ONLY THE PIOUS SERVANTS OF MINE WILL INHERIT THE EARTH." (17:7)

THE CALL.

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اس کے بعد صرف فجر کی اذان میں کہے :- اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اور نماز کی تکبیر میں کہے - قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط اب اذان کا باقی حصہ درج ہے :- اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ بہت بڑا ہے - اللہ بہت بڑا ہے - اللہ بہت بڑا ہے - اللہ بہت بڑا ہے
میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں - میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں - میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ خدا کے سچے پیغمبر ہیں - میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ خدا کے سچے پیغمبر ہیں - اے مسلمانو! نماز ادا کرنے کو جلد پہنچ جاؤ - اے مسلمانو! نماز ادا کرنے کو جلد پہنچ جاؤ - اے مسلمانو! نجات حاصل کرنے کو جلد پہنچ جاؤ - نماز نیند سے زیادہ اچھی ہے - نماز نیند سے زیادہ اچھی ہے - جماعت کھڑی ہو گئی - جماعت کھڑی ہو گئی - اللہ بہت بڑا ہے - خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ؁

ARABIC TEXT:

ALLAH-O-AKBAR; ALLAH-O-AKBAR; ALLAH-O-AKBAR; ALLAH-O-AKBAR. ASHHADO AN LA ILAHA ILLALLAH, ASHHADO AN LA ILAHA ILLALLAH, ASHHADO ANNA MOHAMMADAR RASULULLAH, ASHHADO ANNA MOHAMMADAR RASULULLAH, HAYYA-ALASSALAH. HAYYA-ALASSALAH. HAYYA-ALALFALAH HAYYA ALALFALAH. ALLAHO-AKBAR ALLAHO-AKBAR. LA ILAHA ILLALLAH.

ENG. TRANS:

ALLAH IS GREAT! ALLAH IS GREAT!! I STAND A WITNESS TO THE FACT TAAT NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD. I STAND A WITNESS TO THE FACT THAT NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD. I ALSO STAND A WITNESS TO THE FACT THAT MUHAMMAD IS A TRUE PROPHET OF ALLAH. I ALSO STAND A WITNESS TO THE FACT THAT MUHAMMAD IS A TRUE PROPHET OF ALLAH. O BRETHREN-IN-ISLAM! COME TO PERFORM THE PRAYER! O BRETHREN

IN-ISLAM! COME TO PERFORM THE PRAYER! O BRETHREN-IN-ISLAM! COME TO ACHIEVE SALVATION! O BRETHREN-IN-ISLAM! COME TO ACHIEVE SALVATION! (THEN SAY ONLY IN THE MORNING CALL): THE PRAYER IS FAR BETTER THAN SLEEP! THE PRAYER IS FAR BETTER THAN SLEEP. (THE FOLLOWING WORDS SHOULD BE SAID IN THE TAKBIR BEFORE THE PRAYER): COME, THE PRAYER HAS BEGUN. COME, THE PRAYER HAS BEGUN! GOD IS GREAT! GOD IS GREAT!! NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD.

URDU TRANS:

KHUDA BAHUT BARA HAI (CHAR DAFA) MAIN GAWAHI DETA HUN KEH KHUDA KE SIWA KOI MA'BUD NAHIN (DO DAFA) MAIN GAWAHI DETA HUN KEH HAZRAT MOHAMMAD KHUDA KEH SACHE PAIGHAMBAR HAIN (DO DAFA) AI MUSALMANO NAMAZ ADA KARNE, KO JALD PAHONCH JAO. (DO DAFA) AI MUSALMANO NAJAT HASIL KARNE KO JALD PAHONCH JAO (DO DAFA)

KHUDA BAHUT BARA HAI (DO DAFA) KHUDA KE SIWA KOI MA'BUD NAHIN.

THE PRAYER AFTER THE CALL (AZAN)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ
اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَ
ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ

ARABIC TEXT:

ALLAHUMMA RABBA HAZEHIDDA'WAT-I TTAMATE WASSALATILQAIMATI ATE MUHA-MMADA-NILWASILATA WALFAZILATA WADDARAJA TARRAFIATA WABASHO MUQAMAMMAHMUDA-NILLAZI WA'ADTAHU WARZUQNA SHAFÁATAHU YAUMAL-QIYAMATE. INNAKA LA TUKHLIFUL MIAAD.

ENG. TRANS.

O ALLAH! O LORD OF THIS COMPLETE APPLICATION AND PRAYER OF OURS, BY THE BLESSING OF IT, GIVE TO MUHAMMAD HIS ETERNAL NIGHTS OF INTERCESSION, DISTIN-CTION (OVER OTHER PROPHETS). AND HIGHEST

CLASS IN PARADISE. O ALLAH! ALSO STAND HIM AT THE DIGNIFIED STEAD "MAHMUD" (THE PRAISED ONE) THAT YOU HAVE PROMISED HIM, AND BESTOW HIS INTERCESSION ON US ON THE DAY OF JUDGEMENT. YOU NEVER GO BACK ON YOUR WORD!

URDU TRANS:

AI KHUDA AI IN MUKAMMAL DUAON KE KHALIQ AUR PARWARDIGAR, IN DUAON KI BARKAT SE MOHAMMAD KO SHAFA'AT KA DARJA DE AUR US KA MARTABA BULAND KAR AUR US KO US MUQAM-I-MAHMUD PAR KHARA KAR JIS KA TU NE US SE WA'DA KIYA HAI, AUR HAM KO QIYAMAT KE DIN US KI SHAFA'AT NASIB KAR. BA-ISHAK TU APNE WA'DON KE KHILAF KABHI KUCHH NAHIN KARTA.

THE PRAYER.

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط

میں نے اپنا منہ صرف اس خدا کی طرف پھیر لیا - جو آسمان اور زمین کا بنانے والا ہے اور میں مشرک لوگوں میں سے نہیں ہوں ۔

ARABIC TEXT:

INNI WAJJAHTO-WAJHIYA LILLAZI FATARA-SSAMAWATE WALARZA HANIFAN WA MA ANA MINALMUSHRIKIN.

ENG. TRANS:

I HAVE TURNED MY FACE ONLY TOWARDS THAT SUPREME BEING, WHO HAS CREATED HEAVEN AND EARTH. AND I AM NOT ONE OF THE POLYTHEISTS.

URDU TRANS:

MAIN NE APNA MUNH SIRF US KHUDA KI TARAF PHER LIA JO ASMAN AUR ZAMIN KA BANANE WALA HAI AUR MAIN MUSHRIK LOGON MEN SE NAHIN HUN.

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ؕ

اے خدا! تو ہر برائی سے پاک ہے۔ میں تیرا شکر بجا لاتا ہوں۔ تیرا نام بہت مبارک ہے۔ تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔

ARABIC TEXT:

SUBHANAKALLA HUMMA WA BEHAMDEKA WA TABARAKASMOKA WA TA'ALA JADDOKA

WA LA ILAHA GHAIROKA.

ENG. TRANS:

O ALLAH! YOU ARE FREE FROM EVERY KIND OF EVIL. I BEGIN THIS PRAYER WITH YOUR PRAISE. YOUR NAME IS AUSPICIOUS. YOUR POSITION IS VERY EXALTED AND THERE IS NO ONE WORTHY OF WORSHIP, EXCEPT YOURSELF.

URDU TRANS:

AI KHUDA TU HAR BURAI SE PAK HAI. MAIN TERA SHUKAR BAJA LATA HUN, TERA NAM BAHUT MUBARIK HAI, TERA MARTABA BAHUT BAHUT BALAND HAI, AUR TERE SIWA KOI MA'BUD NAHIN HAI.

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

میں خدا کے حضور پناہ چاہتا ہوں شیطان سے جو اسکی درگاہ سے رد کیا گیا ہے

ARABIC TEXT.

AUZO BILLAHE MINASHSHAITANIRRAJIM.

ENG. TRANS:

I SEEK THE REFUGE OF ALLAH TO BE SAVED FROM SATAN, WHO HAS BEEN REJECTED BY HIM.

URDU TRNS:

MAIN KHUDA KE HAZUR PANAH CHAHTA HUN SHAITAN SE, JO US KI DARGAH SE RAD KIA GIA HAI.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

میں اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت رحم والا ہے -

ARABIC TEXT:

BISMILLAH-IRRAHMAN-IRRAHIM.

ENG. TRAN:

I BEGIN WITH THE NAME OF GOD, WHO IS MOST KIND, MOST MERCIFUL.

URDU TRANS:

MAIN US KHUDA KE NAM SE SHURU KARTA HUN JO BAHUT HI MEHRBAN, NAHAYAT RAHAM KARNE WALA HAI.

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ؕ اٰمِیۡن ۝

تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جو دو جہانوں کا پروردگار ہے - وہ بہت ہی مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے - وہ خدا مالک اور مختار ہے قیامت کے دن کا -

اے خدا! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں تو ہم کو سیدھا رستہ دکھا۔ اُن لوگوں کا رستہ جن پر تُو نے انعام کیا اور اُن لوگوں کے رستے سے بچا جن پر تُو نے غضب کیا اور جو گمراہ ہو گئے۔ اس دعا کو قبول فرما۔

ARABIC TEXT:

ALHAMDO-LILLAHI RABBIL-A'LAMIN. ARRAHMANIRRAHIM. MALIK-I-YAUMIDDIN. IYYAKA NA'BUDO-WA-IYYAKA NASTA'IN. EHDINASSIRATALMUSTAQIM. SIRATALLAZINA AN'AMTA AILAIHIM. GHAIRIL MAGHZUBI-ALAIHIM WALAZZALIN. AAMIN.

ENG. TRANS:

ALL POSSIBLE AMOUNT OF PRAISE AND THANKFULNESS GOES TO GOD WHO IS THE CREATOR AND CHERISHER OF ALL THE WORLDS. HE IS MOST KIND, MOST MERCIFUL. HE IS THE ONLY KING OF THE DAY OF JUDGMENT. O ALLAH! ONLY THEE DO WE WORSHIP, AND ONLY OF THEE DO WE BEG ASSISTANCE (IN ALL OUR NEEDS). GUIDE US TO THE RIGHT WAY; THE WAY OF THOSE TO WHOM YOU HAVE BEEN GRACIOUS AND BOUNTIFUL; NOT OF THOSE TO WHOM

YOU HAVE BEEN ANGRY (DUE TO THEIR DISOBEDIENCE), NOR OF THOSE WHO GO ASTRAY. AMIN! (GRANT MY PRAYER)

URDU TRANS:

TAMAM TARIF US ALLAH KE LIYE HAI JO DONON JAHANON KA PARWARDIGAR HAI. WOH BAHUT HI MEHRABAN, NAHAYAT RAHM FARMANE WALA HAI. WOH KHUDA MALIK AUR MUKHTAR HAI QIYAMAT KE DIN KA. AI KHUDA HAM SIRF TERI HI IBADAT KARTE HAIN, AUR SIRF TUJHHI SE MADAD CHAHTE HAIN. TU HAM KO SIDHA RASTA DIKHA, UN LOGON KA RASTA JIN PAR TU NE INA'AM KIA, AUR UN LOGON KE RASTE SE BACHA JIN PAR TU NE GHAZAB KIA, AUR JO GUMRAH HO GAI, IS DUA KO QABUL FARMA.

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

کہہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے اللہ کی کوئی اولاد نہیں اور
نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے۔ اللہ جیسی ہستی اور کوئی نہیں۔

ARABIC TEXT:

QULHUWALLAHO AHAD ALLAHUSSAMAD. LAMYALID WA LAM YULAD. WALAM YAKUN LAHU KOFOWAN AHAD.

ENG. TRANS:

O PROPHET! DECLARE THAT GOD IS ONE (AND HAS NO ASSISTANT). GOD DOES NOT NEED ANYTHING. HE BEGETTETH NOT, NEITHER IS HE BEGOTTEN. THERE IS NOT ANYONE LIKE UNTO HIM.

URDU TRANS:

KEH ALLAH EK HAI. ALLAH BENIAZ HAI. ALLAH KI KOI AULAD NAHIN HAI. AUR NA HI WOH KISI KI AULAD HAI. ALLAH JAISI HASTI AUR KOI NAHIN.

ARABIC TEXT:

ALLAH-O-AKBAR

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

ENG. TRANS:

GOD IS GREAT.

URDU TRANS:

KHUDA BAHUT BARA HAI.

ARABIC TEXT:

SUBHANA RABBIYALAZIM.

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ - خدا ہر برائی سے پاک ہے اور وہ بہت بڑا ہے۔

ENG TRANS:

MY CREATOR AND CHERISHER IS FREE FROM EVERY KIND OF EVIL, AND HE IS GLORIOUS. (SAY IT THRICE WHILE BOWING ON KNEES).

URDU TRANS:

KHUDA HAR BURAI SE PAK HAI, AUR WOH BAHUT BARA HAI.

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

اُس خدا نے میرا ذکر سن لیا جس کے لئے تمام تعریف ہے

ARABIC TEXT:

SAMEALLAHO LIMAN HAMEDA.

ENG. TRANS:

GOD HAS HEARD TO THE SERVANT WHO HAS GLORIFIED HIM.

URDU TRANS:

US KHUDA NE MERA ZIKR SUN LIA, JIS KE LIYE TAMAM TARIF HAI.

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اے پروردگار! تمام تعریف تیرے لئے ہے

ARABIC TEXT:

RABBANA LAKAL HAMD.

ENG. TRANS:

O OUR CREATOR AND CHERISHER! ALL AMOUNT OF RRAISE AND THANKFULNESS GOES ONLY TO YOU!

URDU TRANS:

AI PARWARDIGAR! TAMAM TARIF TERE LIYE HAI.

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ خدا بہت بڑا ہے

ARABIC TEXT.

ALLAH-O-AKBAR.

ENG. TRANS:

GOD IS GREAT.

URDU TRANS:

KHUDA BAHUT BARA HAI.

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔

خدا ہر برائی سے پاک ہے اور اُس کی ہستی بہت بلند ہے

ARABIC TEXT:

SUBHANA-RABBI-YALA'LA.

ENG TRANS:

MY CREATOR AND SUSTAINER IS FREE FROM EVERY KIND OF EVIL AND HE IS SUBLIME. (SAY IT THRICE IN THE OBEISANCE.)

URDU TRANS:

KHUDA HAR BURAI SE PAK HAI, AUR US KI HASTI BAHUT BULAND HAI.

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

تمام نیک اعمال اور اذکار صرف خدا کی رضا کے لئے ہیں- اے نبیؐ! آپ پر خدا کی رحمت اور برکت نازل ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر سلامتی ہو- میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور سچا رسول ہے

ARABIC TEXT:

ATTAHIYYATO-LILLAHE WASSALAWATO WATTAYYIBATO ASSALAMO ALAIKA AYYO-HANNABIYYO WARAHMATULLAHE WA BARAKA-TOHU ASSLAMO ALAINA WA ALA IBADILLAH-ISSALIHIN. ASHHADO AN LA ILAHA ILLALLAHO WA ASHHADO ANNA MOHAMMADAN ABDUHU WARASULOHU.

ENG. TRANS:

ALL GOOD DEEDS DONE BY TONGUE, BY BODY, AND BY MONEY ARE PURELY FOR THE PLEASURE OF GOD. O HOLY PROPHET! BE ON THY SACRED SOUL. GOD'S BLESSINGS AND SALUTATIONS. ALSO, BE GOD'S BLESSINGS ON US AND ALL RIGHTEOUS SERVANTS OF HIS! I STAND A WITNESS TO THE FACT THAT NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD, I ALSO STANDA WITNESS TO THE FACT THAT MUHAMMAD IS HIS SINCERE SERVANT AND (HONEST) MESSENGER.

URDU TRANS:

TAMAM NEK A'MAL AUR AZKAR SIRF KHUDA KI RAZA KE LIYE HAIN. AI NABI! AAP PAR KHUDA KI RAHMATEN AUR BARKATEN NAZIL HON. HAM PAR AUR KHUDA KE NEK BANDON PAR SALMTI HO. MAIN GAWAHI DETA HUN KEH KHUDA KE SIWA KOI MA'BUD NAHIN HAI, AUR MAIN GAWAHI DETA HUN KEH MUHAMMAD USKA BANDA AUR SACHA RASUL HAI.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ! محمدؐ اور اُس کی اولاد پر صلوٰۃ و سلام بھیج، جس طرح تُو نے ابراہیمؑ اور اس کی اولاد پر صلوٰۃ و سلام بھیجا تو بڑی تعریف والا اور بڑا بزرگ ہے۔ اے خدا! محمدؐ اور اس کی اولاد پر برکتیں نازل فرما۔ جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور اس کی اولاد پر برکتیں نازل کیں، تو بڑی تعریف والا اور بڑا بزرگ ہے۔

ARABIC TEXT.

ALLAHUMMA SALLE ALA MOHAMMADIN WA ALA ALE MUHAMMADIN KAMA SALLAITA ALA IBRAHIMA WA ALA ALE IBRAHIMA INNAKA HAMIDUN-MAJID. ALLAHUMMA BARIK ALA MOHAMMADIN WA ALA ALE MOHAMMADIN KAMA BARAKTA ALA IBRAHIMA WA ALA ALE IBRAHIMA INNAKA HAMIDUN-MAJID.

ENG. TRANS:

O ALLAH! SEND YOUR BLESSINGS ON MUHAMMAD, AND ON HIS POSTERITY, JUST AS YOU SENT YOUR BLESSINGS ON ABRAHAM AND ON HIS POSTERITY. UNDOUBTEDLY YOU

ARE PRAISEWORTHY AND EXALTED.

O ALLAH! GLORIFY MUHAMMAD AND HIS CHILDREN, JUST AS YOU GLORIFIED ABRAHAM AND HIS CHILDREN UNDOUBTEDLY. YOU ARE PRAISEWORTHY AND EXALTED.

URDU TRANS:

AI KHUDA MUHAMMAD AUR US KI AULAD PAR SALAT-O-SALAM BHEJ, JIS TAREH TU NE IBRAHIM AUR US KI AULAD PAR SALAT-O-SALAM BHEJA. AI KHUDA MOHAMMAD AUR US KI AULAD PAR BARKATEN NAZIL KEN, TU BARI TA'RIF WALA AUR BARA BUZURG HAI.

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے خدا! تو مجھے اور میری اولاد کو نماز کو باقاعدہ بجا لانے والا بنا اور میری دُعا کو قبول فرما۔ اے خدا تو مجھے، میری اولاد کو اور تمام مسلمانوں کو قیامت کے دن بخش دے۔

ARABIC TEXT:

RABBIJALNI MUQIMASSALATE WA MIN ZURRIYYATI, RABBANA WATAQABBAL DUA. RAB—

BANAGFIRLI WALE WALIDAYYA WA LILMOM-ININA YAUMA YAQUMUL HISAB.

ENG. TRANS:

O ALLAH! MAKE ME AND MY CHILDREN REGULAR IN THE PERFORMANCE OF PRAYER. O LORD! GRANT MY REQUESTS, AND FORGIVE ME, MY PARENTS, AND ALL THE BELIEVERS ON THE DAY OF JUDGEMENT.

URDU TRANS:

AI KHUDA! TU MUJHE AUR MERI AULAD KO NAMAZ KA BAQAIDA BAJA LANE WALA BANA, AUR MERI DUA KO QABUL FARMA. AI KHUDA TU MUJHE, MERI AULAD KO, AUR TAMAM MUSALMANON KO QIYAMAT KE DIN BAKSH DE.

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ط

تم پر خدا کی جانب سے سلام اور رحمتیں ہوں

ARABIC TEXT:

ASSALAMO-ALAIKUM WA RAHMATULLAH.

ENG. TRANS:

BE OUR SALUTATIONS AND GOD'S BLESSING ON YOU.

(SAY TWICE, AS YOU TURN YOUR FACE RIGHT AND)

URDU TRANS:

TUM PAR KHUDA KI JANIB SE SALAM AUR RAHMATEN HON.

SAY THESE PRAYERS AFTER THE NAMAZ.

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

اے خدا! تو سلامتی ہے اور تمام سلامتی تیری طرف سے ہے اور سلامتی تیری ہی ذات کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اے خدا! اپنی سلامتی کی برکت سے تو ہمیں زندہ کر دے اور ہمیں سلامتی کے گھر میں داخل کر۔ اے پروردگار! تو برکتوں والا ہے اے عظمت اور بزرگی کے مالک۔

ARABIC TEXT:

ALLAHUMMA ANTASSALAM WA MINKASSALAM WA ILAIKA YARJEOSSALAM, HAYYENA RABBANA BISSALAME WA ADKHILNA DARASSALAME TABARAKTA RABBANA WA TA'ALAITA YA ZALJALAL-I-WALIKRAM.

ENG. TRANS:

O ALLAH! YOU ARE PEACE PERSONIFIED: YOU ARE THE SOURCE OF PEACE FOR ALL OTHER CREA-

TURES; PEACE ALWAYS TURNS TOWARDS YOU. O OUR CREATOR AND CHERISHER! KEEP US ALIVE WITH PEACE, AND LET US ENTER THE HOME OF PEACE (PARADISE).

O LORD! O POSSESSOR OF AWE AND HONOUR! YOU ARE SUBLIME AND FULL OF BLESSINGS.

URDU TRANS:

AI KHUDA TU SALAMTI HAI, AUR TAMAM SALAMTI TERI TARAF SE HAI, AUR SALAMTI TERI HI ZAT KI TARAF RAJU KARTI HAI. AI KHUDA! APNI SALAMTI KI BARKAT SE TU HAMEN ZINDA KARDE, AUR HAMEN SALAMTI KE GHAR MEN DAKHIL KAR. AI PARWARDIGAR! TU BAKATON WALA AUR BALAND HAI, AI AZMAT AUR IZZAT KE MALIK.

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے خدا! تو اپنے ذکر کے لئے، اپنے شکر کے لئے اور عبادت کو باقاعدہ بجا لانے کے لئے میری مدد فرما۔

ARABIC TEXT:

ALLAHUMMA AINNI ALA ZIKRIKA WA SHUKRIKA WA HUSNE IBADATEKA.

ENG. TRANS:

O ALLAH! HELP ME TO REMEMBER YOU, TO THANK YOU; AND TO SERVE YOU IN THE BEST POSSIBLE WAY.

URDU TRANS:

AI KHUDA TU APNE ZIKAR KE LIYE, APNE SHUKR KE LIYE AUR IBADAT KO BA KAIDA BAJA LANE KE LIYE MERI MADAD FARMA.

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

اے خدا! ہم کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خیر اور برکت عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

ARABIC TEXT:

RABBANA AATINA FIDDUNYA HASANATAN WA FILAKHIRATE HASANATAN WAQINA AZAB-ANNAR.

ENG. TRANS:

O OUR CREATOR AND CHERISHER! GIVE US GOODNESS IN THIS WORLD AND IN THE WORLD HEREAFTER, AND SAVE US FROM HELL.

URDU TRANS:

AI KHUDA TU HAM KO DUNYA MEN BHI AUR AKHIRAT MEN BHI KHAIR AUR BARKAT ATA FARMA AUR HAM KO DOZAKH KE AZAB SE BACHA LE.

THE VERSE OF THE CHAIR.

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اللہ وہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور قائم رہنے والا ہے اس کو نہ تو اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمینوں میں ہے، اسی خدا کی ملکیت اور اختیار میں ہے۔ اُس خدا کے دربار میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کسی کی سفارش ہرگز نہیں کر سکے گا۔ جو کچھ بھی موجودہ لوگوں کی زندگی میں گزر رہی ہے اور جو کچھ ان کے بعد گزرے گی۔ اسے وہ خوب جانتا ہے اور خدا کے علم میں ہے۔ کوئی شخص کچھ نہیں جان سکتا، مگر اتنا کچھ جو وہ خدا کسی کو معلوم کرا دے۔ اسی کی کرسی آسمان اور زمین پر حاوی ہے۔ اور وہ آسمانوں اور زمین کی حفاظت اور انتظام سے کبھی نہیں تھکتا اور وہ بہت بلند اور بڑا ہے۔

ARABIC TEXT:

ALLAHO LA ILAHA ILLA HUWAL HAYYULQAYYUM; LA TAKHOZOHU SINATUN WA LA NAUM;

LAHU MA FISSAMAWATE WA MA FILARZ. MA-
NZALLAZI YASHFAO INDAHU ILLA BEIZNIHI.
YA'LAMO MA BAINA AIDIHIM WA MA KHALFAHUM
WA LA YOHITUNA BISHAIN MIN ILMIHI ILLA BI-
MA SHAA; WASIA KURSIYYO-HUSSAMAWATE W-
ALARZA WA LA YAUODOHU HIFZOHOMA WA HO-
WAL ALIYYUL AZIM.

ENG. TRANS:

(REALIZE THE UNITY OF GOD!) THERE IS NO
ONE WORTHY OF WORSHIP, BUT GOD, WHO IS EVER-
LASTING AND IMMORTAL. NEITHER DROWSINESS
NOR SLEEP CAN TOUCH HIM. HE IS THE ONLY PO-
SSESSOR AND RULER OF EVERYTHING IN HEAVEN
AND EARTH. NO ONE WILL DARE TO RECOMMEND AN-
YBODY IN HIS COURT OF JUSTICE, BUT WITH HIS
PERMISSION. WHATEVER IS HAPPENING TO THE LI-
VING PEOPLE, AND WHATEVER WILL HAPPEN AF-
TER THEIR DEATH, IS THOROUGHLY KNOWN TO GOD.
PEOPLE CANNOT KNOW ANYTHING FROM HIS KN-
OWLEDGE, BUT WHATEVER HE WISHES THEM TO
KNOW. HIS CHAIR IS SO VAST THAT IT HAS CO-

ERED HEAVEN AND EARTH, AND HE IS NEVER
IRED TO CONTROL AND PROTECT BOTH OF THEM.
E IS SUBLIME AND GREAT.

URDU TRANS:

. ALLAH WOH HAI JIS KA KOI SHARIK NAHIN;
OH HAMESHA ZINDA RAHNE WALA AUR QAIM RA-
NE WALA HAI. US KO NAH TO UNGH ATI HAI AUR
AH NIND; JO KUCHH BHI ASMANON AUR ZAMIN-
N MEN HAI, USI KHUDA KI MILKIYYAT AUR IKHT-
AR MEN HAI. US KHUDA KE DARBAR MEN US KI
JAZAT KE BAGHAIR KOI SHAKHS KISI KI SAFA-
RISH HARGIZ NAHIN KAR SAKEGA. JO KUCHH BHI
MAUJUDA LOGON KI ZINDAGI MEN GUZAR RAHI
HAI, AUR JO KUCHH UN KE BÁD GUZREGI, USE
WOH KHOOB JANTA HAI. AUR KHUDA KE ILM
MEN SE KOI SHAKHS KUCHH NAHIN JAN SAKTA,
MAGAR UTNA KUCHH JO WOH KHUD KISI KO
MALUM KARA DE; US KI KURSI ASMAN AUR
ZAMIN PAR HAVI HAI, AUR WOH ASMAN-O-ZA-
MIN KI HIFAZAT AUR INTIZAM SE KABHI NAHIN
THAKTA; AUR WOH BAHUT BULAND AUR BARA HAI.

PRAYERS.

ARABIC TEXT: سُبُحَانَ اللّٰہؕ

SUBHANALLAH. خدا ہر قسم کے شر سے پاک ہے

ENG. TRANS:

GOD IS FREE FROM EVERY KIND OF EVIL (SAY IT 33 TIMES AFTER THE PRAYER).

URDU TRANS:

KHUD HAR KISM KE SHAR SE PAK HAI.

ARABIC TEXT: اَلحَمدُ لِلّٰہِؕ

ALHAMD-O-LILLAH. - تمام تعریف اور شکر اللہ کے لئے ہے

ENG. TRANS:

ALL POSSIBLE AMOUNT OF PRAISE AND THANKFULNESS GOES ONLY TO GOD. (33 TIMES)

URDU TRANS:

TAMAM TA'RIF AUR SHUKR ALLAH KE LIYE HAI.

ARABIC TEXT: اَللّٰہُ اَکبَرُؕ

ALLAH-O-AKBAR. اللہ بہت بڑا ہے

ENG. TRANS:

GOD IS GREAT. (34 TIMES).

URDU TRANS:

ALLAH BAHUT BARA HAI.

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط

اے خدا! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا اور کوئی نہیں۔ اس لئے تو مجھے بخش دے۔ بخشش تیری جانب سے ہے اور مجھ پر رحم فرما۔ تو ہی بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

ARABIC TEXT:

ALLAHUMMA INNI ZALAMTO NAFSI ZULMAN KASIRAN WA LA YAGHFIRUZZUNUBA ILLA ANTA FAGHFIRLI MAGHFIRATAN MIN INDIKA WARHAMNI INNAKA ANTAL GHAFUR UR-RAHIM.

ENG. TRANS:

O ALLAH! I ADMIT THAT I HAVE BEEN CRUEL TO MY SELF TO A GREAT EXTENT (BY COMMITTING SINS). SINCE NO BODY CAN PARDON THESE SINS BUT YOU, PLEASE FORGIVE ME WITH YOUR DISTINGUISHED QUALITY OF FORGIVENESS, O LORD! TAKE MERCY ON ME; UNDOUBTEDLY, YOU ARE THE FORGIVER, AND THE MERCIFUL.

URDU TRANS:

AI KHUDA, MAIN NE APNE NAFS PAR BAHUT ZULM KIA, AUR TERE SIWA GUNAHON KO BAKHSHNE WALA AUR KOI NAHIN; IS LIYE TU MUJHE BAKHSH DE, BAKHSHISH TERI JANIB SE HAI, AUR MUJH PAR REHM FARMA; TU HI BAKHSHNE WALA AUR RAHM FARMANE WALA HAI.

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَ نَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اے خدا! ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں، تجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں، تیری حمد اور تعریف کرتے ہیں۔ تیرا شکر بجالاتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ان لوگوں سے الگ اور بے تعلق ہوتے ہیں۔ جو تیری نافرمانی کرتے ہیں۔ اے خدا! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تیرے لئے نماز اور سجدہ بجا لاتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کا مطالبہ کرتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ تیرا عذاب کافروں اور منکروں کو پہنچنے والا ہے +

ARABIC TEXT:

ALLAHUMMA INNA NASTAINUKA WA NASTAGHFIROKA WA NUMINO BIKA WA NATAWW-

AKKALO ALAIKA WA NUSNI ILAIKALKHAIRA WA NASHKOROKA WA LA NAKFOROKA WA NAKH-LAO WA NATROKO MANYAFJUROK. ALLAHU-MMA IYYAKA NA'BUDO WALAKA NUSALLI WA NASJUDO WA ILAIKA NASA' WA NAHFIDO WA NARJU RAHMATAKA WA NAKHSHA AZABA-KA; INNA AZABAKA BILKUFFARI MULHIKUN.

ENG. TRANS:

O ALLAH! WE SEEK YOUR HELP AND ASK YOUR FORGIVENESS. WE STRONGLY BELIEVE IN YOU, WHOLLY AND SOLELY DEPEND UPON YOU; WE PRAISE YOU WITH THE BEST POSSIBLE WORDS, WE THANK YOU, AND WE ARE NOT UN-GRATEFUL TO YOU. WE ALSO ABANDON AND REJECT EVERYONE WHO HAS BEEN DISOBEDI-ENT TO YOU. O ALLAH! WE WORSHIP NOTHING BUT YOU, AND WE PERFORM PRAYER AND DO OBEISANCE ONLY FOR THE SAKE OF YOUR PLEASURE. O LORD! WE RUN ONLY TOWARDS YOU TO SERVE YOU! WE DESIRE YOUR MERCY, AND FEAR YOUR PUNISHMENT; UNDOUBTEDLY,

YOUR PUNISHMENT WILL MEET THE INFIDELS.

URDU TRANS:

AI KHUDA HAM TUJH HI SE MADAD CHAHTE HAIN, TUJH SE GONAHON KI BAKHSHISH CHAHTE HAIN, TUJH PAR IMAN LATE HAIN, TUJH PAR PURA BHAROSA RAKHTE HAIN, TERI HAMAD AUR TA'RIF BAYAN KARTE HAIN; TERA SHUKR BAJA LATE HAIN, AUR TERI NASHUKRI NAHIN KARTE, AUR UN LOGON SE ILAG AUR BETAALLUQ HOTE HAIN JO TERI NAFARMANI KARTE HAIN. AI KHUDA! HAM SIRF TERI HI IBADAT KARTE HAIN, TERE LIYE NAMAZ AUR SAJDA BAJA LATE HAIN; HAM TERI HI JANIB TERI ITA'AT KE LIYE BHAGTE HAIN; HAM TERI RAHMAT KA MATALIBA KARTE HAIN, AUR TERE AZAB SE DARTE HAIN; TERA AZAB KAFIRON AUR MUNKIRON KO PAHONCHNE WALA HAI.

FAITH IN BRIEF.

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ
اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ +

ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے
اس کے سارے حکموں کو قبول کیا زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے یقین

ARABIC TEXT;

AAMANTO BILLAHE KAMA HOWA BIASMAI-HI WA SIFATIHI WA QABILTO JAMIA AHKA-MIHI IQRARUN BILLISANIN WA TASDIQUN BI-LQALB.

ENG. TRANS:

I HAVE SOLEMNLY BELIEVED IN GOD, WITH ALL HIS PERSONAL NAMES AND ATTRIBUTES, I HAVE ALSO ACCEPTED ALL HIS COMMANDMEN-TS, BY ADMITTING THEM WITH TONGUE AND BELIEVING THEM WITH HEART.

URDU TRANS:

IMAN LAYA MAIN ALLAH PAR JAISA KIH WOH APNE NAMON AUR APNI SIFTON KE SATH HAI, AUR MAIN NE US KE SARE HUKMON KO QA-BOOL KIA, ZABAN SE IQRAR KARTE HUWE, AUR DIL SE YAQIN.

FIRST: THE HOLY CODE.

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

ARABIC TEXT:

LA ILAHA ILLALLAHO MUHAMMADUR-RASOOLULLAHE.

ENG. TRANS:

NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD AND MUHAMMAD IS THE TRUE PROPHET OF ALLAH.

URDU TRANS:

ALLAH KE SIWA KOI SACHA MABUD NAHIN AUR HAZRAT MUHAMMAD ALLAH KE SACHE RASUL HAIN.

SECOND: THE CODE OF EVIDENCE.

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ +

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور سچے رسول ہیں۔

ARABIC TEXT:

ASHHADO AN LAILAHA ILLALLAHO WA ASHHADO ANNA MUHAMMADAN 'ABDOHU WA RASOOLOHU.

ENG. TRANS:

I STAD A WITNESS TO THE FACT THAT NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD. HE IS THE ONLY ONE TO CONTROL AND MANAGE THE UNIVERSE, AND HAS NO PARTNER. I ALSO STAND A WITNESS TO THE FACT THAT MUHAMMAD IS GOD'S SINCERE SERVANT, AND HIS TRUE PROPHET.

URDU TRANS:

MAIN GAWAHI DETA HUN KEH ALLAH KE SIWA KOI MA'BUD NAHIN; WOH EK HAI, US KA KOI SHARIK NAHIN; AUR MAIN GAWAHI DETA HUN KEH HAZRAT MUHAMMAD US KE BANDE AUR SACHE RASOOL HAIN.

THIRD: THE CODE OF EXALTATION.

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے اللہ ہر عیب سے۔ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ بہت بزرگی والا ہے۔ گناہوں سے بچانے کی توفیق اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔

ARABIC TEXT:

SUBHANALLAHE WALHAMDO-LILLAHE WA LAILAHA ILLALLAHE WALLAHO-AKBAR WALA HAULA WALA QUWWATA ILLA BILLAH-IL-ALIYYIL-AZIM.

ENG. TRANS:

GOD IS FREE FROM EVERY KIND OF EVIL. ONLY GOD DESERVES ALL POSSIBLE AMOUNT OF PRAISE AND THANKFULNESS. NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD. GOD IS GREAT. WE CANNOT BE SAVED FROM SIN, OR ADOPT RIGHTEOUSNESS, BUT WITH THE HELP OF GOD, WHO IS SUPREME AND GREAT.

URDU TRANS:

PAK HAI ALLAH HAR AIB SE; TAMAM TARIF ALLAH KELIYE HAI; AUR ALLAH KE SIWA KOI MA'BUD NAHIN; AUR ALLAH BAHUT BUZURGI WALA HAI; GUNAHUN SE BACHNE KI TAUFIQ AUR NEKI KARNE KI TAQAT SIRF ALLAH KI TARAF SE HAI, JO BAHUT BULAND AUR AZMAT WALA HAI.

FOURTH: THE CODE OF ONENESS OF GOD.

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں - وہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں - اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے - وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا - عظمت اور بزرگی والا ہے اس کے ہاتھوں میں خیر اور بہتری ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے -

ARABIC TEXT:

LAILAHA ILLALLAHO WAHDAHU LA SHARIKA LAHU, LAHUL MULKO WALAHUL-HAMDO, YOHYI WAYOMEETO WAHOWA HAYYUN, LA YAMUTO ABADAN ABADA, ZULJALALE-WALIKRAM; BEYADEHIL-KHAIR WA HOWA ALA KULLE SHAIN QADIR.

ENG. TRANS:

NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD. HE IS ONLY ONE TO CONTROL AND MANAGE THE UNIVERSE, AND HAS NO PARTNER. ONLY HE IS THE RULER OF HEAVEN AND EARTH, AND ONLY TO HIM GOES ALL THE POSSIBLE AMOUNT OF PRAISE AND GLORIFICATION. ONLY GOD GIVES LIFE

TO ALL HIS CREATURES, AND ONLY HE PUTS THEM TO DEATH. HE IS EVERLIVING AND WILL NEVER DIE. GOD POSSESSES GREATNESS, AWE AND REVERENCE. ALL GOOD IS IN HIS HANDS, AND HE CAN EASILY DO WHATEVER HE LIKES.

URDU TRANS:

EK ALLAH KE SIWA KOI MA'BUD NAHIN; WOH WAHID HAI AUR US KA KOI SHARIK NAHIN, USI KI BADSHAHI HAI. AUR TAMAM TA'RIF USI KE LIYE HAI; WOHI ZINDA KARTA HAI AUR MARTA HAI; AUR WOH HAMESHA KE LIYE ZINDA HAI, JO KABHI NAHIN MAREGA; USKE HATHON MEN KHAIR AUR BIHTARI HAI, AUR WOH HAR CHIZ PAR QADIR HAI.

FIFTH: THE CODE FOR APOLOGY.

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمَدًا أَوْ خَطَأً
سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ أَعْلَمُ وَ
مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ
سَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ کی جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول

کرے در پردہ یا کھلے طور پر کیا ہے اور میں خدا کے حضور توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور جو مجھے معلوم نہیں۔ اے اللہ بے شک غیب کی سب چیزیں تجھے ہی معلوم ہیں اور تو ہی عیبوں کو ڈھانپنے والا ہے اور تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچانے کی توفیق اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے جو بہت بلند اور بڑی عظمت والا ہے۔

ARABIC TEXT:

ASTAGHFIRULLAHA RABBI, MIN KULLE ZAMBIN AZNABTAHU AMADAN AU KHATA-AN; SIRRAN AU ALANIYATAN WA ATUBO ILL-AIHE MINAZZAN-BILLAZI LA A'LAMO; INNA-KA ANTA ALLAMULGHAYUBE WA SATTARUL-OYUBE WA GHAFFARUZZONUBE WALA HAUL WALA QUWWATA ILLA BILLAH-IL-ALIYYIL AZ-EEM.

ENG. TRANS:

I HUMBLY ASK FORGIVENESS FROM GOD, WHO IS MY CREATOR FOR ALL THE SINS WHICH I HAVE COMMITTED CONSCIOUSLY OR UNCONS-CIOUSLY, HIDDENLY OR OPENLY. I ALSO ASK HIS FORGIVENESS FOR ALL THE SINS WHICH I KNOW ALL THE THINGS WHICH ARE STILL UNKNOWN TO HUMAN BEINGS. WE CANNOT BE SAVED -

FROM SIN OR ADOPT RIGHTEOUSNESS, BUT WITH THE HELP OF GOD, WHO IS SUPREME AND GREAT.

URDU TRANS:

MAIN ALLAH SE MUAFI MANGTA HUN JO MERA PARWARDIGAR HAI, HAR GUNAH KI JO MAIN NE JAN BOOJH KAR YA BHOOL KAR, DARPARDA YA KHULE TAUR PAR KIA HAI. AUR MAIN KHUDA KE HAZUR TAUBA KARTA HUN US GUNAH SE JO MUJHE MÁLUM HAI AUR JO MUJHE MA'LUM NAHIN. AI ALLAH! BESHAK GHAIB KI SAB CHIZEN TUJHE HI MÁLUM HAIN AUR TU HI AIBON KO DHANKNE WALA HAI; TU HI GUNAHON KO BAKHSHNE WALA HAI AUR GUNAHON SE BACHNE KI TAUFIQ AUR NEKI KARNE KI TAQAT SIRF ALLAH KI TARAF SE HAI, JO BAHUT BULAND AUR BARI AZMAT WALA HAI.

SIXTH: THE CODE FOR DENIAL OF INFIDELITY.

اَللّٰهُمَّ اِنِّىٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ
بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ

الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور بخشش چاہتا ہوں ان گناہوں کی جن کا مجھے علم نہیں میں نے اُن سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے تمام کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور ایمان لایا اور کفر کو چھوڑ کر کہتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے سچے رسول ہیں -

ARABIC TEXT:

ALLAHUMMA INNI A'UZO BEKA MIN ANUS-HRIKA BEKA SHAIAN WA ANA A'LAMO BEHI WA ASTAGHFEROKA LIMA LA A'LAMO BEHI TUBTO ANHO WATABARRA'TO MINAL KUFRE WASH-SHIRKE WAL KIZBE WALGHEEBATE WALBI-DATE WANNAMIMATE WALFAWAHISHE WA-LBUHTANE WALMAASI KULLIHA WA ASLAMTO WA AQULO LAILAHA ILLALLAHO MUHAMMAD-UR-RASULULLAH.

ENG. TRANS:

O ALLAH! I SEEK THY REFUGE WHEREIN

TO BE SAVED FROM ALL KINDS OF POLYTHEI-SM THAT I KNOW. O ALLAH! ALSO FORGIVE ME FOR ALL THE SINS WHICH I DO NOT KNOW. I SOLEMNLY REPENT FROM ALL MY PREVIOUS SINS, AND HENCEFORWARD I WILL ALWAYS AB-STAIN MYSELF FROM INFIDELITY, POLYTHEISM, LIE, BACKBITING, HERESY, TALE-BEARING, FA-LSE ACCUSATION, ALL SHAMEFUL DEEDS, AND EVERY KIND OF DISOBEDIENCE OF GOD. I SIN-CERELY EMBRACE ISLAM, WITH ALL ITS PRINCI-PLES AND TEACHINGS. I SAY FROM THE BOT-TOM OF MY HEART THAT NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT GOD, AND MUHAMMAD IS A TRUE PROPHET OF ALLAH.

URDU TRANS:

ILAHI MAIN TERI PANAH CHAHTA HUN IS SE KEH KISI CHIZ KO TERA SHARIK BANAUN AUR MUJHE US KA ILM HO. AUR BAKHSHASH CHAHTA HUN UN GUNAHON KI JIN KA MUJ-HE ILM NAHIN. MAIN NE UN SAY TAUBA KI AUR BEZAR HUA. KUFAR SE AUR SHIRK SE

AUR JHOOT SE AUR GHIBAT SE AUR BID-A'T SE AUR CHUGHLI SE AUR BEHAYI KE TAMAM KAMON SE AUR TUHMAT LAGANE SE AUR HAR QISAM KI NAFARMANION SE AUR MAIN IMAN LAYA AUR KUFAR KO CHHOR KAR KAHTA HUN KIH EK ALLAH KE SIWA KOI MÁBUD NAHIN AUR MUHAMMAD ALLAH KE SACHCHE RASUL HAIN.

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے نماز بمعہ ترجمہ اردو و انگریزی ختم ہوئی۔ اب ہم احادیث نبوی صلعم سے چند احادیث بمعہ ترجمہ اردو و انگریزی درج کرتے ہیں ناظرین اِن کو پڑھ کر زبانی یاد کر کے ثواب دارین حاصل کریں

مؤلف

خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھا رفیق وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے اچھا ہے اور

الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ (ترمذی شریف)

سب سے اچھا ہمسایہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے اچھا ہے

THE HOLY PROPHET SAID:

"IN THE SIGHT OF GOD THE BEST OF ALL COMPANIONS IS HE, WHO IS HELPFUL AND BENEFICIAL TO HIS COMPANION IN MISERABLE CIRCUMSTANCES; AND THE BEST OF ALL NEIGHBOURS IS HE WHO IS HELPFUL AND BENEFICIAL TO HIS NEIGHBOUR IN MISERABLE CIRCUMSTANCES." (TIRMAZI)

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ

جو شخص کسی کی بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے منادی (فرشتہ) ندا کرتا ہے تُو نے مبارک

مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا (ابن ماجہ شریف)

کام کیا ہے مبارک ہُوا چلنا تیرا اور اس سبب سے تُو نے اپنی جگہ بہشت میں بنا لی ہے -

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHOEVER GOES TO SEE AND SERVE A SICK PERSON, FOR HIM AN ANGEL PPOCLAIMS FROM THE HEAVEN AND SAYS: "YOURS IS A BLESSED DEED, AND BLESSED IS YOUR WALK TO

THIS PERSON, AND I CONGRATULATE YOU, AS YOU HAVE MADE YOUR RESIDENCE IN PARADISE."

(IBN-I-MAJAH)

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ
تحقیق اللہ تعالےٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص مبعوث کرے گا جو اس
مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا - (ابو داؤد شریف)
اُمت کے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔ یعنی بعض لوگ دین میں بدعات پیدا کریں گے وہ ان کی درستی کریگا

THE HOLY PROPHET SAID:

"GOD WILL PRODUCE A REFORMER AND RECONSTRUCTER IN MY NATION, ABOUT THE END OF EVERY CENTURY, WHO WILL RENEW AND REVIVE ITS RELIGION.

(ISLAM) (ABU DAUD)

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى
تحقیق اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور
قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ (مسلم شریف)
عملوں پر اس کی نظر ہے -

THE HOLY PROPHET SAID:

"GOD NEVER LOOKS TOWARDS YOUR FACES AND RICHES, BUT HE ALWAYS LOOKS ONLY TOWARDS YOUR HEARTS, YOUR SINCERITY, AND THE

NATURE OF YOUR DEEDS!"

(MUSLIM)

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ ۔ (بخاری شریف)

تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید کو سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے ۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THE BEST AND THE GREATEST MAN AMONG YOU IS HE, WHO LEARNS THE HOLY QURAN AND TEACHES IT TO OTHER."

—(BOKHARI)

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ (ترمذی)

سوا دُعا کے تقدیر کو کوئی چیز بدل نہیں سکتی ۔ اور نہ ہی عمر کو سوا نیکی کے کوئی چیز زیادہ کر سکتی ہے ۔

THE HOLYPPOPHET SAID:

"NOTHING CAN AVOID MISFORTUNES BUT PRAYING, AND NOTHING CAN PROLONG ONE'S AGE BUT RIHTEOUSNESS."

ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْھِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ

اس میں شک نہیں کہ تین دعاؤں کو خدا تعالےٰ قبول فرماتا ہے (۱) دُعا کرنا والدین کا اولاد کے

وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ ۔ (ترمذی شریف)

حق میں (۲) اور مسافر کی دُعا مقیم کے متعلق اور مظلوم کی دعا ۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"GOD GRANTS THE PRAYING OF THREE

PERSONS, BEYOND ANY DOUBT: THE PRYING OF PARENTS FOR THEIR CHILDREN, THE PRAYING OF A TRAVELLER, AND THE PRAYING OF AN OPPRESSED PERSON." —(TIRMAZI)

يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الكَبِيرِ وَالمَارُّ عَلَى القَاعِدِ وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ۔ (بخاری شریف)

چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ کو السلام علیکم کہا کریں۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"YOUNGERS SHOULD SALUTE THE ELDERS, WALKERS SHOULD SALUTE THE SITTING PEOPLE, AND THE LESS IN NUMBER SHOULD SALUTE THE MORE IN NUMBER" —(BOKARI)

إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ

تحقیق صدقہ خدا تعالٰے کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔

(ترمذی شریف)

THE HOLY PROPHET SAID:

"CHARITY BECOOLS THE ANGER OF GOD,[1] AND AVOIDS A MISERABLE DEATH FOR ANYONE."

(TIRIMAZI)

(1) I.C. ATTAINS HIS FORGIVENICES AND MERCY FOR THOSE WHO GIVE CHARITY TO DESERVING PEOPLE.

بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ

اسلام شروع ہوا غربا سے اور عنقریب غربا ہی کی طرف رجوع کرے گا پس مبارک ہو غربا کو (مسلم شریف)

THE HOLY PROPHET SAID:

"IN THE BEGINNING ISLAM TOOK ITS BIRTH FROM AMONG THE POOR, AND SOON IT WILL RETURN TO ITS PREVIOUS LOVERS AND SERVANTS. SO I CONGRATULATE THE POOR." (MUSLIM)

اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ

تحقیق عنقریب اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم پیدا ہو گی۔ ان کو مانند پہلی قوموں

اَوَّلِهِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ

کے اجر ملے گا وہ نیک کاموں کا حکم کریں گے اور برے کاموں سے لوگوں کو منع کریں گے

اَهْلَ الْفِتَنِ۔ (بیہقی)

اور جو لوگ دین میں فتنہ فساد پیدا کریں گے۔ ان سے لڑیں گے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"CERTAINLY THERE WILL ARISE A GROUP IN MY NATION WHO, JUST LIKE YOU, WILL ADVISE GOOD THINGS TO THE PEOPLE, AND WILL PREVENT THEM FROM THE BAD ONES, AND WILL ALSO KILL THOSE WHO CAUSE TUMULTS AND DIFFERENCES AMONG THE MUSLIMS." (BAIHQI)

لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ

ایک مومن کے واسطے دوسرے مومن پر چھ باتیں فرض و لازم ہیں (۱) جب وہ بیمار ہو تو اُس کی

إِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ

بیمار پرسی کرے (۲) جب وہ فوت ہو جائے تو اُس کے جنازے پر حاضر ہو (۳) اور جب اس کو کسی

إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ (نسائی شریف)

مدد کے لئے بلائے تو اس کو جواب دے (۴) اور جب اس کو ملے تو السلام علیکم کہے (۵) جب اُسے چھینک آئے تو يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (خدا تجھ پر رحم کرے) (۶) جب وہ غائب یا حاضر ہو ہر حالت میں اس کی خیر خواہی کرے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"EVERY MUSLIM HAS SIX DUTIES TO PERFORM FOR EVERY OTHER MUSLIM, AND THEY ARE AS FOLLOWS:-

(1) WHEN HE BECOMES SICK, HE SHOULD GO TO SEE HIM.

(2) WHEN HE DIES, HE SHOULD ATTEND HIS FUNERAL.

(3) WHEN HE CALLS HIM FOR HELP IN A CERTAIN CALAMITY, HE SHOULD ASSIST HIM.

(4) WHEN HE MEETS HIM ANYWHERE, HE SHOULD SAY "ASSALAMO-ALAIKUM" TO HIM.

(5) WHEN HE SNEEZES HE SHOULD SAY

"MAY GOD TAKE MERCY ON YOU.

(6) AND HE SHOULD ALWAYS BE A WELL-WISHER FOR HIM IN HIS PRESENCE OR IN HIS ABSENCE." -(NASAI)

طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ۔ (شعب الایمان)

خداوندی فرائض بجا لانے کے بعد کسب حلال کی طلب بھی فرض ہے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"AFTER OBSERVING EVERYTHING ADJOINED BY GOD, IT IS ONE'S FIRST AND FOREMOST DUTY TO PROVIDE LEAGAL AND HONEST LIVING."

-(SHAB-UL-IMAN)

اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃُ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ (مسلم شریف)

خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں کھانے سے تم بچو تحقیق یہ طریق ابتدا میں مال کو خرچ کرا دیتا ہے۔ پھر اس کو مٹا دیتا ہے۔ یعنی یہ طریقہ تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ (ابن ماجہ شریف)

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THE BEST AND THE NOBLEST MAN AMONG YOU IS HE WHO IS MOST KIND, BENEVOLENT AND HELPFUL TO HIS FAMILY; AND

LOOK! I AM THE BEST POSSIBLE EXAMPLE ON THIS SUBJECT. THEREFORE FOLLOW ME!

-(IBN-I-MAJAH)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَۃُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشراف میری امت کے اٹھانے

اَلْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ (شعب الایمان)

والے (حافظان) قرآن کے اور شب بیدار لوگ ہیں۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THE BEST AND NOBLEST PEOPLE AMONG MY NATION ARE THOSE WHO LEARN THE HOLY QURAN THOROUGHLY AND TEACH IT TO OTHERS, AND THOSE WHO KEEP WAKING UP AT NIGHT TO GLORIFY GOD."

-(SHOB-UL-IMAM)

قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ قَطْرَۃُ دُمُوْعٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کو دو قطرے بہت محبوب ہیں

مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَقَطْرَۃُ دَمٍ تُھْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (ترمذی)

ایک قطرہ آنسو کا جو خدا کے ڈر سے نکلا اور دوسرا قطرہ شہید کے خون کا۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THERE ARE TWO KINDS OF DROPS WHICH ARE LOVED AND RESPECTED MOST BY

GOD. FIRST, THE DROP OF TEAR, WHICH IS SHED BY THE FEAR OF GOD, AND SECOND, THE DROP OF MARTYR'S BLOOD."

(TIRMAZI)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ (ترمذی شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کے ڈر سے روتا ہے وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں نہ لوٹے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THE FIRE OF HELL WILL NEVER TOUCH A PERSON WHO WEEPS BY THE FEAR OF GOD.

—(TIRMAZI)

رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ

خدا تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور خدا کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی شریف)

THE HOLY PROPHET SAID:

"THE SECRET OF PLEASING GOD LIES IN PLEASING ONE'S FATHER, AND THE CAUSE FOR ANNOYING GOD LIES IN ANNOYING ONE'S FATHER."

(TIRMAZI)

مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ (بخاری شریف)

کسی انسان کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرے گناہوں میں سے ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! کوئی انسان جب گالی کسی دوسرے آدمی کے باپ کو دیتا ہے تو وہ آدمی اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جب کوئی شخص کسی کی والدہ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"ONE OF THE MOST VICIOUS DEEDS IS TO ABUSE ONE'S PARENTS." THEY SAID: "O TRUE PROPHET OF ALLAH! CAN THERE BE ANYONE WHO WOULD ABUSE HIS PARENTS?" HE REPLIED: "YES, WHEN ANYBODY ABUSES ANOTHER PERSON'S FATHER, OF COURSE HE ABUSES HIS OWN FATHER, AND WHEN HE ABUSES ANYBODY'S MOTHER, UNDOUBTEDLY HE ABUSES HIS OWN MOTHER. THAT IS JUST LIKE ABUSING ONE'S OWN PARENTS."

—(BOKHARI)

اِنَّ الْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْهِ بِهٖ وَلَا يَجْهَرُ

تحقیق نمازی نماز میں اپنے رب سے باتیں کرتا ہے پس چاہیئے کہ وہ دیکھے کہ یہ میری گفتگو

يَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ - (مسند امام احمد)

کس بارے میں ہے اور کوئی تم میں سے نمازی کے قریب بلند آواز سے قران مجید بھی نہ پڑھے تاکہ اس کی نماز میں خلل انداز نہ ہو۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"A WORSHIPPER ALWAYS TALKS TO ALLAH WHILE HE OBSERVES NAMAZ (PRAYER); THEREFORE HE SHOULD BE COMPLETELY ABSORBED IN THE SPIRIT OF WHAT HE SAYS. AND NONE OF YOU SHOULD RECITE THE HOLY QURAN ALOUD BESIDE A WORSHIPPER, FOR IT DISTURBS HIM."

(MUSNAD IMAM AHMAD)

مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرئیلؑ امین ہمسایہ کے متعلق مجھے ایسی وصیت کرتا رہا ہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا تحقیق قریب ہے کہ پڑوسی کو میرا وارث بنا دیگا

(متفق علیہ)

THE HOLY PROPHET SAID:

"GABRIEL ADVISED ME SO MANY TIMES ABOUT THE RIGHTS OF A NEIGHBOUR, THAT I ALMOST BELIEVED A NEIGHBOUR IS GOING TO BE MADE AN HEIR OF ONE'S PROPERTY."

(BOKHARI AND MUSLIM)

اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ (ترمذی شریف)

تمام لوگ حضرتِ آدمؑ کی اولاد ہیں اور حضرت آدمؑ کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"ALL THE PEOPLE OF THE WORLD ARE THE CHILDREN OF ADAM, AND ADAM WAS CREATED FROM CLAY." [1]

(TIRMAZI)

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (بیہقی شریف)

میری اُمت کے فتنہ و فساد کے وقت جو شخص میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے گا اس کو ایک شہید کا اجر ملے گا۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHOEVER WILL FOLLOW MY TEACHINGS, AND WILL FAITHFULLY STICK TO MY METHOD OF LIVING WHEN MY NATION BECOMES CORRUPT, HE WILL HAVE THE REWARD OF A HUNDRED MARTYRS, ON THE DAY OF JUDGMENT."

(BAIHAQI)

---

(1) THE OBJECT OF THIS HADEES IS THAT PEOPLE SHOULD NEVER BE PROUD OF THEIR "MORTAL COIL" ORIGINALLY MADE OF CLAY. MOREOVER, THE REAL VALUE AND GREATNESS OF ADAM CHILDREN LIES IN THEIR SPIRITUAL AND ORAL STRENGTH, AND NOT IN THEIR MATERIAL ACHIEVEMENTS.

ARABIC TEXT:

ALLAHUMMA INNI A'UZO BEKA MIN AN USHRIKA BEKA SHAIAN WA ANA ALAMO BEHI WA ASTAGHFEROKA LIMA LA ALMO BEHI WATUBTO ANHO WATABARRATO MINAL KUFRE WASHIRKE WAL KIZBE WALGHEEBATE WALBIDATE WANNAMIMATE WALFAWAHISHE WALBUHTANE WALMAASI KULLIHA WA ASLAMTO WA AQULO LAILAHA ILLALLAHA MUHAMMADUN RASULULLAH.

ENG. TRANS:

O ALLAH! I SEEK THY REFUGE WHEREIN TO BE SAVED FROM ALL KINDS OF POLYTHEISM THAT I KNOW. O ALLAH! ALSO FORGIVE ME FOR ALL THE SINS WHICH I DO NOT KNOW. I SOLEMNLY REPENT FROM ALL MY PREVIOUS SINS, AND HENCEFORWARD I WILL ALWAYS ABSTAIN MYSELF FROM INFIDELITY, POLYTHEISM, LIE, BACKBITING, HERESY, TALEBEARING, FALSE ACCUSATION, ALL SHAMEFUL DEEDS. AND EVERY KIND OF DISO-

BEDIENCE OF GOD. I SINCERELY EMBRACE ISLAM, WITH ALL ITS PRINCIPLES AND TEACHINGS. I SAY FROM THE BOTTOM OF MY HEART THAT NO ONE IS WORTHY OF WORSHIP BUT ALLAH AND MUHAMMAD IS HIS TRUE PROPHET.

URDU TRANS.

ILAHI MAIN TERI PANAH CHAHTA HUN IS SE KEH MAIN TERA SHARIK BANAUN JIS KO KEH MAIN JANTA HUN AUR PANAH MANGTA HUN JIS KO MAIN NAHIN JANTA. AUR TERI HI TARAF RAJU' KARTA HUN AUR TAUBA CHAHTA HUN US SE. AUR BEZARI KA IZHAR KARTA HUN KUFAR AUR SHIRK AUR JHUT AUR GHIBAT AUR BIDA'T ALZAM TRASHI AUR PITH PECHHE BURAI KARNE SE, BEHAYAI AUR BUHTAN TRASHI SE AUR TAMAM GUNAHON SE, AUR MAIN FARMANBARDAR HUA AUR ISLAM LAYA AUR IQRAR KARTA HUN AUR ZABAN SE KAHTA HUN LA ILAHA ILLALLAHO MUHAMMAD-UR-RASULULLAH.

كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا حُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ

اللہ تعالےٰ گناہوں میں سے جو چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر والدین کی نافرمانی کو نہیں بخشتا

فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ (شعب الایمان)

بلکہ اس کو جلد سزا مرنے سے پہلے ہی دے دیتا ہے -

THE HOLY PROPHET SAID:

"GOD WILL FORGIVE ONE'S SINS, WHICH HE DECIDES TO FORGIVE, BUT HE WILL NEVER FORGIVE THE DISOBEDIENCE OF ONES PARENTS, AND WILL PUNISH THE OFFENDER BEFORE HIS DEATH."- (SHA'B-UL-IMAN)

لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ - (بخاری شریف)

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالےٰ اُس پر رحم نہیں کرتے -

THE HOLY PROPHET SAID:

"GOD NEVER TAKES MERCY ON A PERSON, WHO DOES NOT TAKE MERCY ON OTHER HUMAN BEINGS."

(BOKHARI)

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي

آنحضرت نے فرمایا - جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو - پس اپنے ہاتھ

الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ -

یکایک کسی برتن میں نہ ڈالے جب تک پہلے ہاتھوں کو تین دفعہ دھو نہ لے - اِس لئے

کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری یعنی کہاں کہاں لگتا رہا۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHEN YOU WAKE UP DON'T PUT YOUR HANDS INTO ANY VESSEL, UNLESS YOU WASH THEM THRICE, FOR YOU DON'T KNOW WHAT PARTS OF YOUR BODY HAVE YOUR HANDS BEEN TOUCHING DURING THE SLEEP."

(BOKHARI AND MUSLIM)

مَنْ رَأَىٰ مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

جو شخص تم میں سے کوئی بُری بات دیکھے پس اس کو چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے اس کی اصلاح

فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ

کرے اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو اسے زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا

تو اس کو اپنے دِل میں ہی بُرا جانے اور یہ کمزور درجہ کا ایمان ہے (مسلم شریف)

THE HOLY PROPHET SAID:

"IF ANYONE OF YOU SEES A SIN BEING COMMITTED, HE MUST PREVENT THE SINNER FROM THE SAME WITH HIS HAND (BY FORCE) AND IF HE CAN'T DO IT, HE SHOULD PREVENT HIM WITH HIS TONGUE (BY WORDS), AND IF HE CAN'T DO THIS EVEN, HE SHOULD HATE HIM IN HIS HEART AT LEAST, AND THIS IS THE

WEAKEST FORM OF ONE'S FAITH." (MUSLIM)

اَلدُّنیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ (مسلم شریف)

دُنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنّت ہے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THIS WORLD IS A PRISON FOR A BELIEVER AND A PARADISE FOR A DISBELIEVER." (MUSLIM)

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا

اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ تحقیق حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے

تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبُ (ابوداؤد)

جیسے لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THINKING HESITATION, AND DELAY IS QUITE GOOD AND USEFUL IN WORLDLY AFFAIRS, BUT IS NOT ADVISABLE FOR THE DEEDS CONCERNING THE WORLD HEREAFTER."[1] (ABU DAUD)

اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِہٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ

جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس کے رہنے والوں پر سلام کہو اور جب تم اس گھر سے

فَاَوْدِعُوْا اَھْلَہٗ بِسَلَامٍ۔ (شعب الایمان)

باہر نکلو پس الوداع کہو اس کے اہل کو ساتھ سلام کے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

---

1. i.e. ALL GOOD AND NOBLE DEEDS SHOULD BE DONE AS SOON AS POSSIBLE.

"WHENEVER YOU VISIT A HOUSE, SAY SALAM[1] TO ITS RESIDENTS, AND SAY THE SAME WHEN YOU LEAVE IT." (SHOB-UL-IMAN)

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔ (شعب الایمان)

تمام خلقت خدا تعالےٰ کا عیال ہے پس محبوب ترین لوگوں میں اللہ تعالیٰ کو وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"HUMANITY IS A FAMILY OF GOD; SO THE MOST BELOVED OF GOD IS HE WHO LOVES HIS FAMILY WHOLE-HEARTEDLY, AND MAINTAINS APPRECIABLE BEHAVIOUR WITH THE SAME." (SHOB-UL-IMAN)

قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ (شعب الایمان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ وہ کامل مؤمن نہیں جس کے واسطے امانت نہیں ہے۔ اور وہ کامل دیندار نہیں جو اپنے وعدے پر پورا نہیں اُترتا۔

---

1. "ASSALAM-O-ALAIKUM" OF ISLAM MEANS: "GOD BLESS YOU WITH HIS BEST POSSIBLE FAVOURS, AND MAY YOU ENJOY A PEACEFUL, PROSPEROM AND UNDISTURBED LIFE." I DON'T THINK THERE CAN BE A BETTER AND MORE COMPREHENSIVE FORM OF "SALUTE" IN THE WHOLE WORLD.

THE HOLY PROPHET SAID:

"ANYONE WHO IS NOT HONEST ABOUT THE SECURITIES ENTRUSTED TO HIM, IS A DISBELIEVER, AND ANYONE WHO IS NOT FAITHFUL TO HIS PROMISE, IS A HEATHEN." (SHOB-UL-IMAN)

مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ جس شخص نے گواہی دی کہ نہیں کوئی معبود مگر خدا تعالیٰ اور محمدؐ
حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ۔ مسلم شریف،
خدا کے رسولؐ ہیں اس پر خدا تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHOEVER STOOD A WITNESS TO THE FACT THAT THERE IS NONE TO BE WORSHIPPED BUT ALLAH, AND MOHAMMAD IS HIS TRUE PROPHET, GOD WILL CERTAINLY SAVE HIM FROM THE FIRE OF HELL."

(MUSLIM)

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ
نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تجھ کو مکروہ
اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ۔ (مسلم شریف)
لگے اگر اس پر لوگ خبر پا دیں۔

THE HOLY PROPHET SAID:

I TELL YOU THE DEFINITION OF VIRTU AND VICE; VIRTUE MEANS A PLEASANT DISPOSITION AND NOBLE BEHAVIOUR, WHICH WINS LOVE AND REVERENCE FROM OTHERS. VICE MEANS A TROUBLESOME AND PAINFUL FEELING ABOUT THOSE BASE AND IGNOBLE DEEDS OF YOURS, WHICH, IF BECOME KNOWN TO THE PUBLIC WILL BE HATED BY YOURSELF." (MUSLIM)

اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ

کبیرے گناہ یہ ہیں۔ (۱) اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا

وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ (بخاری شریف)

(۳) کسی شخص کو (بے گناہ) قتل کرنا (۴) اور جھوٹی قسم کھانا۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THE MOST OFFENSIVE AND VICIOUS SINS ARE THESE: POLYTHEISM,[1] DISOBEDIENCE OF ONE'S PARENTS, TO COMMIT A MURDER, AND TO TAKE A FALSE OATH."

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ

(جس شخص کو اس حالت میں موت آئی کہ وہ علمِ دین پڑھتا ہے تاکہ اس کے ساتھ اسلام کو

---

1. THAT IS, TO WORSHIP GODS AND GODDESSES, OR ANY OTHER OBJECT IN UNIVERSE, EXCEPT ONE ALMIGHTY GOD.

فَبَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ - (الدارمی)

زندہ کرے ۔ پس اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجہ کا فرق ہے ۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHOEVER DIES WHILE ATTAINING KNOWLEDGE TO ENLIGHTEN PEOPLE, AND TO REVIVE ISLAM, BETWEEN HIM AND THE PROPHETS THERE WILL BE A DIFFERENCE OF ONLY ONE CLASS IN PARADISE!" (ALDARMI)

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابَ

میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم ان دونوں کو مضبوط کر کے پکڑو گے تو کبھی

اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ - (موطا)

گمراہ نہ ہو گے وہ خدا کی کتاب (قرآن مجید) اور اس کے رسول کی سنت ہے ۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"I AM LEAVING TWO THINGS AMONG YOU, AFTER MY DEATH. IF YOU PEOPLE STICK TO THEM FIRMLY, YOU WILL NEVER GO ASTRAY FROM THE RIGHT PATH ONE, THE HOLY QURAN, AND THE OTHER, MY CONDUCT AND MY WAY OF LIVING." (MUATTA)

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ

انسان جب مرتا ہے تو اس کے سب عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین شخصوں کے تین عمل

جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْا لَهٗ (مسلم شریف)

باقی رہتے ہیں (جن کا اجر ان کو ملتا ہے) (۱) صدقہ جاریہ (کنواں وغیرہ) (۲) یا علم جو اس کے ساتھ فائدہ اٹھایا جائے (۳) یا لڑکا صالح جو اس (متوفی باپ) کے واسطے دعاء مغفرت کرتا ہو۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHEN A MAN DIES, ALL GOOD DEEDS BY HIM ARE FINISHED AND DISCONNECTED ALTOGETHER, BUT THERE ARE THREE KINDS OF DEEDS WHICH NEVER END. FIRST ANY KIND OF BENEFICIAL INVESTMENT FOR THE GOOD OF HUMANITY; SECOND, THE KNOWLEDGE HE HAS IMPARTED TO OTHERS AND THIRD, PIOUS CHILDREN, WHO WOULD ALWAYS PRAY FOR HIM." (MUSLIM)

كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ

دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو بہت ہلکے ہیں مگر (قیامت کے دن) ترازو میں بھاری ہونگے

اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اور وہ خدا تعالےٰ کو بہت پیارے ہیں (۱) سبحان اللہ وبحمدہ (۲) سبحان اللہ العظیم (متفق علیہ)

THE HOLY PROPHET SAID:

"THERE ARE TWO CODES TO REMEMBER GOD, WHICH ARE VERY EASY TO SPEAK, VERY

DEAR TO ALLAH, AND VERY HEAVY IN THE SCALES ON THE DAY OF JUDGMENT. THEY ARE AS FOLLOWS:—

(1) GOD IS FREE FROM ALL EVILS, AND I AM THANKFUL TO HIM FOR HIS BOONS.

(2) GOD IS FREE FROM ALL EVILS, AND HE IS GREAT, SUBLIME, GLORIFIED.

(BOKARI AND MULIM)

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ
اسلام کی بُنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) گواہی دینا کہ کوئی معبود نہیں اللہ تعالےٰ کے
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ
سوا اور تحقیق حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز کو قائم کرنا (۳) اور
وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔ (بخاری شریف)
زکوٰۃ کا ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) اور رمضان کے روزے رکھنا۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"ISLAM IS FOUNDED ON FIVE PRINCIPLES, AND THEY ARE AS FOLLOWS:

(1) THERE IS NO ONE WORTHY OF WORSHIP BUT GOD, AND MUHAMMAD IS HIS TRUE PROPHET.

(2) THE OBSERVING OF PRAYER.

(3) THE PAYMENT OF ZAKAT.

(4) THE PERFORMANCE OF HAJ.

(5) FASTING IN THE MONTH OF RAMADAN.

(BOKHARI)

اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا

سب سے پہلی نیکی اس اُمت کی یقین اور زہد کرنا ہے اور اس اُمت کی پہلی خرابی بخل و

اَلْبُخْلُ وَالْاَمَلُ - (شعب الایمان)

حسد اور لمبی لمبی امیدیں دل میں رکھنے میں ہو گی

THE HOLY PROPHET SAID:

"THE BEST AND THE STRONGEST GROUND FOR THE PROGRESS OF MY NATION WILL BE A FIRM FAITH IN GOD, IN ONE'S OWN SELF, AND IN RIGHTEOUSNESS; AND THE WORST CAUSE TO DESTROY MY FOLLOWING, WILL BE PARSIMONY[1] AND THE EXCESS OF VAIN DESIRES." (SHOB-UL-IMAN)

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجتا ہے

وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيَّاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

اس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور دس گناہ اس سے دور (معاف) کئے

جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ (نسائی شریف)

(1) PARSIMONY ABOUT SPENDING WEALTH FOR NATIONAL AND NOBLE CAUSES.

THE HOLY PROPHET SAID:

"ANYONE WHO SENDS BLESSINGS ON ME ONLY ONCE, GOD SENDS BLESSINGS ON HIM TEN TIMES, FORGIVES HIS TEN SINS, AND HIS ABODE IN PARADISE IS RAISED TEN TIMES HIGHER THAN BEFORE." (NASAI)

لَا حَسَدَ اِلَّا اِثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْحِکْمَةَ فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔

کسی پر حسد کرنا جائز نہیں بجز دو شخصوں کے، ایک وہ جس کو خدا تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس مال کو اس کے موقع پر خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے حکمت و دانائی عطا فرمائی اور وہ شخص بہ سبب اس کے فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔ متفق علیہ۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"JEALOUSY IS STRICTLY FORBIDDEN, BUT IN THE CASE OF TWO PERSONS IT IS A VERY HEALTHY AND USEFUL THING. ONE WHO IS A RICH PERSON, AND SPENDS HIS MONEY GENEROUSLY FOR ALL NOBLE CAUSES; AND THE OTHER, WHO IS A WELL-EDUCATED, WISE AND INTELLIGENT PERSON, AND HE EDUCATE PEOPLE AND DECIDES ALL AFFAIRS JUSTLY WITH HIS WISDOM." (BOKHARI AND MUSLIM)

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ (مسلم شریف)

بندہ اپنے مولا کے اس وقت بہت قریب ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ کرتا ہے پس تم سجدہ میں بہت دعائیں کیا کرو۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"ONE IS NEAREST TO GOD WHEN ONE IS IN OBEISANCE; SO IN THIS CONDITION PRAY AS MANY TIMES BEFORE HIM AS YOU CAN." (MUSLIM)

مَنْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ نِعْمَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرَ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ۔ (مسند امام احمد)

خداتعالےٰ جب اپنے کسی بندے کو نعمت عطا فرماتا ہے۔ تحقیق دوست (پسند) رکھتا ہے یہ کہ ظاہر کو نشان اس کی نعمت کا اس کے بندے پر۔

THE HOLY PROPHET SAID:

" WHENEVER GOD BESTOWS HIS BOONS AND FAVOURS UPON A CERTAIN PERSON, HE DESIRES THAT THEY SHOULD BE EXHIBITED IN HIS EVERYDAY LIFE.[1]"

(MUSNAD IMAM AHMAD)

---

(1) FOR INSTANCE, IN DRESSING - IN DIET, IN GOOD RESIDENCE ETC. ONE SHOULD NOT CONCEAL GOD'S BOONS AND FAVOURS, JUST AS A MISER DOES.

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ

جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں اس کی موت کو اللہ تعالیٰ آسان کر دیتا ہے اور اسکو

بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَتُهُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ عَلَى الْمَمْلُوكِ

جنت میں داخل کرے گا۔ (۱) کمزوروں کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرنا (۲) اور اپنے والدین پر مہربانی و شفقت کرنا (۳) ملازموں اور غلاموں پر احسان کرنا۔ (ترمذی شریف)

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHEN THESE THREE QUALITIES ARE FOUND IN A MUSLIM, GOD WILL MAKE HIS DEATH VERY EASY FOR AIM, AND WILL LET HIM ENTER THE PARADISE:

(1) TO TAKE MERCY ON WEAK AND HELPLESS PEOPLE.

(2) TO BE KIND AND OBEDIENT TO ONE'S PARENTS.

(3) TO BE GENEROUS AND MERCIFUL TO ONE'S[1] SLAVES AND SERVANTS." (TIRMAZI)

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ

قرب قیامت یہ باتیں ظہور میں آئیں گی (۱) خاص واقف کار لوگوں کو سلام کہنا (۲) تجارت

حَتّٰى تُعِينَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعُ الْاَرْحَامِ

---

(1) FOR INSTANCE, IN DRESSING, IN DIET, IN GOOD RESIDENCE ETC.

ONE SHOULD NOT CONCEAL GOD'S BOONS AND FAVOURS, JUST AS A MISER DOES.

وَفُشُوُّ الْقَلَمِ وَظُهُوْرُ الشَّهَادَةِ بِالزُّوْرِ وَكِتْمَانُ
کا زیادہ ہونا یہاں تک کہ بیوی اپنے خاوند کی تجارت میں مددگار ہوگی (۳) اور قطع تعلق
شَهَادَةِ الْحَقِّ - (الادب المفرد)
رشتہ داروں سے ہونا (۴) قلم یعنی تحریر کا کثیر الاشاعت ہونا (۵) جھوٹی شہادت کا بکثرت
ہونا اور سچی شہادت کو چھپانا -

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHEN THE DOOMSDAY IS NEAR, THE FOLLOWING SIGNS WILL BE APPARANT:

(1) ONLY THE DISTINGUISHED PEOPLE AND ONE'S ACQUAINTANCES WILL BE SALUTED.[1]

(2) BUSINESS OF EVERY KIND WILL BE COMMON, SO MUCH SO THAT A WIFE WILL BE AN ASSISTANT TO HER HUSBAND IN HIS BUSINESS.

(3) PEOPLE WILL LACK THE NOBLE FEELING OF MERCY, CO-OPERATION AND RELATIONSHIP.

(4) PEOPLE WILL NOT ACT ACCORDING TO WHAT THEY WRITE AND SAY.

(5) FALSE WITNESSES WILL BE VERY COMMON.

---

1. THE "ASSALAM-O-ALAIKUM" OF ISLAM IS NOT NECESSARILY BOUND TO ONE'S ACQUAINTANCES. IT IS A GOOD WISH AND A PRAYER FOR EVERY OTHER MUSLIM, WHICH SHOULD BE SAID BY EVERY MUSLIM VERY SEAROUSLY.

(6) AND THEY WILL TRY TO CONCEAL THE TRUE WITNESSES.

لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ

منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بوجھل اور کوئی نماز نہیں ان نمازوں کے ثواب

یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا - (بخاری شریف)

کا اگر ان کو علم ہوتا اور اگرچہ ان کو ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹتے ہوئے آنا منظور ہوتا ہو تو اسی طرح ضرور نماز کو حاضر ہوتے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"THE FIRST PRAYER IN THE MORNING, AND THE LAST PRAYER AT NIGHT, BECOME VERY HEAVY AND DIFFICULT FOR THE HYPOCRITES. IF THEY EVER KNEW THEIR REWARD AND SPIRITUAL BENEFITS, THEY WOULD CERTAINLY OBSERVE THEM BY ALL MEANS."

(BOKHARI)

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ یُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

جو شخص چاہتا ہو کہ خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرے یا خدا اور اس کا رسولؐ اس کے ساتھ

فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ

محبت کریں پس اس کو چاہئے کہ جب وہ بات کرے سچی بات کرے اور جب اس کے

وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ - (شعب الایمان)

پاس کوئی امانت رکھے تو اس کو ادا کرے اور اس میں خیانت نہ کرے اور اپنے پڑوسیوں

سے حسنِ سلوک کرے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"WHOEVER WANTS TO LOVE GOD AND HIS HOLY PROPHET, OR, DESIRES TO BE LOVED AND BLESSED BY THEM, HE MUST ALWAYS SPEAK THE TRUTH, AND RETURN THE SECURITIES SAFELY TO THEIR OWNERS, AND MAINTAIN A GENTLE AND NOBLE BEHAVIOUR WITH HIS NEIGHBOURS."

(SHOB-UL-IMAN)

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کے سبب سے

اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ (مسلم شریف)

آپس میں دوستی رکھتے تھے۔ آج میں ان کو سایہ کے تلے جگہ دوں کیونکہ میرے سایہ کے سوا آج کوئی سایہ نہیں۔

THE HOLY PROPHET SAID:

ALLAH WILL PROCLAIM ON THE DAY OF JUDGMENT: "WHERE ARE THE PEOPLE WHO LOVED AND RESPECTED EACH OTHER BECAUSE OF MY AWE, FEAR AND REVERENCE? TO-DAY, WHEN THERE IS NO SHADOW AT ALL EXCEPT MINE, I GIVE THEM SHELTER UNDER THE SAME!"

(MUSLIM)

إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ - (ترمذی شریف)
یقیناً ہر اُمّت کے لئے ایک فتنہ مقرر ہے اور میری اُمّت کے لئے فتنہ مال ہے۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"FOR ALL THE NATIONS OF THE WORLD THERE HAS BEEN A TESTING FROM GOD, AND THE TESTING FOR MY NATION IS RICHES." (TIRMAZI)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَ
اے لوگو! تحقیق دنیا گزرنے والا سامان ہے نیک و بد سب اس کی کھاتے ہیں
الْفَاجِرُ وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ
اور یقیناً آخرت کا وعدہ سچا ہے اس میں بادشاہ عادل و قادر حکم
قَادِرٌ يُحِقُّ فِيهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ
کرے گا قیامت کے دن سچ کو سچ ثابت کرے گا۔ اور باطل کو باطل اور تم آخرت کے فرزند
الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا
ہو جاؤ۔ اور دُنیا کے فرزند مت بنو۔ تمام بچے لازماً اپنی والدہ کے پیچھے جاتے ہیں (ابونعیم فی الحلیۃ)

THE HOLY PROPHET SAID:

"O PEOPLE OF THE WORLD! THIS WORLD OF YOURS IS A TEMPORARY AND VANISHING THING, WHERE A SLANER AND A RIGHTEOUS MAN EAT AND ENJOY EQUALLY, BUT THE WORLD HEREAFTER IS eternal, AND IS A FACT AND REALITY, WHERE THE JUST AND ALMIGHTY

GOD WILL PROVE THE RIGHT AS RIGHT, AND THE WRONG AS WRONG. SO YOU SHOULD BE THE SONS[1] OF THE WORLD HEREAFTER, AND NOT THE SONS OF THE VANISHING WORLD, FOR ALL THE CHILDREN LOVE AND FOLLOW THEIR MOTHERS."

(ABU NAIM)

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَتَّبِعَ هَوَاهُ لِمَا جِئْتُ بِهٖ (مشکوۃ شریف)

تم میں سے کوئی شخص بھی اس وقت تک سچا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی خواہشات کو اس چیز (قرآن کریم) کے تابع نہ کر دے جو میں تمہارے پاس لایا ہوں۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"NONE OF YOU HAS A TRUE IMAN (FAITH), UNTIL HIS DESIRES ARE SUBJECTED TO WHAT I HAVE BROUGHT."[2]

(MISHKAT)

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ (ابو داؤد شریف)

جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دوستی رکھے اور خدا کے لئے ہی کسی سے دشمنی رکھے اور خدا کے لئے (کسی فقیر کو) کچھ دے۔ اور خدا کے لئے ہی نہ دے۔ تحقیق اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا۔

THE HOLY PROPHET SAID:

"ANYONE WHO LOVED ANOTHER PERSON

---

(1) I.E. LOVERS AND ADORERS.

(2) I.E. THE HOLY QURAN.

FOR THE SAKE OF GOD, AND HATED ANOTHER PERSON FOR THE SAKE OF GOD, GAVE ALMS TO THE POOR FOR THE SAKE OF GOD, AND DIDNOT GIVE ANYTHING (TO UNDESERVING PEOPLE) FOR THE SAKE OF GOD, HE COMPLETED AND STRENGTHENED HIS FAITH." (ABU DAUD)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - سب سے افضل عمل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ (ابوداؤد)

کے لئے ہی دوستی رکھنا اور خدا تعالیٰ کے لئے ہی کسی سے دشمنی رکھنا۔

THE HOLY PROPHET SAID:

" THE BEST OF ALL GOOD DEEDS IS TO LOVE A PERSON ONLY FOR THE SAKE OF GOD, AND TO DESPISE A PERSON ONLY FOR THE SAKE OF GOD." (ABU DAUD)

ترجمہ احادیث ختم ہوا - اب ہم آیات قرآن کا ترجمہ اور مشہور احادیث کا ترجمہ اور خلفائے راشدین کے اور اولیاء کرامؒ اور بزرگوں کے اقوال درج کرتے ہیں وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

قرآنِ مجید کے احکام کے اقتباسات

کا اُردو ترجمہ

ہر عاقل و بالغ مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی دِل و جان سے تعمیل کرے۔ اللہ تعالےٰ کے احکام کو مذاق نہ کرو۔ اور اُس کے احسانات کو نہ بھُولو کہ اُس نے تمہاری ہدایت کے لئے قرآنِ مجید نازل کیا۔ اور منظور یہ ہے کہ تم ان حکموں پر عمل کر کے نصیحت حاصل کرو اور اللہ تعالےٰ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں وہ خدا ہوں جس کے سِوا کوئی معبود نہیں ہاں جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلا پر صبر کیا اور میری نعمتوں پر شکر ادا کیا میں اُسکو اپنے پاس صدّیق لکھتا ہوں۔ اور جس نے میری قضا کو تسلیم نہ کیا اور بلا پر صبر نہ کیا اور میری نعمتوں پر شکر نہ کیا۔ اُس کو چاہئے کہ میرے سِوا اور رب کی تلاش کرلے۔

نافرمانوں اور منکروں کے لئے دوزخ تیار کیا گیا ہے لہٰذا اُس کے عذاب سے ڈرو۔ اور اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول صلعم کا حکم مانو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

مسلمانو! ہر حال اور ہر وقت میرا شکر ادا کرتے رہو اور بھُول کر بھی ناشکری کا لفظ زبان پر بھی نہ لاؤ۔ اور ہر حال میں ہماری یاد میں لگے رہو۔ تاکہ میری جناب میں بھی تمہارا ذکرِ خیر ہوتا رہے۔

ہم اُن لوگوں کو اپنے راہ پر چلاتے ہیں۔ جنہوں نے ہماری راہ کی تلاش میں کوشش کی۔

جس کسی شخص کو میرا ذکر سوال کرنے سے باز رکھے۔ میں اُسے پکارنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ اگر کسی کو کوئی تکلیف دینا چاہے تو اُس کے سوا کوئی اُس تکلیف کو روکنے والا نہیں۔ اور اگر وہ کسی قسم کا نفع پہنچانا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہو سکتا ہے کہ تم اپنے لئے کسی چیز کو ناپسند کرو۔ حالانکہ وہ تمہارے لئے فائدہ مند ہو۔ اور کسی چیز کو تم اپنے لئے مفید تصوّر کرو۔ اور اصل میں تمہارے لئے وہ نقصان دِہ ہو۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

خدا تعالےٰ اُس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ اُس کو خود اپنی حالت بدلنے کا خیال نہ ہو۔

جان لو کہ وہ آنکھیں اندھی نہیں بلکہ اُن کے سینے میں جو دل ہیں وہ اندھے ہیں

لوگوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آ۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی فخر کرنے والے اور شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالےٰ اُس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جب تک کہ اُس قوم کو خود اپنی حالت بدلنے کا خیال نہ ہو۔

لوگوں سے میانہ روی اختیار کر اور اکڑ کر نہ چل۔ کیونکہ اللہ جل شانہٗ کسی متکبّر اور شیخی خورے کو ناپسند فرماتا ہے۔

تم یہ خیال تک بھی اپنے دل میں نہ لاؤ کہ تم بغیر کسی مقصد کے پیدا کئے گئے ہو۔ اور تم ہمارے دربار میں ضرور حاضر کئے جاؤ گے۔

جو شخص اللہ سے ڈرے اور اُس پر بھروسہ رکھے تو وہ اُسے ایسی جگہ سے رزق بھیجتا ہے جو اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔
گناہِ کبیرہ ہے جو بات تم خود پسند نہیں کرتے وہ کام تم کسی دوسرے کے لئے پسند کرو۔
جو اللہ تعالےٰ کی قدرت کا علم رکھتے ہیں وہی بندے اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہیں
جس وقت کسی گواہی دینے والے کو گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہ گواہی دینے سے انکار نہ کرے۔
تو لوگوں کو اپنے رب کی طرف حکمت اور دانائی کے ساتھ بُلا اور نہائت احسن طریقہ کے ساتھ اُن سے کسی معاملہ میں گفت و شنید کر۔
اے لوگو! تم ہرگز نیکی کے درجہ کو نہ پہنچ سکو گے یہاں تک کہ تم اللہ تعالےٰ کے راہ میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ اور جو کچھ بھی تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اُس کو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے۔
اللہ تعالےٰ کی راہ میں فراخ دِلی سے خرچ کرو۔ اور اپنے آپ پر تنگی کر کے ہلاکت میں نہ ڈالو۔
اللہ تعالےٰ کے راستہ سے لوگوں کو روکنے والے پر خدا کی لعنت ہو وہ ظالم ہیں کیونکہ وہ لوگوں کے دِلوں میں وسوسے ڈال کر اُن میں کجروی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔
جو لوگ بھول چوک کر کوئی گناہ کر لیتے ہیں اور جلدی توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ تعالےٰ اُن کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سب کے حال سے اچھی طرح واقف ہے اور اللہ تعالےٰ دُنیا اور دین کی بھلائیوں سے خوب واقف ہے۔

جو لوگ تمام عمر بُرے کام کرتے رہے اور جب موت اُن کے سامنے آ جائے تو اُس وقت توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول نہیں فرماتا۔ اس طرح جو کافر ہو کر مر گئے اُن کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کے لئے ہم نے نہائیت اذیت ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نبی کریم صلعم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم نے تمہارے پاس ایسی نشانیاں بھیجی ہیں جن کا سمجھنا آسان ہے۔ اور ہمارے نافرمان بندے ہی اُن کا انکار کرتے ہیں۔

ایمان دارو! اللہ تعالےٰ نے تم سے پہلے کی اُمتوں پر اپنی کتابیں اُتاریں لیکن کافی وقت گزر جانے کے بعد اُن کو بھلا بیٹھے اور اُن کے دلوں سے اللہ تعالےٰ کا خوف جاتا رہا۔ تم بھی ان امتوں کی پیروی نہ کرنا۔

ہم نے ہر اُمت میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا ضرور بھیجا ہے۔

خبردار کسی شخص کی تکلیف میں مدد کرنے کے بعد اُس کو بار بار احسان یاد دلا کر اپنی نیکی کو ضائع نہ کرو۔

اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے کے سب کام وہ خود آسان کر دیتا ہے۔ اور جو شخص ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کو کارساز بنالے تو وُہ اس کے لئے کافی ہے۔

اپنے پروردگار کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ جو ایسا کرے وہ گمراہ ہے۔

نوُح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے فہمائش کی کہ جس چیز کی اصلیت کا تم کو علم نہیں ہے۔ اُس کے متعلق ہم سے التجا نہ کرو۔ تمہارا بیٹا تمہارے اہل میں نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کے عمل نیک نہیں۔ آئندہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرنا اب کہ ہم تم کو نصیحت کرتے ہیں۔

مجھے قرآن مجید کو پڑھ کر سُنا دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس جو اس کو سُن کر ہدایت

حاصل کرے۔ اُس کی ذات اُس کا فائدہ پائے گی۔ اور جس نے خلاف عمل کیا اُس کا نقصان بھی اُسی کو ملے گا۔ آپؐ کہہ دیں کہ میں تو صرف ڈرانیوالا ہوں
اے نبی صلعم! کہہ دو۔ کہ تمُ اللہ تعالےٰ کے بغیر جس کی چاہو عبادت کرو۔ میں تو خاص طور اللہ تعالےٰ کی عبادت ہی کرتا ہوں۔
یہ فیصلہ شدہ بات ہے کہ ظالم کبھی خلاصی نہیں پائیں گے۔
جو شخص سیدھا راستہ اختیار کرتا ہے اُسکو ذاتی فائدہ حاصل ہو گا۔ اور جو سیدھے راستہ سے بھٹک گیا تو اُس کا عذاب بھی اُسی کو اُٹھانا پڑے گا۔
اور کوئی جان کِسی دوسری جان کے گناہوں کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ اور ہم کسی قوم کو اُس کے گناہوں کی پاداش میں اُس وقت تک سزا نہیں دیتے جب تک کہ اُن کے پاس اپنا رسولؐ بھیج کر اتمامِ حجت نہ کر لیں۔
اے پیغمبرؐ! جلدی عذاب نازل نہ ہونے کی وجہ سے یہ نہ خیال کرنا کہ خداوند تعالےٰ ظالموں کے محاسبہ سے غافل ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اُن کو اسوقت تک ڈھیل دے رہا ہے۔ جس دن اللہ تعالےٰ کے ڈر سے لوگوں کی آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ جائیں گی۔
ہم جب انسان کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں تو وہ ہم سے پہلو تہی اور رُوگردانی کر لیتا ہے۔ اور جب ہماری طرف سے کوئی اذیت پہنچتی ہے تو وہ ناامید ہو جاتا ہے۔
جو شخص اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہے تو فرمانبرداری کی اوّلیں شرط یہ ہے کہ ہر معاملہ میں اللہ تعالےٰ کو اپنا کارساز بنا لے۔ اور یہ بھی ذہن نشین کر لے کہ اللہ جل شانہٗ کسی نفس پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا
جو شخص لوگوں کو راضی رکھنے کے لئے ہماری ناراضگی مول لیتا ہے۔ ہم اُس

کے معاملہ کو اُنہیں لوگوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

اولاد اور مال زندگی کی چند روزہ زیب و زینت ہیں۔ لہذا مال و اولاد کی کثرت پر مغرور نہ ہو۔ تمہارے رب کے ہاں بلحاظِ ثواب نیک اعمال ہی ہیں۔ جو آئندہ کی خواہشات سے بھی بہتر ہیں۔

اے بڑے بڑے اُونچے اور شاندار محل اور عمارتیں بنانے والو! کیا تم نے ہمیشہ ہی دُنیا میں رہنا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی قدر جیسے چاہیئے تھی ویسی لوگوں نے نہ کی۔ لاریب اللہ تعالےٰ تو بڑا زبردست اور ہر چیز پر غالب ہے۔

اے پیغمبرؐ! لوگوں سے کہہ دو۔ کہ میرا رب جس کو چاہے کثرت سے روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے اُس کی روزی کم کر دیتا ہے۔ اکثر آدمی تقسیم کے رموز کا علم نہیں رکھتے۔

ہر انسان اپنے عمل کے عوض میں رہن ہے۔

اے لوگو! موت کا فرشتہ آنے سے پہلے ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے رہو۔ تاکہ موت آنے پر یہ نہ کہنے لگو کہ اگر میرا رب مجھ کو کچھ عرصہ دُنیا میں ٹھہرنے کی فرصت دیتا۔ تو میں غربا میں مال خیرات کر کے اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں میں ہوتا۔

ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان کو سلام کے ذریعہ دُعا دے تو دوسرا مسلمان اُس کے جواب میں بہتر دُعا دے یا وہی الفاظ جواب میں دُہرا دے۔ تحقیق اللہ تعالےٰ ہر چیز کا حساب جاننے والا ہے۔

راہِ راست پر چلنے والے انسان کو نہ تو دُنیا میں کوئی خوف ہے اور نہ ہی آخرت میں غم میں مبتلا ہو گا۔

اے لوگو! ہر وقت اپنی پرہیزگاری کا ذکر نہ کرتے رہا کرو۔ کیونکہ میں تم سے اچھی طرح واقف ہوں۔

خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ شخص ظالم ہے جو ایمان لانے کے بعد بھی بد تہذیبی اور بُری حرکات سے باز نہ آیا۔

اگر اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تم کو اُس کا نیک بدلہ دے گا۔ اور اپنی ذات کے لئے تمہارے مال سے کچھ بھی نہیں مانگے گا۔

مومن پر فرض کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مشرک اُس سے جان بچانے کے لئے درخواست کرے تو وہ اُس کو پناہ دے۔ اُس وقت تک کہ وہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو سُن لے۔ پھر مومن اُس مشرک کو محفوظ جگہ پر پہنچا دے۔ کیونکہ وہ جاہل قوم سے ہے۔

دُنیا ہو یا آخرت ہر چیز اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ہے من مانی خواہش بھی کبھی پُوری ہوتی ہے۔

نیکی کا بدلہ نیکی کے بغیر اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

دنیا کا مال و اسباب بارش کے پانی کی مانند ہے اگر بارش اندازے کے مطابق ہو تو مفید ہے اور اگر بارش کثرت سے ہو تو نقصان دیتی ہے۔ اسی طرح ضرورت کے مطابق مال فائدہ مند ہے۔ اور ضرورت سے زیادہ مال گناہ کی طرف رجوع کرا دیتی ہے۔

اے پیغمبر صلعم! آپ مخالفین سے کہہ دیں کہ تم اپنے نظریہ کے مطابق کئے جاؤ۔ اور میں اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ جلد ہی تم کو پتہ چل جائے گا۔ کہ ایسی مصیبت کس پر آتی ہے جو اس کو دُنیا میں بھی ذلیل و

خوار کر دے گا۔ اور آخرت میں بھی عذاب دائمی اُس پر مسلط ہو گا۔
ہر نیک عمل کرنے والے کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد اور وہ ایماندار بھی ہو۔ تو ہم دُنیا اور آخرت میں اُس کے نیک اعمال کا بدلہ ضرور دیں گے
جو لوگ بھی ایمان دار ہیں اُن کا امتحان ضرور لیا جائیگا۔ صرف اتنا زبانی کہہ دینے سے بری الذمہ نہیں ہو جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے۔
ھم تم کو بھوک، ڈر اور نقصانِ مال وجان وپھلوں کی کمی سے آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں بشارت دے۔ نیز جب ایسے لوگوں کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں اور اُسی کی جناب میں لوٹ کر جانے والے ہیں۔
صبر اور نماز کو مصیبت میں ڈھال بناؤ۔
نماز بہت گراں معلوم ہوتی ہے مگر اُن لوگوں پر جو انکساری اختیار کرتے ہیں اور اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ بالآخر اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔
انسانو! موت کا آنا لازمی ہے اگر تم چونہ گچ قلعوں میں بھی بند ہو جاؤ تب بھی موت آ کر رہے گی۔
اے پیغمبرؐ! تم لوگوں سے کہہ دو۔ کہ تم کو فائدہ یا نقصان صرف اللہ ہی کی طرف سے پہنچ سکتا ہے۔
اگر کافر آپ کا کہنا نہ مانیں تو اُن کو کہہ دو۔ کہ تمہارے اعمال تمہارے لئے اور میرے اعمال میرے لئے ہیں۔ میں جو بھی عمل کرتا ہوں اُس کا جواب دہ بھی میں ہی ہوں۔ اور تمہارے اعمال کی پرسش تم سے ہو گی۔ میں اُن سے بری الذمہ ہوں۔ بعض لوگ جو بظاہر تمہاری گفتگو سنتے ہیں لیکن دین کے

معاملہ میں غور نہیں کرتے۔ کیونکہ اُن میں شعور نہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو دین کے معاملہ میں بصیرت نہیں رکھتے۔ آپ بھی ایسے اندھوں کو راستہ نہیں دکھا سکتے۔ یاد رکھو۔ اللہ تعالےٰ کسی جان پر ظلم نہیں کرتا۔ لیکن لوگ سوجھ بوجھ رکھنے کے باوجود اپنی جانوں کو تباہی کے راستہ پر ڈال رہے ہیں

میں نے جنّت کے عوض مومنوں کی جان اور مال کو خرید لیا ہے۔

مسلمانو! شیطان کی پیروی چھوڑ کر خالص طور پر اسلام کے راستہ پر گامزن ہو جاؤ۔ کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

جو آدمی کسی نیک کام کی سفارش کرے گا۔ قیامت والے دِن اس کے نیک بدلہ سے اُسکو بھی حصہ دیا جائیگا۔ اور جو برائی میں کسی کی مدد کرے گا اُس کے وبال میں بھی اُس کو شامل کیا جائیگا۔ اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

اگر تم اللہ تعالےٰ کی مدد کرو گے تو وہ بھی ضرور تمہاری امداد فرمائے گا۔ اور جس کی اللہ تعالےٰ مدد فرمائے تو اُس پر کوئی غالب نہ آسکے گا۔

اَللہ تعالےٰ بزرگ و برتر کی مدد کے بغیر نہ کوئی نیکی کی استطاعت رکھتا ہے اور نہ برائی چھوڑنے کی طاقت۔

سوال کرنے والے کو نرمی سے جواب دینا۔ اور سوالی کے مجبور کرنے پر نرمی سے درگزر کرنا۔ اس خیرات سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ جس کے دینے کے بعد سوالی کو کوئی تکلیف پہنچے۔ اور اللہ تعالےٰ بڑا حوصلہ مند اور بے پرواہ ہے تجارات یا اپنی نیک کمائی میں سے خدا کی راہ میں اعلیٰ اشیا میں سے صرف کرو۔ اور خدا کی راہ میں بے کار چیز کے دینے کا خیال تک بھی دِل میں نہ لانا۔ اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ لائق حمد و ثنا اور بے پرواہ ہے۔

ھ۔ تکلیف میں صبر کرو۔ اور دوسرے کی تکلیف میں صبر کی تلقین کرو۔ اور ہر معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

مومن کی شان یہ ہے اگر اُس سے نادانستہ طور پر کوئی بُری بات یا بُرا فعل یا دین کے معاملہ میں کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے دربار میں گڑگڑا کر معافی کے طالب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بغیر کون گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور اگر غلطی سے کوئی ناجائز بات کر بیٹھیں تو جان بوجھ کر اُس پر ضد نہیں کرتے۔

اے ایمان والو! جب تم کچھ مدّت کے لئے ایک دوسرے سے اُدھار لین دین کرو۔ تو اس کی تحریر کر لیا کرو۔ اور اگر تم لکھنا نہ جانتے ہو۔ تو کسی کاتب سے لکھوالو۔ اور کاتب تمام معاملہ کو دیانتداری اور انصاف سے لکھ دے اور کاتب کو لازم ہے کہ وہ تحریر کرنے سے گریز نہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی اُس کو لکھنا سکھلایا ہے۔ اس کی رضا کے لئے بے عذر لکھ دے۔

نزولِ قرآن تو لوگوں کی ہدایت اور نصیحت کے لئے ہے مگر جن کے دِل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے وہی لوگ اس سے نصیحت پکڑتے ہیں۔

دنیا کی پسندیدہ اشیا عورتوں۔ بیٹوں سونا چاندی اور اعلیٰ قسم کی سواری اور جانوروں سے انسانوں کو محبت ہے۔ لیکن یہ تو دُنیا کی چند روزہ زندگی کے لئے ہیں۔ اور ہمیشہ کا آخری ٹھکانا تو اللہ جل شانہٗ کے پاس ہے۔ وہاں کی نعمتوں کا تو انسان تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔

اے پیغمبرؐ خود بھی نماز پڑھا کر اور لوگوں کو نماز پڑھنے اور نیک کام کرنے کی ہدائت کیا کر۔ اور بُرے کاموں کے کرنے سے روکو۔ اور تم پر جو مشکل پڑے اُسکو برداشت کر۔ کیونکہ تبلیغ بڑا مشکل کام ہے۔

اگر تم کو کسی معاملہ کا علم ہو۔ تو عمداً حق بات کو نہ چھپاؤ اور بیان کرتے وقت جھوٹ کو سچ میں شامل نہ کرو۔

اللہ تعالےٰ نعمت دے کر انسان کو آزماتا ہے کہ انسان اُس کا شکر ادا کرتا ہے یا ناشکری کرتا ہے۔

ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر غصب کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اور نہ ہی حاکموں کے ذریعہ سے لوگوں کے مال کو ہتھیانے کی کوشش کرو۔

کسی پر ناراضگی کی صورت میں اُس سے انتقام لینے سے پہلے اپنے دل میں اپنے دل میں یہ خیال ضرور کرے کہ میں اپنے رب کا کتنا قصوروار ہوں میں نے بھی اپنے رب کے سامنے پیش ہو کر جواب دینا ہے۔ وہاں سے سزا ملے یا معافی ہو جائے۔ جو فیصلہ تجھے پسند ہو وہی اُس کے لئے پسند کر۔

بیشک اللہ تعالےٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اے لوگو! سوچو ہم ہی نے تم کو پیدا کیا ہے تو کیا ہم دوبارہ قیامت کو تمہارے پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے قرآن مجید کو آسان کر دیا ہے۔ کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔

بعض آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو یکسو ہو کر اللہ تعالےٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ اگر کوئی فائدہ پہنچ گیا تو دل کو اطمینان ہو گیا اور اگر نقصان کی صورت دیکھی تو فوراً اُلٹے پاؤں پھر گئے۔ اس سے دنیا و آخرت میں زیاں کار بنے۔ کیونکہ وُہ اللہ تعالےٰ کے بغیر کوئی حاجت روا بنا لیتا ہے جو کسی کو نفع و نقصان دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ گمراہی کا آخری درجہ ہے۔ ایسی صورت میں نفع کی بجائے نقصان ہونا یقینی ہے۔ جان لو۔ کہ ایسا پکارنے والا بھی بُرا ہے اور ایسا حاجت روا بھی بُرا ہے۔

جن لوگوں نے اپنے رب کے آگے نہ جھکنے کا شیوہ بنا رکھا ہے وُہ اُن کے عذاب کرنے کے باوجود بھی اپنے رب کے سامنے عاجزی نہیں کرتے کیونکہ یہ اُن کا شیوہ نہیں۔

جب تم کشتی یا جہاز میں سوار ہو سمندر میں پھنس جاؤ۔ تو اُس وقت تمام معبودانِ باطل کو چھوڑ کر خالص اللہ تعالےٰ کو پکارنے لگتے ہو۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مصیبت سے نجات دے کر خشکی پر نکال لایا۔ تو اُس وقت تم پھر اللہ تعالےٰ سے مُنہ موڑ لیتے ہو۔ انسان کتنا ناشکرا ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ وہ خدا جو مصیبت سے نجات دے کر مجھے خشکی پر لے آیا ہے۔ اُس میں یہ بھی طاقت ہے۔ کہ وُہ تمہیں زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسائے تو کوئی ہے جو تمہاری مدد کو پہنچے۔

اے میرے بندے تو زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ کیونکہ اکڑ کر چلنے سے تو زمین کو نہیں پھاڑ سکتا۔ اور نہ ہی ایسا کرنے سے تو پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتا ہے۔

اے انسان موت کی بے ہوشی تم پر ضرور آئے گی۔ اور ہم موت کے وقت بھی تم کو یاد کرائیں گے کہ یہ وُہ حالت ہے جس سے تو ڈرتا تھا۔

اے نبیؐ! میں بھی پہلے پیغمبروں کی طرح پیغمبر ہوں اور مجھے یہ بھی علم نہیں کہ آئندہ میرے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا۔ اور میں یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جائے گا۔ میں تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آمدہ وحی پر عمل پیرا ہوتا ہوں۔ میں تو آپ کو ڈرانے والا ہوں۔

موت کا ایک مقرر وقت ہے اُس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اگر اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو اُن کی نافرمانیوں کے سلسلہ میں گرفت کرتا تو روئے

زمین پر ایک انسان بھی مواخذہ سے نہ بچتا۔
اے نبیؐ ۔ جو لوگ دنیا کے لعو و لعب میں پھنسے ہوئے ہیں اور فضول باتیں بناتے ہیں۔ اُن کو اُس وقت تک ڈھیل دے دو۔ کہ وعدہ کا دن اُن کو آلے۔
تحقیق اُس شخص نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ جس نے اللہ تعالےٰ کی حدوں کو پھاندا
انسان اپنی بھلائی کے لئے دُعائیں مانگنے سے اکتاتا نہیں اور اگر اُس کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالےٰ کی ناشکری کرنے لگتا ہے اور اُس کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے۔
اے انسان جب تمہیں اپنے ہی گناہوں کے سبب کوئی تکلیف ہوتی ہے تو ہمارے حضور میں گڑگڑا کر دعائیں کرنے لگتا ہے ۔ لیکن جب ہم اپنے فضل و کرم سے اُس کی مصیبت کو دُور کر دیتے ہیں۔ تو وہ رُوگردانی کر لیتا ہے اور ہمیں بھلا دیتا ہے۔
اللہ تعالےٰ کی ذات ہر قصور پر مواخذہ نہیں کرتی بلکہ اکثر خطاؤں سے در گزر فرماتا ہے۔ اور جو مصیبت تم پہ پڑتی ہے وہ تو تمہارے عملوں کی پاداش کی وجہ سے ہے۔
اے لوگو! ہم نے تم کو ایک عورت اور ایک مرد سے پیدا کر کے تمہاری ذاتیں اور برادریاں بنا دیں۔ تاکہ تم کو ایک دوسرے کو شناخت کرنے میں آسانی ہو اور تم میں سے جو زیادہ نیک ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے ۔ لاریب اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خبر رکھنے والا ہے۔
قرآن کی تعلیم سے صاحب دل ہی استفادہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ نیک بات کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ہم نے جس طرح پہلی بار تمام مخلوقات کو پیدا کر دیا تھا۔ اُسی طرح ہم ان کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہیں۔ اس وعدہ کا پورا کرنا ہم نے اپنے پر فرض کر لیا ہوا ہے۔ اور قیامت کے دن ہم آسمانوں کو لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کو تہ کر دیا جاتا ہے۔

زانی مرد اور عورت کو بلا کسی جانبداری اور رعایت کے سَو سَو دُرّے مارے جائیں۔ اور اُن پر حد پوری کرتے وقت عوام الناس کو اُن کی فضیحت کے لئے حاضر رہنا چاہئے۔ مسلمانو کو چاہئے کہ اُن کو سزا دینے میں نرمی نہ اختیار کریں۔ کیونکہ تم اللہ تعالےٰ اور سزا و جزاء کے دِن پر یقین رکھتے ہو

مسلمانو! اگر تم خالص اللہ تعالےٰ کی عبادت کا یقین رکھتے ہو تو ہر دم اُس کا شکر بھی ادا کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کے پاکیزہ رزق سے خود بھی کھاؤ اور حاجتمندوں کو بھی دو۔

مقروض کو اُس وقت تک مہلت دو۔ کہ اللہ تعالےٰ اُس کو فراخی عطا کرے۔ اگر تمہارے پاس کافی مال ہے تو تمہارے حق میں یہ اس سے بھی بہتر ہے کہ اُس کو قرضہ ہی معاف کر دو۔

جو شخص اللہ تعالےٰ کو خوشی سے قرض دے تو اللہ تعالےٰ اُس کے لئے کئی گُنا فراخی فرماتے ہیں۔

اے میرا انکار کرنے والو! یاد رکھو میں نے ہی تم کو زندہ کیا اور وقت مقررہ پر تمہاری جان قبض کروں گا۔ پھر قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے تمہارے اعمال کا محاسبہ کروں گا۔

اے نبیؐ! لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے بارہ میں تم سے پوچھتے ہیں اُن سے کہہ دو۔ کہ جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو وہ خدا کی راہ میں خرچ کر دو۔

ظالموں کو مرنے پر فوراً پتہ چل جائے گا۔ کہ کونسی جگہ پر اُس کو لوٹ کر جانا ہے۔

مسلمانو! اُس دن سے پہلے کہ جب کوئی سفارش یا رشتہ داری کِسی کام نہ آئے گی۔ ہمارے ہی دئیے ہوئے مال میں سے میرے راہ میں خرچ کرکے آخرت کا سرمایہ بنا لو۔ اور جو ظالم ہیں وہ نقصان میں رہیں گے۔ کیونکہ وہ میری راہ خرچ نہ کرکے میری نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتے

سمجھ داروں کے لئے دن ورات کے تغیّر و تبدل میں میری قدرت کا ایک ادنٰے نمونہ ہے۔

اے پیغمبرؐ! ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تو اُن کو کہہ دو۔ کہ ہم تو تمہارے بالکل قریب ہیں اور جس وقت بھی ہمیں کوئی پکارتا ہے۔ تو ہم اُس کی پکار کو سنتے ہیں اور اگر دُعا مناسب ہو تو ہم اُس کی دُعا کو قبول بھی کرلیتے ہیں۔ پس اُن پر لازم ہے کہ ہمارے حکم کی تعمیل کریں۔ اور ہم پر ایمان لاکر صراطِ مستقیم پہ لگ جائیں۔

اگر تم اللہ کی راہ میں جان دے دو۔ یا اُس کی راہ میں طبعی موت مر جاؤ۔ تو دُنیا کی جمع کی ہوئی چند روزہ مال و دولت سے کئی مرتبہ بہتر ہو گی جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تم پر انعام و اکرام ہوگا۔ موت کے بعد بہرحال تم نے اللہ کی طرف ہی پھر کر جانا ہے۔

وُھی خالق اور مصوّر ہے۔ جو رحمِ مادر میں تمہاری شکل جیسی وہ چاہے بناتا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ اور غالب حکمت والا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے راستہ میں قتل ہونے والے کو مُردہ نہ کہو۔ کیونکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کو سمجھ نہیں سکتے۔

جو آدمی دُنیا میں عزّت چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام پر دِل و جان سے عمل پیرا ہو کیونکہ وہی عزّت دینے والا ہے۔

ہر معاملہ میں خدا سے ڈرو۔ کیونکہ لوگوں سے ڈرنے سے یہ زیادہ افضل ہے۔

پرہیزگار لوگ نرمی اور سختی میں اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں اور قصور واروں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اپنے غصّے سے درگزر کرتے ہیں اور نیکی کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالےٰ پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالےٰ گزشتہ پیغمبروں اور اُمتوں کے حال وضاحت سے بیان فرما کر تم کو اُسی راستہ پر چلنے کی تلقین فرمانے کا مقصد اس کے بغیر اور کچھ نہیں کہ تم کو صراطِ مستقیم پر چلائے۔ اور اللہ تعالےٰ کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔

اے لوگو! جن کاموں کے کرنے سے تم کو منع کیا جاتا ہے اُن سے مُنہ موڑ لو۔ اگر تم کبیرہ گناہوں سے باز آؤ گے تو تمہارے صغیرہ گناہ خود بخود معاف فرما دیں گے۔ اور تم کو باعزت جگہ دیں گے۔ اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مال ظلم و تعدّی سے غصب کرے گا۔ تو ہم اُس کو دوزخ کا ایندھن بنائیں گے۔

کسی شخص نے ذرّہ بھر بھی نیکی کا عمل کیا ہو گا۔ اُس کو ہم قیامت کے دن لا کر حاضر کریں گے۔ اسی طرح جس شخص نے ذرّہ بھر بھی برائی کی ہو گی اُس برائی کو بھی قیامت کے دن لا حاضر کریں گے۔

نیک لوگ اللہ تعالےٰ پر غیب سے ایمان لاتے ہیں اور اپنی نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اور ہمارے ہی دیئے ہوئے رزق میں سے میری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو قرآن مجید پر ایمان لاتے ہیں اور اُن کتابوں پر بھی جو آپؐ سے پہلے ہم نے اُتاریں اور دنِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

جو لوگ کافر ہوئے برابر ہے اُن کے لئے کہ تو اُن کو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

بعض لوگ ایسے ہیں جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور آخرت کے دِن پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں۔ وہ اپنے زعم میں اللہ تعالےٰ اور مومنین کو فریب دیتے ہیں۔ نہیں فریب دیتے مگر اپنے نفسوں کو لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔

کافروں کی مثال بہرے، گونگے اور اندھوں کی طرح ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔

اے لوگو! عبادت کرو اُس رب کی جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

اگر تم کو قرآن مجید کے متعلق کوئی شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو تم سب مل کر ایسی ایک صورت بنا کر لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔

اور ایمان داروں کے لئے خوشخبری ہے اُن کو اللہ تعالےٰ جنّت میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

سچ کو جھوٹ کے ساتھ نہ ملاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔

قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔
ہر معاملہ میں اللہ تعالےٰ سے صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً وہ بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر۔
کیا تم توقع رکھتے ہو کہ کافر تمہارے لئے ایمان لائیں گے حالانکہ تم سے پہلے ایسا گروہ گزر چکا ہے جو اللہ تعالےٰ کا کلام سنتے تھے۔ اور اس کو سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر بدل دیتے تھے۔
اللہ تعالےٰ جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو۔ اُن سب کو جانتا ہے۔
جس نے جادو اختیار کیا اُس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور بہت ہی بُری چیز ہے جس کے بدلے میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچا اگر اُن کو سمجھ ہوتی۔
جب ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اُس کے برابر بھیج دیتے ہیں۔ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔
قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے واسطے بھلائی پاؤ گے اس کو اللہ کے پاس بے شک اللہ تعالےٰ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے۔
کون بڑا ظالم ہے اس سے جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ لیا جائے وہاں نام اس کا اور کوشش کرے اُن کے اُجاڑنے میں ایسوں کو لائق نہیں کہ داخل ہوں ان میں مگر ڈرتے ہوئے انکے لئے دنیا میں ذلت ہے۔ اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب سو جس طرف تم منہ کرو۔ وہاں ہی متوجہ ہے اللہ۔ بے شک اللہ تعالٰی بے انتہا بخشش کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

بیشک ہم نے تجھ کو بھیجا ہے سچا دین دے کر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور تجھ سے پرسش نہیں ہو گی دوزخیوں کی۔

ڈرو اس دن سے کہ نہ کام آئے کوئی شخص کسی کی طرف سے کچھ بھی اور نہ قبول کیا جائے گا اس کی طرف سے بدلہ اور نہ کام آئے اس کی سفارش اور نہ اس کو مدد پہنچے۔

تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اترا ہم پر اور جو اترا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاق اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد پر اور جو ملا موسٰیؑ کو اور عیسٰیؑ کو اور جو ملا دوسرے پیغمبروں کو اُن کے رب کی طرف سے ہم فرق نہیں کرتے ان سب میں سے ایک میں بھی اور ہم اسی پروردگار کے حکم کو ماننے والے ہیں۔

قبول کر لیا ہم نے رنگ اللہ کا اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اسی کی بندگی کرتے ہیں۔

کہہ دے کیا تم جھگڑا کرتے ہو ہم سے اللہ کی نسبت حالانکہ وہی ہے رب ہمارا اور رب تمہارا اور ہمارے لئے ہیں عمل ہمارے اور تمہارے لئے ہیں عمل تمہارے اور ہم تو خالص اسی کے ہیں۔

جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں رسول تم ہی میں کا پڑھتا ہے تمہارے آگے آیتیں ہماری اور پاک کرتا ہے تم کو اور سکھلاتا ہے تم کو کتاب اور اس کے اسرار اور سکھاتا ہے تم کو جو تم نہ جانتے تھے۔

اے مسلمانو! مدد لو صبر اور نماز سے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور نہ کہو اُن کو جو مارے گئے خدا کی راہ میں کہ مردے ہیں بلکہ وہ زندے ہیں لیکن تم کو خبر نہیں۔

اور جب پہنچے اُن کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اسی ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور مر گئے کافر ہی۔ اُنہی پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور سب لوگوں کی۔

تم سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بڑا مہربان اور نہائیت رحم والا۔

اے لوگو! کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے حلال و پاکیزہ اور شیطان کی نہ پیروی کرو۔ بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ نازل کی اللہ نے کتاب اور لیتے ہیں اس پر تھوڑا سا مول وہ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لئے ہے عذاب دردناک۔

فرض کیا گیا تم پر جب حاضر ہو تم میں سے کسی کو موت بشرطیکہ وہ چھوڑے کچھ مال وصیت کرنا ماں باپ کے واسطے اور رشتہ داروں کے لئے انصاف کے ساتھ یہ حکم لازم ہے پرہیزگاروں پر۔

اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق اور نہ پہنچاؤ ان کو حاکموں تک کہ کھا جاؤ کوئی حصّہ لوگوں کے مال میں سے ظلم کر کے (ناحق) اور تم کو معلوم ہے۔

اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور کسی پر زیادتی مت کرو۔ بے شک اللہ تعالےٰ زیادتی کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور نیکی کرو بے شک اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اور لوگوں میں سے ایک شخص وُہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی میں اور اللہ نہایت مہربان ہے اپنے بندوں پر۔

فریفتہ کیا ہے کافروں کو دُنیا کی زندگی پر اور ایمان والوں کو ہنستے ہیں۔ اور جو پرہیزگار ہیں قیامت کے دن اِن کافروں سے بالاتر ہونگے اور اللہ تعالےٰ جس کو چاہے بے شمار روزی دیتا ہے۔

کیا تم کو خیال ہے کہ جنّت میں چلے جاؤ گے حالانکہ تم پر نہیں گزرے اُن لوگوں جیسے حالات جو تم سے پہلے ہو چکے کہ اُن کو سختی اور تکلیف پہنچی اور جھڑجھڑائے گئے یہاں تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے کہ کب آئے گی مدد اللہ تعالےٰ کی۔ سُن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔

فرض کی گئی تم پر لڑائی اور وُہ بُری لگتی تم کو اور شاید کہ تم کو بُری لگے ایک چیز اور وُہ بہتر ہو تمہارے حق میں اور شائد تم کو بھلی لگے ایک چیز اور وہ بُری ہو تمہارے حق میں اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور لڑے اللہ کی راہ میں وہ امیدوار ہیں اللہ کی رحمت کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دُنیا و آخرت کی باتوں میں اور تجھ سے پوچھتے ہیں یتیموں کا حکم کہہ دو کہ سنوارنا اُن کے کام کا بہتر ہے اور اگر ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ جانتا ہے خرابی کرنے والے اور سنوارنے والے کو اور اگر اللہ چاہتا تو تم پر مشقت ڈالتا۔ بے شک اللہ زبردست اور تدبیر والا ہے۔

حیض کے متعلق تم سے حکم پوچھتے ہیں کہہ دے وہ گندگی ہے سو تم الگ رہو عورتوں سے حیض کے وقت اور نزدیک نہ ہو اُن کے جب تک پاک نہ ہو دیں پھر جب پاک ہو جاویں تو جاؤ ان کے پاس جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ نے بے شک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنے والے اور گندگی سے بچنے والے۔

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ تم کو اس سے ملنا ہے اور خوشخبری سُنا ایمان والوں کو۔

نہیں پکڑتا تم کو اللہ بیہودہ قسموں پر تمہاری لیکن پکڑتا ہے تم کو ان قسموں پر کہ جن کا قصد کیا تمہارے دلوں نے اور اللہ تعالے بخشنے والا اور تحمل کرنے والا ہے۔

جو لوگ قسم کھا لیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے سے اِن کے لئے مہلت ہے چار مہینے کی۔ پھر اگر باہم مل گئے تو اللہ تعالے بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اگر ٹھہرا لیا چھوڑ دینے کو تو بے شک اللہ تعالے سُننے والا جاننے والا ہے۔

اور جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں اپنی عورتیں تو چاہئے کہ وہ عورتیں انتظار میں رکھیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن پھر جب پورا کر چکیں اپنی عدت کو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اس بات میں کہ کریں وہ اپنے حق میں قاعدہ کے موافق اور اللہ تعالےٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

خبردار رہو سب نمازوں سے اور بیچ والی نماز سے اور کھڑے رہو اللہ تعالےٰ کے آگے ادب سے۔

پھر اگر تم میں سے کسی کو ڈر ہو تو پیادہ پڑھ لو یا سوار پھر جس وقت تم امن پاؤ تو یاد کرو اللہ تعالےٰ کو جس طرح تم کو سکھایا ہے اور اس کو تم جانتے نہ تھے۔

کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کو جو کہ نکلے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے پھر فرمایا اُن کو اللہ جل جلالہٗ نے کہ مر جاؤ پھر ان کو زندہ کر دیا۔ بے شک اللہ تعالےٰ فضل کرنے والا ہے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

اور لڑو اللہ تعالےٰ کے راہ میں اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ بے شک خوب سنتا جانتا ہے۔

کون شخص ہے جو کہ قرض دے اللہ تعالےٰ کو اچھا قرض پھر اُس کو اللہ تعالےٰ دُگنا کر دے۔ اس کو کئی گُنا بھی اور اللہ تعالےٰ تنگی کرتا ہے اور وہی فراخی کرتا ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

یہ آیتیں اللہ کی ہیں ہم تجھ کو سناتے ہیں ٹھیک اور تو بے شک ہمارے رسولوں میں ہے۔

اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے روزی دی پہلے اس

دن کے آنے سے کہ جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ آشنائی اور نہ سفارش اور جو کافر ہیں وہی ظالم ہیں۔

زبردستی نہیں دین کے بارہ میں بے شک جُدا ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے اب جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والوں کو اور یقین لائے اللہ پر تو اس نے پکڑ لیا حلقہ مضبوط جو ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سُنتا جانتا ہے۔

اللہ مددگار ہے ایمان والوں کا نکالتا ہے اُن کو اندھیروں سے روشنی کی طرف اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے رفیق ہیں شیطان نکالتے ہیں انکو روشنی سے اندھیروں کی طرف یہی لوگ ہیں دوزخ میں رہنے والے وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں سو سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے اور اللہ تعالےٰ بہت بخشش کرنے والا ہے سب کچھ جانتا ہے۔

اے ایمان والو! خرچ کرو ستھری چیزیں اپنی کمائی میں سے اور اس چیز میں سے کہ جو ہم نے پیدا کیا تمہارے واسطے زمین سے اور قصد نہ کرو گندی چیز کا اس میں سے کہ اسکو خرچ کرو حالانکہ تم اس کو کبھی نہ لوگے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ خوبیوں والا ہے۔

شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگدستی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا اور وعدہ دیتا ہے تم کو اپنی بخشش اور فضل کا اور اللہ بہت کشائش والا ہے سب کچھ جانتا ہے۔

عنایت کرتا ہے سمجھ جس کسی کو چاہے اور جس کسی کو سمجھ ملی اس

بڑی خوبی ملی۔ اور نصیحت وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔

جو خرچ کرو گے تم خیرات یا قبول کرو گے کوئی منت تو بیشک اللہ کو سب معلوم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

خیرات اگر ظاہر کر کے دو تو کیا اچھی بات ہے اور اگر اس کو چھپاؤ اور فقیروں کو پہنچاؤ تو وہ بہتر ہے تمہارے حق میں اور دور کرے گا کچھ گناہ تمہارے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

اُن کو راہ پر لانا تیرا ذمہ نہیں لیکن اللہ راہ پر لائے جس کو چاہے اور جو کچھ خرچ کرو گے تم مال سو اپنے ہی واسطے جب تک کہ خرچ کرو گے اللہ ہی کی رضا جوئی میں اور جو کچھ خرچ کرو گے خیرات سو پوری ملے گی تم کو اور تمہارا حق نہ رہے گا۔

خیرات اُن فقیروں کے لئے ہے جو رُکے ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں چل پھر نہیں سکتے ملک میں سمجھے اُن کو ناواقف مالدار ان کے سوال نہ کرنے سے تو پہچانتا ہے اُن کو اُن کے چہرہ سے نہیں سوال کرتے لوگوں سے لپٹ کر اور جو خرچ کرو گے کام کی چیز وہ بے شک اللہ کو معلوم ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور قائم رکھا نماز کو اور دیتے رہے زکوٰۃ اُن کے لئے ہے ثواب اُن کا اپنے رب کے پاس اور نہ اُن کو خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ باقی رہ گیا ہے سُود اگر تم کو یقین ہے اللہ کے فرمانے کا۔

پھر اگر نہیں چھوڑتے تو تیار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور اگر توبہ کرتے ہو تو تمہارے واسطے ہے اصل مال تمہارا نہ تم کسی

پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر۔
اور ڈرتے رہو اس دن سے کہ جس دن لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف
پھر پورا دیا جائے گا ہر شخص کو جو اس نے کمایا اور اُنپر ظلم نہ ہوگا۔
اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اگر ظاہر کرو گے
اپنے جی کی بات یا چھپاؤ گے اس کو حساب لے گا تم سے اللہ پھر بخشے گا
جس کو چاہے اور عذاب کرے گا جس کو چاہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے
اَللہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب تھامنے والا۔
اللہ پر چھپی نہیں کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔
اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو نہ پھیر جب تو ہم کو ہدایت کر چکا
اور عنایت کر ہم کو اپنے پاس سے رحمت تو ہی ہے سب کچھ دینے والا۔
اے رب تو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شبہ نہیں
بیشک اللہ خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ۔
بیشک جو لوگ کافر ہیں ہرگز کام نہ آئیں گے اُن کو اُن کے مال اور نہ
اُن کی اولاد اللہ کے سامنے کچھ اور وہی ہیں ایندھن دوزخ کا۔
وُہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہَیں سو بخش دے ہم کو
گناہ ہمارے اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔
وُہ صبر کرنے والے ہیں اور سچے اور حکم بجالانے والے اور خرچ کرنے
والے اور گناہ بخشوانے والے پچھلی رات میں۔
جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ کے حکموں کا اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو
ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم کرتے ہیں انصاف کرنے کا لوگوں میں سے
سو خوشخبری سُنا دے اُنکو عذاب دردناک کی۔

کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن کو ملا کچھ ایک حصہ کتاب کا ان کو بلاتے ہیں اللہ کی کتاب کی طرف تا کہ وہ کتاب ان میں حکم کرے پھر منہ پھیرتے بعضے ان میں سے تغافل کر کے۔

وُہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو بخش دے ہمارے گناہ اور بچا ہم کو عذاب دوزخ سے۔

وُھی ہیں صبر کرنے والے اور سچے حکم بجا لانے والے اور خرچ کرنے والے اور گناہ بخشوانے والے پچھلی رات کو۔

اللہ نے گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہیں اُس کے سوا۔ وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ اِس کے ساتھ فرشتوں اور علم والوں نے بھی گواہی دی کہ وہی انصاف کا حاکم ہے۔

بے شک دین جو ہے اللہ کے ہاں سو یہی مسلمانی حکمبرداری اور مخالف نہیں ہوئے کتاب ولے مگر جب اُن کو معلوم ہو چکا آپس کی ضد اور حسد سے اور جو کوئی انکار کرے اللہ کے حکموں کا۔ تو یاد رکھو اللہ تعالےٰ جلدی حساب لینے والا ہے۔

جو لوگ اللہ تعالےٰ کے حکموں کا انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں اور ان لوگوں کو جو انصاف کرنے کا حکم کرتے ہیں ناحق قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا دو۔

یہی ہیں جن کی محنت اکارت گئی دنیا اور آخرت میں اور ان کا مددگار کوئی نہیں ہوگا۔

کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن کو ملا کچھ ایک حصہ کتاب کا ان کو بلاتے ہیں اللہ کی کتاب کی طرف تا کہ وہ کتاب ان میں حکم کرے پھر منہ پھیرتے بعضے

ان میں سے تغافل کر کے۔
یہ اس واسطے کہ کہتے ہیں وہ کہ ہم کو ہرگز نہ لگے گی دوزخ کی آگ مگر چند دِن گنتی کے اور اپنے دین میں اپنی بناتی ہوتی باتوں پر بہکے ہیں۔
پھر کیا حال ہوگا جب ہم اُن کو جمع کریں گے ایک دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور ہر ایک اپنے عمل کے مطابق پورا حصّہ پائے گا۔ اور کسی کی حق تلفی نہ ہو گی۔
تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے تو سلطنت دیوے جس کو چاہے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور عزّت دے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے۔ سب خوبیاں تیرے ہاتھ ہیں۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔
تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرے دِن کو رات میں اور تو نِکالے زندہ مردہ سے اور نکالے مردہ زندہ سے اور تو جسکو چاہے بے شمار رزق دے۔
مسلمان نہ بنا دیں دوست کافروں کو مسلمانوں کو چھوڑ کر اور جو کوئی یہ کام کرے تو نہیں اس کو اللہ سے کوئی تعلق مگر اس حالت میں کہ کرنا چاہو تم اُن سے بچاؤ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے اپنے سے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
تو کہہ کہ اگر تم چھپاؤ گے اپنے جی کی بات یا اُسے ظاہر کرو گے اُس کو اللہ تعالےٰ جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اُس کو معلوم ہے اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔
جس دن موجود پائے گا ہر شخص جو کچھ کہ کی ہے اُس نے نیکی اپنے سامنے

اور جو کچھ کہ کی ہے اُس نے بُرائی - آرزو کرے گا کہ مجھ میں اور اس میں دُور کا فرق پڑ جائے اور اللہ تعالےٰ تم کو اپنے سے ڈراتا ہے اور اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے -

تو کہہ دے اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ تعالےٰ کی تو میری راہ چلو تاکہ محبت کرے تم سے اللہ تعالےٰ اور تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے -

تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور رسولؐ کا پھر اگر اعراض کریں تو اللہ کو محبت نہیں ہے کافروں سے -

اور سچا بتاتا ہوں اپنے سے پہلی کتاب کو جو توریت ہے اور اس واسطے کہ حلال کردوں تم کو بعضی وہ چیزیں جو حرام تھیں تم پر اور آیا ہوں تمہارے پاس نشانی لے کر تمہارے رب کی سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو -

بیشک اللہ تعالےٰ ہے رب میرا اور رب تمہارا سو اس کی بندگی کرو یہی راہ سیدھی ہے -

اے رب ہم نے یقین کیا اس چیز پر جو تو نے اتاری اور ہم تابع ہوئے رسولؐ کے سو تو لکھ لے ہم کو ماننے والوں میں -

سو وہ لوگ جو کافر ہوئے اُن کو عذاب کروں گا سخت عذاب دُنیا میں اور آخرت میں اور کوئی نہیں ان کا مددگار -

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام نیک کئے سو اُن کو پورا دے گا اُن کا حق اور اللہ کو خوش نہیں آتے بے انصاف -

حق وُہ ہے جو تیرا رب کہے پھر تو مت رہ شک لانے والوں سے -

بیشک یہی ہے بیان سچا اور کسی کی بندگی نہیں ہے سوا اللہ کے اور اللہ

زبردست حکمت والا ہے۔

تو کہہ اے اہل کتاب آؤ ایک بات کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ بندگی نہ کریں ہم مگر اللہ کی اور شریک نہ ٹھہراویں اِس کا کسی کو اور نہ بناوے کوئی کسی کو رب سوا اللہ کے پھر اگر وہ قبول نہ کریں تو کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں۔

اے اہلِ کتاب کیوں جھگڑتے ہو ابراہیمؑ کی بابت اور توریت اور انجیل تو اُتریں اس کے بعد کیا تم کو عقل نہیں۔

کیوں نہیں جو کوئی پورا کرے اپنا اقرار اور وہ پرہیزگار بھی ہے۔ تو اللہ کو محبّت ہے پرہیزگاروں سے۔

کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اُس کو دیوے کتاب اور حکمت اور بنائے پیغمبر پھر وہ کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑ کر لیکن یوں کہے کہ تم اللہ والے ہو جاؤ جیسے کہ تم سکھلاتے تھے کتاب اور جیسے کہ تم آپ بھی پڑھتے تھے اُسے۔

اور یہ نہ کہے تم کو کہ ٹھہرا لو فرشتوں کو اور نبیوں کو رب کیا تم کو کفر سکھائے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے۔

جنھوں نے توبہ کی کفر کرنے کے بعد اور نیک کام کئے تو بیشک اللہ تعالےٰ غفور الرحیم ہے۔

جو لوگ ماننے کے بعد منکر ہوئے اور انکار پر اصرار کرتے رہے اُن کی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی اور وہی گمراہ ہیں۔

ھرگز نہ حاصل کر سکو گے نیکی میں کمال جب تک خرچ نہ کرو اپنی پیاری چیز سے کچھ اور جو چیز خرچ کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہے۔

بیشک سب سے پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے واسطے یہی ہے جو
مکہ میں ہے برکت والا اور ہدایت جہان کے لوگوں کے لئے۔
تو کہہ اے اہل کتاب کیوں روکتے ہو اللہ کی راہ سے ایمان لانے والوں
کو کہ ڈھونڈتے ہو اس میں عیب اور تم خود جانتے ہو اور اللہ بے خبر نہیں
تمہارے کام سے۔
اے ایمان والو اگر تم کہا مانو گے بعضے اہل کتاب کا تو پھر کر دیں گے وہ تم
کو ایمان لائے پیچھے کافر۔
اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہئے اُس سے ڈرنا اور نہ
مریو مگر مسلمان۔
اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو
احسان اللہ کا اپنے اوپر جب کہ تھے تم آپس میں دشمن پھر الفت دی تمہارے
دلوں میں اب ہو گئے اُس کے فضل سے بھائی اور تم تھے کنارے پر ایک
آگ کے گڑھے کے پھر تم کو اس سے نجات دی اسی طرح کھولتا ہے اللہ
تم پر آئیتیں تا کہ تم راہ پاؤ۔
اور چاہئے کہ رہے تم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہے نیک
کاموں کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کریں بُرائی سے
اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔
تم ہو بہتر سب اُمتوں سے جو بھیجی گئیں۔ حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا
اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان
لاتے اہل کتاب تو ان کے لئے بہتر تھا کچھ تو ان میں سے ہیں ایمان پر اور
اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔

اور وہ لوگ جو کافر ہیں ہرگز کام نہ آئیں گے اُن کو اُن کے مال اور نہ اولاد اللہ کے آگے کچھ اور وہی لوگ ہیں رہنے والے آگ کے جس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ ہی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بخشدے جس کو چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اے ایمان والو! مت کھاؤ سود دونے پر دونا اور ڈرو اللہ تعالےٰ سے تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

بچو اس آگ سے جو تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے۔

حکم مانو اللہ اور اُس کے رسول کا تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنّت کی طرف جس کا عرض ہے زمین و آسمان تیار ہوئی ہے واسطے پرہیز گاروں کے۔

مسلمان وہ ہے جو خرچ کرتا ہے خوشی اور تکلیف میں اور دبا لیتا ہے غصّہ کو اور معاف کرتا ہے لوگوں کے گناہوں کو اور اللہ تعالےٰ پسند فرماتا ہے نیکو کاروں کو۔

وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کھلا گناہ یا بُرا کام کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشنے والا سوا اللہ کے اور اپنے کئے پر ضد نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

یہ بیان ہے لوگوں کے واسطے اور ڈرنے والوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔

اور کوئی مر نہیں سکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا ہے وقت مقرر اور جو کوئی چاہے گا بدلہ دُنیا کا دیویں گے ہم اُس کو دُنیا ہی سے اور جو کوئی چاہیگا

بدلہ آخرت کا اس میں سے دیں گے ہم اس کو اور ہم ثواب دیں گے احسان ماننے والوں کو۔

اور بہت نبی ہیں جو ساتھ ہو کر لڑے ہیں بہت خدا کے طالب پھر نہ ہارے ہیں کچھ تکلیف پہنچنے سے اللہ کی راہ میں اور نہ سست ہوئے ہیں اور نہ دب گئے ہیں اور اللہ محبت کرتا ہے ثابت قدم رہنے والوں سے۔

اے ایمان والو اگر تم کہا مانو گے کافروں کا تو وہ تم کو پھیر دینگے اُلٹے پاؤں پھر جا پڑو گے تم نقصان میں۔

بلکہ اللہ تمہارا مددگار ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر ہے۔

اے ایمان والو تم نہ ہو اُن کی طرح جو کافر ہوئے اور کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو جب وہ سفر کو نکلیں ملک میں ہوں یا جہاد میں اگر رہتے ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے تاکہ اللہ ڈالے اس گمان سے افسوس ان کے دلوں میں اور اللہ ہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ تمہارے سب کام دیکھتا ہے۔

اور اگر تم مارے گئے اللہ کی راہ میں یا مر گئے تو بخشش اللہ کی اور مہربانی اس کی بہتر ہے اس چیز سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ ہو سکے گا اور اگر مدد نہ کرے تمہاری تو پھر ایسا کون ہے جو مدد کر سکے تمہاری اس کے بعد اور اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے مسلمانوں کو۔

اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاوے گا وہ لائے گا اپنی چھپائی چیز دن قیامت کے پھر پورا پائے گا ہر کوئی جو اس نے کمایا

اور اُن پر ظلم نہ ہو گا۔

کیا ایک شخص جو تابع ہے اللہ تعالےٰ کی مرضی کا برابر ہو سکتا ہے اس کے جس نے کمایا غصہ اللہ تعالےٰ کا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وُہ کیسی بُری جگہ پہنچا۔

لوگوں کے مختلف درجے ہیں اللہ تعالےٰ کے ہاں اور اللہ تعالےٰ جو کچھ وہ کرتے ہیں اُس کو دیکھتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا اُنہی میں سے رسولؐ پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات اور وہ تو پہلے سے صریح گمراہی میں تھے۔

وُہ لوگ جو کہتے ہیں اپنے بھائیوں کو اور آپ بیٹھ رہے ہیں کہ اگر وُہ ہماری بات مانتے تو مارے نہ جاتے تُو کہہ دو اب ہٹا دیجو اپنے اُوپر سے موت کو اگر تم سچے ہو۔

اور تو نہ سمجھ ان لوگوں کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مُردے بلکہ وُہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے۔

خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس بات سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔

اور یہ نہ سمجھیں کافر کہ ہم جو مہلت دیتے ہیں ان کو کچھ بھلا ہے اُنکے حق میں ہم تو مہلت دیتے ہیں ان کو تا کہ ترقی کریں وہ گناہ میں اور انکے لئے عذاب ہے خوار کرنے والا۔

ہر جی کو چکھنی ہے موت اور تم کو پورے بدلے ملیں گے قیامت

ے دِن پھر جو کوئی دُور کیا گیا دوزخ سے اور داخل کیا گیا جنت میں
اس کا کام تو بن گیا اور نہیں زندگی دُنیا کی مگر پونجی دھوکے کی۔
اور جب عہد لیا اللہ تعالےٰ نے کتاب والوں سے کہ اس کو پورا بیان
کروگے لوگوں سے اور نہ چھپاؤ گے پھر پھینک دیا انہوں نے وہ عہد
پنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے تھوڑا مول سو کیا بُرا ہے
جو خریدتے ہیں۔
اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور اللہ ہر چیز
پر قادر ہے۔
بیشک زمین اور آسمان کا بنانا اور رات دِن کا آنا جانا اس میں
نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔
وُہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور
فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں کہتے ہیں اے ہمارے
رب تو نے یہ عبث نہیں بنایا تو پاک ہے سب عیبوں سے سو ہم کو بچا
عذاب دوزخ سے۔
اے رب ہمارے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا سو اس کو رسوا کر دیا
اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار۔
اے رب ہمارے ہم نے سُنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان
لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لے آئے اے ہمارے
رب ہمارے گناہ بخشدے اور دُور کر دے ہم سے برائیاں ہماری اور
موت دے ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ۔
اے رب ہمارے اور دے ہم کو جو وعدہ کیا تو نے ہم سے اپنے رسولوں

کے واسطہ سے اور رسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن بے شک تو وعدہ
کے خلاف نہیں کرتا۔

اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور ڈرتے
رہو اللہ سے تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔

اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان
سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت
مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطہ سے سوال کرتے ہو
آپس میں اور خبردار رہو قرابت والوں سے بے شک اللہ تعالےٰ تم پر
نگہبان ہے۔

جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالےٰ کی اور اس کے رسول صلعم کی اور اُس
کی حدوں سے نکل جائے ڈالے گا اُس کو آگ میں جس میں وہ ہمیشہ رہیگا
اور اُس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

اور جو کوئی تمہاری عورتوں میں سے بدکاری کرے تمہاری عورتوں میں سے
تو گواہ لاؤ اُن پر چار مرد اپنوں میں سے پھر اگر وہ گواہی دیں تو بند رکھو اُن
عورتوں کو گھروں میں یہاں تک کہ اُٹھا لیوے ان کو موت یا مقرر کردے
اللہ ان کے لئے کوئی راہ۔

اے ایمان والو! نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق مگر یہ کہ
تجارت ہو آپس کی خوشی سے اور نہ خون کرو آپس میں بے شک اللہ تعالےٰ
تم پر مہربان ہے۔

عبادت کرو اللہ کی اور شریک نہ کرو اس کا کسی کو اور ماں باپ کے
ساتھ نیکی کرو اور قرابت والوں کے ساتھ اور یتیموں اور فقیروں اور ہمسایہ

قریب اور ہمسایہ اجنبی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ اور اپنے ہاتھ کے مال یعنی غلام باندیوں کے ساتھ بے شک اللہ کو پسند نہیں آتا اترانے والا بڑائی کرنے والا۔

بیشک اللہ حق نہیں رکھتا کسی کا ایک ذرہ برابر اور اگر نیکی ہو تو اُس کو دُگنا کر دیتا ہے اور دیتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب۔

پھر کیا حال ہوگا جب بلائینگے ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور ہم تجھ کو بھی بلائیں گے ان لوگوں پر احوال بتلانے والا۔

اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے تھے اور رسول صلعم کی نافرمانی کی تھی کہ برابر ہو جاویں زمین کے اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات۔

اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور کافی ہے حمایتی اور اللہ کافی ہے مددگار۔

بیشک اللہ نہیں بخشتا ہے اس کے نیچے کے گناہ جس کے چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا۔

بیشک جو منکر ہوئے ہماری آیتوں سے ہم ان کو ڈالیں گے آگ میں جس وقت جل جائے گی کھال ان کی تو بدل دیں گے ان کو اور کھال تا کہ چکھتے رہیں عذاب بے شک اللہ ہے زبردست حکمت والا۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور کام کئے نیک البتہ ہم ان کو داخل کریں گے باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں رہا کریں ان میں ہمیشہ ان کے لئے وہاں عورتیں ہیں ستھری اور ہم ان کو داخل کریں گے گھنی چھاؤں میں۔

اور جب ان سے کہے کہ آؤ اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے اتارا اور رسولؐ

کی طرف تو دیکھے تو منافقوں کو کہ ہٹتے ہیں تجھ سے رُک کر۔
اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اس کا حکم مانیں اللہ کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ جس وقت اُنہوں نے اپنا بُرا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسولؐ بھی ان کو بخشواتا تو البتہ اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان۔
سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہونگے یہاں تک کہ تجھ ہی کو منصف مانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اُٹھے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔
جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اس کے رسول صلعم کا سو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا اور وہ نبیؑ اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہیں اور اچھی ہے ان کی رفاقت۔
سو چاہئے لڑیں اللہ کی راہ میں وہ لوگ جو بیچتے ہیں دُنیا کی زندگی بدلے آخرت کے اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ میں پھر مارا جائے یا غالب ہووے تو ہم دیں گے اُس کو بڑا ثواب۔
اور تم کو کیا ہوا کہ نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اور ان کے واسطے جو مغلوب ہیں مرد اور عورتیں اور بچے جو کہتے ہیں اے رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہیں یہاں کے لوگ اور کردے ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور کردے ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی مددگار۔
جو لوگ ایمان والے ہیں سو لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اور جو کافر ہیں سو لڑتے ہیں شیطان کی راہ میں سو لڑو تم شیطان کے حمایتیوں سے بیشک

فریب شیطان کا سُست ہے۔

جہاں کہیں تم ہو گے موت تم کو آپکڑے گی اگرچہ تم ہو مضبوط قلعوں میں اور اگر پہنچے لوگوں کو کچھ بھلائی تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے اور اگر ان کو پہنچے کچھ برائی تو کہیں یہ تیری طرف سے ہے تو کہہ دے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے سو کیسا حال ہو گا اُن لوگوں کا جو ہرگز بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

جو پہنچے تجھ کو کوئی بھلائی سو اللہ کی طرف سے ہے اور تجھ کو کوئی برائی پہنچے سو تیرے نفس کی طرف سے ہے اور ہم نے تجھ کو بھیجا ہے پیغام پہنچانے والا لوگوں کو اور اللہ کافی ہے نگہبان۔

جس نے حکم مانا رسولؐ کا اُس نے حکم مانا اللہ کا اور جو اُلٹا پھرا تو ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا اُن پر نگہبان۔

کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر یہ ہوتا کسی اور کا سوائے اللہ کے تو ضرور پاتے اس میں بہت تفاوت۔

جو کوئی سفارش نیک بات میں اس کو بھی ملے گا اس میں سے ایک حصہ اور جو کوئی سفارش کرے بُری بات میں اس پر بھی ہے ایک بوجھ اس میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اور جب تم کو دعا دے کوئی تو تم بھی دُعا دو اس سے بہتر یا وہی کہو اُلٹ کر بیشک اللہ ہے ہر چیز کا حساب کرنے والا۔

اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں بے شک تم کو جمع کرے گا قیامت کے دن اس میں کچھ شبہ نہیں اور اللہ تعالےٰ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہے۔

جو کوئی وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں پائے گا اس کے مقابلہ میں بہت جگہ اور کشائش اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور رسولؐ کی طرف پھر آپکڑے اُس کو موت تو مقرر ہو چکا اُس کا ثواب اللہ کے ہاں اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔

جب تم سفر کرو ملک میں تو تم پر گناہ نہیں کہ کچھ کم کرو نماز میں سے اگر تم کو ڈر ہو کہ ستائیں گے تم کو کافر البتہ کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔

بیشک ہم نے اُتاری تیری طرف کتاب سچی کہ تو انصاف کرے لوگوں میں جو کچھ سمجھاوے تجھ کو اللہ اور مت ہو دغا بازوں کی طرف سے جھگڑا کرنے والا۔

اللہ تعالےٰ سے بخشش مانگ بے شک اللہ تعالےٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

سُنتے ہو تم لوگ جھگڑا کرتے ہو ان کی طرف سے دُنیا کی زندگی میں پھر کون جھگڑا کرے گا ان کے بدلے میں اللہ سے قیامت کے دن یا کون ہو گا ان کا کارساز۔

اور جو کوئی کرے گناہ یا اپنا بُرا کرے پھر اللہ سے بخشوا دے تو پائے اللہ کو بخشنے والا اور مہربان۔

اور جو کوئی کرے گناہ سو کرتا ہے اپنے ہی حق میں اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اور جو کوئی کرے خطا یا گناہ پھر تہمت لگا دے کسی بے گناہ پر تو اس نے اپنے سر دھرا طوفان اور صریح گناہ۔

بیشک اللہ نہیں بخشتا اُس کو جو اُس کا شریک کرے کسی اور کو اور

بخشتا ہے اس کے سِوا جس کو چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کے ساتھ وُہ بہک کر بہت دُور جا پڑا۔

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کو ہم داخل کریں گے باغوں میں کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ تعالےٰ سے سچا کون ہے۔

نہ تمہاری امیدوں پر مدار ہے اور نہ اہل کتاب کی اُمیدوں پر جو کوئی بُرا کام کرے گا اس کی سزا پائے گا اور نہ پائیگا اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار۔

جو کوئی کام کرے اچھے مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان رکھتا ہو سو وہ لوگ داخل ہوں گے جنّت میں اور ان کا حق تِل بھر بھی ضائع نہ ہوگا۔

اور اس سے بہتر کِس کا دین ہوگا جس نے پیشانی رکھی اللہ کے حکم پر اور نیک کاموں میں لگا ہوا ہے اور چلا دین ابراہیمؑ پر جو ایک ہی طرف کا تھا اور اللہ نے بنا لیا ابراہیمؑ کو خالص دوست۔

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور سب چیزیں اللہ کے قابو میں ہیں۔

اور اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور ہم نے حکم دیا ہے پہلے کتاب والوں کو اور تم کو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور اگر نہ مانو گے تو اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور اللہ ہے بے پرواہ سب خوبیوں والا۔

جو کوئی چاہتا ہے ثواب دُنیا کا سو اللہ کے یہاں ہے ثواب دُنیا کا اور آخرت کا اور اللہ سب کچھ سُنتا اور دیکھتا ہے۔

اے ایمان والو! قائم رہو انصاف پر گواہی دو اللہ کی طرف کی اگرچہ نقصان ہو تمہارا یا ماں باپ کا یا قرابت والوں کا اگر کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ اُن کا خیر خواہ تم سے زیادہ ہے سو تم پیروی نہ کرو دل کی خواہش کی انصاف کرنے میں اور اگر تم زبان ملو گے یا بچا جاؤ گے تو اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

اے ایمان والو یقین لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسولؐ پر اور اُس کی کتاب پر جو نازل کی ہے اپنے رسولؐ پر اور اس کتاب پر جو نازل کی تھی پہلے اور جو کوئی یقین نہ رکھے اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور قیامت کے دن پر وُہ بہک کر دُور جا پڑا۔

جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر بڑھتے رہے کفر میں تو اللہ تعالےٰ ان کو ہرگز بخشنے والا نہیں اور نہ ہی دکھلاوے اُن کو راہ۔

منافقوں کو خوشخبری سُنا دو کہ ان کے واسطے ہے عذاب دردناک البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا اور جب کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں ہارے جی سے لوگوں کو دکھانے کو اور یاد نہ کریں اللہ کو مگر تھوڑا سا۔

بیشک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے اور ہرگز نہ پائیگا تو ان کے واسطے کوئی مددگار۔

اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں کسی کی بُری بات کا ظاہر کرنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ تعالےٰ سُننے والا جاننے والا ہے۔

اگر تم کھول کر کرو کوئی بھلائی یا اس کو چھپاؤ یا معاف کرو برائی کو تو اللہ

بھی معاف کرنے والا بڑی قدرت والا ہے۔

جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اُس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو اور چاہتے ہیں کہ نکالیں اسکے بیچ میں ایک راہ۔

اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر اور جُدا نہ کیا ان میں سے کسی کو اُن کو جلد دے گا اُن کے ثواب اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اُن کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیحؑ عیسےٰ مریمؑ کے بیٹے کو جو اللہ کا رسولؐ تھا اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سُولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ شُبہ میں پڑے ہوئے ہیں کچھ نہیں ان کو اس کی خبر صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا بے شک۔

بلکہ اس کو اُٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اللہ ہے زبردست حکمت والا۔

ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وہی بھیجی نوحؑ پر اور نبیوں پر جو اس کے بعد ہوئے اور وحی بھیجی ابراہیمؑ پر اور اسمٰعیلؑ پر اور اسحٰقؑ پر اور یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور عیسیٰؑ پر اور ایوبؑ پر اور یونسؑ پر اور ہارونؑ پر اور سلیمانؑ پر اور ہم نے دی داؤدؑ کو زبور۔

اور بھیجے ایسے رسولؐ کہ جن کا احوال ہم نے سُنایا تجھ کو اس سے پہلے اور ایسے رسولؐ جن کا احوال نہیں سُنایا تجھ کو اور باتیں کیں اللہ تعالےٰ نے موسیٰؑ سے بول کر۔

لیکن اللہ شاہد ہے اس پر جو تجھ پر نازل کیا ہے اپنے علم کے ساتھ

اور فرشتے بھی گواہ ہیں اور اللہ کافی ہے حق ظاہر کرنے والا۔
جو لوگ کافر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے وہ بہک کر دور جا پڑے
جو لوگ کافر ہوئے اور حق دبا رکھا ہرگز اللہ بخشنے والا نہیں اُن کو اور نہ دکھلاوے گا اُن کو سیدھی راہ۔ مگر راہ دوزخ کی رہا کریں اس میں ہمیشہ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔
اے لوگو تمہارے پاس رسولؐ آچکا ٹھیک بات لے کر تمہارے رب کی سو مان لو تاکہ بھلا ہو تمہارا اور اگر نہ مانو گے تو اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں اور ہے اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا۔
اے کتاب والو! مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں اور مت کہو اللہ کی شان میں مگر پکی بات بیشک مسیح جو ہے عیسیٰؑ مریمؑ کا بیٹا وہ رسولؐ ہے اللہ کا اور اس کا کلام ہے جس کو ڈالا مریمؑ کی طرف اور رُوح ہے اس کے ہاں کی سو مانو اللہ کو اور اس کے رسولوں کو اور نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس بات کو چھوڑو بہتر ہوگا تمہارے واسطے بے شک اللہ معبود ہے اکیلا اس کے لائق نہیں ہے کہ اس کی اولاد ہو اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور کافی ہے اللہ کارساز۔
مسیحؑ کو اس سے ہرگز عار نہیں کہ وہ بندہ ہو اللہ کا اور نہ فرشتوں کو جو کہ مقرب ہیں اور جس کو عار آئے اللہ کی بندگی سے اور تکبّر کرے سو وہ جمع کرے گا ان سب کو اپنے پاس۔
پھر جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے انہوں نے اچھے تو اُن کو پورا دے گا اِن کا ثواب اور زیادہ دے گا اپنے فضل سے اور جنہوں نے عار کی اور تکبّر کیا سو ان کو عذاب دے گا دردناک اور نہ پائیں گے اپنے واسطے اللہ کے

سِوا کوئی حمایتی اور نہ مددگار۔
اے لوگو! تمہارے پاس پہنچ چکی تمہارے رب کی طرف سے سند اور اُتاری ہم نے تم پر روشنی واضح۔
سو جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اس کو مضبوط پکڑا تو اُن کو داخل کریگا اپنی رحمت میں اور فضل میں اور پہنچا دے گا ان کو اپنی طرف سیدھے راستہ پر۔
اے ایمان والو! پورا کرو عہدوں کو حلال ہوئے تمہارے واسطے مویشی چوپائے سوائے ان کے جو تم کو آگے سُنائے جائیں گے مگر حلال نہ جانو تم شکار کو احرام کی حالت میں اللہ تعالےٰ حکم کرتا ہے جو چاہے۔
حرام ہوا تم پر مُردہ جانور اور خون اور سُور کا گوشت اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا اور جو گلا گھوٹنے سے مرگیا ہو یا چوٹ سے یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے اور جو درندہ کا کھایا ہُوا ہو مگر جس کو تم نے ذبح کرلیا اور حرام ہے جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ گناہ کا کام ہے۔
آج ناامید ہو گئے کافر تمہارے دین سے سو اُن سے مت ڈرو آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین پھر جو کوئی لاچار ہو جائے بھوک میں لیکن گناہ پر مائل نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے
اے ایمان والو! جب تم اٹھو نماز کو تو دھو لو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور مل لو اپنے سر کو اور پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم کو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں سے آیا ہے جائے ضرور

سے یا پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو مٹی پاک کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور پورا کرے احسان تم پر تاکہ تم احسان مانو۔

اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اُوپر اور عہد اُس کا جو تم سے ٹھہرایا تھا جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سُنا اور مانا اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات۔

اے ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو عدل کرو یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔

وعدہ کیا اللہ نے ایمان والوں سے اور جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کے واسطے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور جھٹلائیں ہماری آیتیں وہ ہیں دوزخ والے

اے ایمان والو! یاد رکھو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب قصد کیا لوگوں نے کہ تم پر ہاتھ چلاویں پھر روک دیئے تم سے اُن کے ہاتھ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ ہی پر چاہیئے بھروسہ ایمان والوں کو۔

بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تو وہی ہے مسیح مریمؑ کا بیٹا تو کہہ دے پھر کس کا بس چل سکتا ہے اللہ کے آگے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کرے مسیح مریمؑ کے بیٹے کو اور اس کی ماں کو اور جتنے لوگ ہیں زمین میں سب کو اور اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے پیدا کرتا ہے جو چاہے اور اللہ تعالےٰ ہر

چیز پر قادر ہے۔

اے کتاب والو! آیا تمہارے پاس رسول ہمارا کھولتا ہے تم پر رسولوں کے انقطاع کے بعد کبھی تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس نہ آیا کوئی خوشی یا ڈر سنانیوالا سو آچکا تمہارے پاس خوشی اور ڈر سنانیوالا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ اور جہاد کرو اس کی راہ میں تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس ہو جو کچھ زمین میں ہے سارا اور اسکے ساتھ اتنا ہی اور ہو تاکہ بدلہ میں دیں اپنے قیامت کے عذاب سے تو ان سے قبول نہ اور انکے واسطے دردناک عذاب ہے۔

اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کاٹ ڈالو ان کے ہاتھ سزا میں ان کی کمائی کی تنبیہہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالٰے غالب ہے حکمت والا۔

پھر جس نے توبہ کی اپنے ظلم کے پیچھے اور اصلاح کی تو اللہ قبول کرتا ہے اس کی توبہ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور لکھ دیا ہم نے ان پر اس کتاب میں کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ اُن کے برابر پھر جس نے معاف کر دیا تو وہ گناہ سے پاک ہو گیا اور جو کوئی حکم نہ کرے اس کے موافق جو کہ اللہ نے اُتارا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔

ہم نے تجھ پر اُتاری کتاب سچی تصدیق کرنے والی سابقہ کتابوں کی اور

اور ان کے مضامین پر نگہبان سو تو حکم کر ان میں موافق اس کے جو کہ اتارا
اللہ نے اور ان کی خوشی پر مت چل سیدھا راستہ چھوڑ کر جو تیرے پاس آیا
ہر ایک کو تم میں سے دیا ہم نے ایک دستور اور راہ اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک
دین پر کر دیتا لیکن تم کو آزمانا چاہتا ہے اپنے دیئے ہوئے حکموں میں سو
تم دوڑ کر لو خوبیاں اللہ کے پاس تم سب کو پہنچنا ہے پھر جتا دے گا جس
بات میں تم کو اختلاف تھا اور یہ فرمایا کہ حکم کر ان میں موافق اس کے جو کہ
اُتارا اللہ نے اور مت چل ان کی خوشی پر اور بچتا رہ ان سے کہ تجھ کو بہکا نہ دیں
کسی ایسے حکم سے جو اللہ تعالےٰ نے اتارا تم پر پھر اگر نہ مانیں تو جان لے
کہ اللہ نے یہی چاہا ہے کہ پہنچا وے ان کو کچھ سزا ان کے گناہوں کی اور
لوگوں میں بہت نافرمان ہیں۔

اور کہتے ہیں مسلمان کہ یہ وہی لوگ ہیں جو قسمیں کھاتے تھے اللہ کی کہ
ہم تمہارے ساتھ ہیں برباد گئے ان کے عمل پھر رہ گئے نقصان میں
تمہارا رفیق تو وہی اللہ ہے اور اس کا رسول اور جو ایمان والے ہیں
جو کہ قائم ہیں نماز پر اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور عاجزی کرنے والے ہیں۔

اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو
تو اللہ کی جماعت وہی سب پر غالب ہے۔

اے ایمان والو! مت بناؤ ان لوگوں کو جو ٹھہراتے ہیں تمہارے دین کو
ہنسی اور کھیل وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے تم سے پہلے اور نہ کافروں کو اپنا
دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے۔

اور جب تم پکارتے ہو نماز کے لئے تو ٹھہراتے ہیں اسکو ہنسی اور کھیل یہ
اس واسطے کہ وہ بیعقل لوگ ہیں۔

تو کہہ کہ اے کتاب والو کیا ضد ہے تم کو ہم سے مگر یہی کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو نازل ہوا ہم پر اور جو پہلے نازل ہو چکا اور یہی کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔

تو کہہ میں تم کو بتلاؤں ان میں سے کس کی بُری جزا ہے اللہ کے ہاں وہی جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس پر غضب نازل کیا اور ان میں سے بعضوں کو بند کر دیا اور بعضوں کو سُور بنا دیا اور جنہوں نے شیطان کی بندگی کی وہی بدتر لوگ ہیں درجہ میں اور بہت بہکے ہوئے راہ راست سے۔

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور حالت یہ ہے کہ کافر ہی آئے تھے اور کافر ہی چلے گئے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ چھپائے ہوئے تھے۔

اور تو دیکھے گا بہتوں کو ان میں سے کہ دوڑتے ہیں گناہ پر اور ظلم اور حرام کھانے پر بہت بُرے کام ہیں جو کر رہے ہیں۔

کیوں نہیں منع کرتے ان کے درویش اور علماء گناہ کی بات کہنے ہیں اور حرام کھانے سے بہت ہی بُرے عمل ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

اے رسولؐ پہنچا دے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے اگر ایسا نہ کیا تو تو نے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام اور اللہ تجھ کو بچا لے گا لوگوں سے بیشک اللہ راستہ نہیں دکھلاتا قوم کفار کو۔

بیشک جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور فرقہ صابی اور نصاریٰ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور روزِ قیامت پر اور عمل کرے نیک نہ اُن پر ڈر ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔

بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ ہے تین میں کا ایک حالانکہ کوئی معبود

نہیں بجز ایک معبود کے اور اگر نہ باز آئیں گے اس بات سے کہ کہتے ہیں تو بے شک پہنچے گا ان میں سے کفر پر قائم رہنے والوں کو عذاب دردناک۔

کیوں نہیں توبہ کرتے اللہ کے آگے اور گناہ بخشواتے اس سے اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

تُو کہہ دے کیا تم ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے بُرے کی اور بھلے کی اور اللہ وہی ہے سُننے والا اور جاننے والا۔

تو کہہ اے اہل کتاب مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں ناحق کا اور مت چلو ان لوگوں کے خیالات پر جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کر گئے اور بھٹک گئے سیدھے راہ سے۔

اے ایمان والو مت حرام ٹھہراؤ وہ لذیذ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

اے ایمان والو! یہ جو ہے شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے۔ سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول صلعم کا اور بچتے رہو پھر اگر تم پھر جاؤ گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف پہنچا دینا ہے کھول کر۔

اے ایمان والو! البتہ تم کو آزمائے گا اللہ ایک بات سے اس شکار میں کہ جس پر پہنچتے ہیں ہاتھ تمہارے اور نیزے تمہارے تاکہ معلوم کرے اللہ کون اس سے ڈرتا ہے بن دیکھے پھر جس نے زیادتی کی اس کے بعد تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

حلال ہوا تمہارے لئے دریا کا شکار اور دریا کا کھانا تمہارے فائدے

کے واسطے اور سب مسافروں کے اور حرام ہوا تم پر جنگل کا شکار جب تک تم احرام میں رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے پاس تم جمع ہو گے۔

جان لو کہ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے اور بے شک اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

رسول صلعم کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا اور اللہ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو۔

کہہ دے کہ برابر نہیں ناپاک اور پاک اگرچہ تجھ کو بھلی لگے ناپاک کی کثرت سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقلمندو تاکہ تمہاری نجات ہو۔

اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتیں کہ اگر تم پر کھولی جائیں۔ تو تم کو بُری لگیں اور اگر پوچھو گے یہ باتیں ایسے وقت میں کہ قرآن نازل ہو رہا ہے۔ تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ تعالےٰ نے ان سے درگزر کی اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا تحمل والا ہے۔

اے ایمان والو تم پر اپنی جان کا فکر لازم ہے جو کوئی گمراہ ہو تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جب کہ تم سیدھے راستہ پر ہو تم سب کو اللہ تعالےٰ کے پاس لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تم کو جتلائے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے یہ دن ہے کہ کام آئیگا سچوں کے ان کا سچ ان کے لئے ہے باغ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں رہا کریں گے انہی میں ہمیشہ اللہ راضی ہوا اُن سے اور وہ راضی ہوئے اس سے یہی ہے بڑی کامیابی۔

اللہ ہی کے لئے سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور کہتے ہیں کیوں نہیں اُترا اس پر کوئی فرشتہ اور اگر ہم اُتاریں فرشتہ

تو طے ہو جائے قصہ پھر ان کو مہلت بھی نہ ملے۔
اگر ہم رسول بنا کر بھیجتے کسی فرشتہ کو تو وہ بھی آدمی ہی کی صورت میں ہوتا۔ اور ان کو اسی شبہ میں ڈالتے جس میں اب پڑ رہے ہیں۔
تو کہہ دے کیا اور کسی کو بناؤں اپنا مددگار اللہ کے سوا جو بنانے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور وہ سب کو کھلاتا ہے اور اُس کو کوئی نہیں کھلاتا کہہ دے مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے حکم مانوں اور تو ہرگز نہ ہو شرک کرنے والا۔
تو کہہ میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی ایک بڑے دن کے عذاب سے۔
تُو پوچھ سب سے بڑا گواہ کون ہے کہہ دے اللہ تعالےٰ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان اور اُترا ہے مجھ پر یہ قرآن تاکہ تم کو اس سے خبردار کر دوں اور جس کو یہ پہنچے۔ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ معبود اور بھی ہیں تو کہہ دے کہ میں تو گواہی نہ دوں گا کہہ دے وہی ہے معبود ایک اور میں بیزار ہوں تمہارے شرک سے۔
جنکو ہم نے دی ہے کتاب وہ پہچانتے ہیں اسکو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو جو لوگ نقصان میں ڈال چکے اپنی جانوں کو اور وہی ایمان بھی نہیں لاتے۔
اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ تعالےٰ پر بہتان باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے بلاشبہ ظالموں کو بھلائی نصیب نہیں ہوتی۔
تباہ ہوئے وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ جانا ملنا اللہ کا یہاں تک کہ جب آ پہنچے گی ان پر قیامت اچانک تو کہیں گے اے افسوس کیسی کوتاہی ہم

نے اس میں کی اور وہ اُٹھائیں گے بوجھ اپنی پیٹھوں پر خبردار ہوجاؤ
کہ بُرا بوجھ ہے جسکو وُہ اُٹھائیں گے۔
ہم کو معلوم ہے کہ تجھ کو غم میں ڈالتی ہیں اُن کی باتیں سو وہ تجھ کو نہیں
جھٹلاتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔
اور جھٹلائے گئے ہیں بہت سے رسول تجھ سے پہلے پس صبر کرتے رہے
جھٹلانے پر اور ایذا پر یہاں تک کہ پہنچی ان کو مدد ہماری اور کوئی نہیں بدل
سکتا اللہ کی باتیں اور تجھ کو پہنچ چکے ہیں کچھ حالات رسولوں کے۔
مانتے وہی ہیں جو سُنتے ہیں مردوں کو زندہ کرے گا اللہ پھر اس کی
طرف لائے جائیں گے۔
اور جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتوں کو وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں
میں جسکو چاہے اللہ گمراہ کرے اور جسکو چاہے ڈال دے سیدھی راہ پر
اور ہم نے رسول بھیجے تھے بہت سی اُمتوں پر تجھ سے پہلے پھر ان کو
پکڑا ہم نے سختی میں اور تکلیف میں تاکہ وہ گڑگڑائیں۔
تو کہہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس ہیں خزانے اللہ کے اور نہ
جانوں غیب کی بات اور نہ میں کہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اسی
پر چلتا ہوں جو میرے پاس اللہ کا حکم آتا ہے تو کہہ دے کب برابر ہو
سکتا ہے اندھا اور دیکھنے والا سو کیا تم غور نہیں کرتے۔
اور جب آویں تیرے پاس ہماری آیتوں کے ماننے والے تو کہہ دے
تو سلام ہے تم پر لکھ لیا ہے تیرے رب نے اپنے اوپر رحمت کو کہ جو
کوئی کرے تم میں سے برائی ناواقفیت سے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور
نیک ہوجائے تو بات یہ ہے کہ وہ ہے بخشنے والا مہربان۔

تو کہہ دے مجھ کو روکا گیا ہے اس سے کہ بندگی کروں ان کی جن کو پکارتے ہو تم اللہ کے سِوا تو کہہ میں نہیں چلتا تمہاری خوشی پر بیشک اب تو میں بہک جاؤں گا اور نہ ہونگا ہدایت پانے والوں میں۔

تو کہہ دے کہ مجھ کو شہادت پہنچی میرے رب کی اور تم نے اس کو جھٹلایا میرے پاس نہیں جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو حکم کسی کا نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے بیان کرتا ہے حق بات اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنیوالا ہے

تو کہہ اگر ہوتی میرے پاس وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو طے ہو چکا ہوتا جھگڑا درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور اللہ تعالےٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

اور اسی کے پاس کنجیاں ہیں غیب کی کہ ان کو کوئی نہیں جانتا اس کے سوا اور وہ جانتا ہے جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے اور نہیں جھڑتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے اس کو اور نہیں گرتا کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتاب مبین میں ہے۔

اور وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں اور جانتا ہے جو کچھ کہ تم کر چکے ہو دن میں پھر تم کو اُٹھا دیتا ہے اس میں تاکہ پورا ہو وعدہ جو مقرر ہو چکا ہے پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے پھر خبر دے گا تم کو اس کی جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔

اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان یہاں تک کہ جب آ پہنچے تم میں سے کسی کو موت تو قبضہ میں لے لیتے ہیں اس کو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔

پھر پہنچائے جائیں گے اللہ کی طرف جو مالک ہے ان کا سچا سُن رکھو حکم

اسی کا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔
تو کہہ کون تم کو بچا لاتا ہے خبگل کے اندھیروں سے اور دریا کے اندھیروں سے اس وقت میں کہ پکارتے ہو تم اس کو گڑگڑا کر اور چپکے سے کہ اگر ہم کو بچا لیوے اس بلا سے تو البتہ ہم ضرور احسان مانیں گے۔
تو کہہ دے اللہ تم کو بچاتا ہے اس سے اور ہر سختی سے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔
ہر ایک خبر کا ایک وقت مقرر ہے اور قریب ہے کہ اس کو جان لو گے۔
اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو اور ڈرتے رہو اللہ سے اور وہی ہے جس کے سامنے تم سب اکٹھے ہو گے۔
اور یاد کر جب کہا ابراہیمؑ نے اپنے باپ آذر کو تو کیا مانتا ہے بُتوں کو خدا میں دیکھتا ہوں کہ تو اور تیری قوم صریح گمراہ ہیں۔
اور یہ قرآن کتاب ہے جو کہ ہم نے اُتاری برکت والی تصدیق کرنے والی ان کو جو اس سے پہلے ہیں اور تاکہ تو ڈراوے مکّہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو اور جن کو یقین ہے آخرت کا وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور وُہ اپنی نماز سے خبردار ہیں۔
اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو باندھے اللہ پر بہتان یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی اُتری حالانکہ اُس پر وحی نہیں اُتری کچھ بھی اور جو کہے کہ میں بھی اُتارتا ہوں مثل اس کے جو اللہ نے اُتارا اور اگر تو دیکھے جس وقت کہ ظالم ہوں موت کی سختیوں میں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہیں کہ نکالو اپنی جانیں آج تم کو بدلے میں ملے گا ذلّت کا عذاب اس سبب سے کہ تم کہتے تھے اللہ پر جھوٹی باتیں اور اسکی آیتوں سے تکبّر کرتے تھے۔

اور البتہ تم ہمارے پاس آگئے ایک ایک ہو کر جیسے ہم نے پیدا کیا تھا
تم کو پہلی بار اور چھوڑ آئے تم جو کچھ اسباب ہم نے تم کو دیا تھا اپنی پیٹھ کے
پیچھے اور ہم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ سفارش والوں کو جنکو تم بلایا
کرتے تھے۔ کہ ان کا تم میں ساجھا ہے البتہ منقطع ہو گیا تمہارا علاقہ اور
جاتے رہے جو دعوی کہ تم کیا کرتے تھے۔
اَللّٰہ ہے کہ پھوڑ نکالتا ہے دانہ اور گٹھلی نکالتا ہے مردہ سے زندہ اور
نکالنے والا زندہ سے مردہ یہ ہے اللہ پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو۔
پھوڑ نکالنے والا صبح کی روشنائی اور اس نے رات بنائی آرام کو اور
سورج اور چاند حساب کے لئے یہ اندازہ رکھا ہُوا ہے زور آور خبردار کا
اور اسی نے بنائے تمہارے واسطے ستارے کہ ان کے وسیلہ سے
راستے معلوم کرو اندھیروں میں خبگل اور دریا کے البتہ ہم نے کھول کر بیان
کر دیئے پتے ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔
اور اسی نے اُتارا آسمان سے پانی پھر نکالی ہم نے اُس سے اُگنے والی
ہر چیز پھر نکالی اس میں سے سبز کھیتی جس سے ہم نکالتے ہیں دانے ایک
پر ایک چڑھا ہُوا اور کھجور کے گابھے میں سے پھل کے گچھے جھکے ہوئے
اور باغ انگور کے اور زیتون کے اور انار کے آپس میں ملتے جلتے اور جدا
جُدا بھی دیکھو ہر ایک درخت کے پھل کو جب وہ پھل لاتا ہے اور اس
کے پکنے کو ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے واسطے۔
اور ٹھہراتے ہیں اللہ تعالےٰ کے شریک جنوں کو حالانکہ اُس نے اُن کو
پیدا کیا اور تراشتے ہیں اس کے واسطے بیٹے اور بیٹیاں جہالت سے
وہ پاک ہے اور بہت دُور ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

نئی طرح بنانے والا آسمان اور زمین کا کیونکر ہو سکتا ہے اس کے بیٹا حالانکہ اس کے عورت نہیں ہے اور اُسی نے بنائی ہر چیز اور وہ ہر چیز سے واقف ہے۔

یہی اللہ تمہارا رب ہے نہیں ہے معبود سوا اس کے پیدا کرنے والا ہر چیز کا سو تم اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر کارساز ہے۔

نہیں پاسکتیں اس کو آنکھیں اور وہ پا سکتا ہے آنکھوں کو اور وہ نہایت لطیف اور خبردار ہے۔

تو چل اس پر جو حکم تجھ کو آوے تیرے رب کا کوئی معبود نہیں سوا اس کے اور مشرکوں سے مُنہ پھیر لے۔

اور اگر اللہ چاہتا تو وُہ لوگ شرک نہ کرتے اور ہم نے نہیں کیا تم کو اُن پر نگہبان اور نہیں ہے تو ان پر داروغہ۔

اگر ہم اُتاریں اُن پر فرشتے اور وہ باتیں کریں اُن سے مُردے اور زندہ کر دیں ہم ہر چیز کو اُن کے سامنے تو بھی یہ لوگ ہرگز ایمان لانیوالے نہیں مگر یہ کہ چاہے اللہ لیکن ان میں اکثر جاہل ہیں۔

اور کیا سبب کہ تم نہیں کھاتے اس جانور میں سے کہ جس پر نام لیا گیا ہے اللہ تعالےٰ کا اور وہ واضح کر چکا ہے جو کچھ کہ اس نے تم پر حرام کیا ہے مگر جب مجبور ہو جاؤ اس کے کھانے پر اور بہت لوگ بہکاتے پھرتے ہیں اپنے خیالات پر بغیر تحقیق تیرا رب ہی خوب جانتا ہے جو حد سے بڑھنے والے ہیں۔

اور چھوڑ دو کھُلا ہوا گناہ اور چھپا ہُوا اور جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔

اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہیں لیا گیا اللہ تعالےٰ کا اور یہ کھانا گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے تا کہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے اُن کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہوئے اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی آیئت تو کہتے ہیں کہ ہم ہر گز نہ مانیں گے جب تک کہ نہ دیا جائے ہم کو جیسا کچھ کہ دیا گیا ہے اللہ تعالےٰ کے رسولوں کو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے اس موقع کو جہاں بھیجے اپنے پیغام عنقریب پہنچے گی گنہگاروں کو ذلّت اللہ کے ہاں سے اور سخت عذاب اس وجہ سے کہ وہ مکر کرتے تھے۔

سو جس کو اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ ہدائیت کرے تو اس کے سینہ کو کھول دیتا ہے اسلام قبول کرنے کے لئے اور جس کو چاہتا ہے کہ گمراہ کرے کر دیتا ہے اُس کے سینہ کو تنگ نہائیت ہی گویا وہ زور کے ساتھ چڑھتا ہے آسمان پر اسی طرح ڈالے گا اللہ تعالےٰ عذاب کو ایمان نہ لانے والوں پر۔

اور جس دن جمع کرے گا ان سب کو فرمائے گا اے جماعت جنّات کی تم نے بہت کچھ تابع کر لئے اپنے آدمیوں میں سے اور کہینگے ان کے دوستدار آدمیوں سے اے رب ہمارے کام نکالا ہم میں ہر ایک نے دوسرے سے اور ہم پہنچے اس وعدہ کو جو تُو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا فرمائے گا آگ ہے گھر تمہارا رہا کرو گے اسی میں مگر جب چاہے اللہ تعالےٰ البتہ تیرا رب حکمت والا خبردار ہے۔

اے جماعت جنوں کی اور انسانوں کی کیا نہیں پہنچے تھے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے کہ سُناتے تھے تم کو میرے حکم اور ڈراتے تھے تم کو

اِس دن کے پیش آنے سے کہیں گے کہ ہم نے اقرار کر لیا اپنے گناہ کا اور اُن کو دھوکا دیا دُنیا کی زندگی نے اور قائل ہو گئے اپنے اوپر اس بات کے کہ وہ کافر تھے۔

یہ اس واسطے کہ تیرا رب ہلاک کرنے والا نہیں بستیوں کو اُن کے ظلم پر اور وہاں کے لوگ بے خبر ہوں۔

اور ٹھہراتے اللہ کا اُس کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مواشی میں ایک حصّہ پھر کہتے ہیں یہ حصّہ اللہ کا ہے اپنے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے سو جو حصّہ ان کے شریکوں کا ہے وہ نہیں پہنچتا اللہ کی طرف اور جو اللہ کا ہے وہ پہنچ جاتا ہے ان کے شریکوں کی طرف کیا ہی برا انصاف کرتے ہیں۔

اور کہتے ہیں کہ یہ مواشی اور کھیتی ممنوع ہے اور اس کو کوئی نہ کھاوے مگر جس کو چاہیں ان کے خیال کے موافق اور بعضے مواشی کی پیٹھ پر چڑھنا حرام کیا اور بعض مواشی کے ذبح کے وقت نام نہیں لیتے اللہ تعالےٰ کا اللہ تعالےٰ پر بہتان باندھ کر عنقریب وہ سزا دے گا اُن کو اُن کے اُس جھوٹ کی۔

اُسی نے پیدا کئے باغ جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی کہ مختلف ہیں ان کے پھل اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو ایک دوسرے کے مشابہ اور جُدا جُدا بھی کھاؤ ان کے پھل میں سے جس وقت پھل لاویں اور ادا کرو ان کا حق جس دن کہ اُن کو کاٹو اور بے جا خرچ نہ کرو اسکو خوش نہیں آتے بے جا خرچ کرنے والے۔

پیدا کئے مواشی میں بوجھ اُٹھانے والے اور زمین سے لگے ہوئے کھاؤ اللہ تعالےٰ کے رزق میں سے اور مت چلو شیطان کے قدموں پر وہ تمہارا صریح دُشمن ہے۔

تو کہہ کہ میں نہیں پاتا اس وحی کو کہ مجھ کو پہنچی ہے کسی چیز کو حرام کھانے والے پر جو اس کو کھاوے مگر یہ کہ وہ چیز مُردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سُور کا گوشت کہ وہ ناپاک ہے یا ناجائز ذبیحہ جس پر نام پکارا جائے سوا اللہ تعالےٰ کے کسی اور کا پھر جو کوئی بھوک سے بے اختیار ہو جائے نہ زیادتی کرے اور نہ نافرمانی کرے تو بھی تیرا رب بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

یہودیوں پر ہم نے حرام کیا تھا ہر ایک ناخن والا جانور اور گائے اور بکری میں سے حرام کی تھی ان کی چربی مگر جو لگی ہو پشت پر یا انتڑیوں پر یا جو چربی کہ ملی ہو ہڈی کے ساتھ یہ ہم نے ان کو سزا دی تھی ان کی شرارت پر اور ہم سچ کہتے ہیں۔

پھر اگر تجھ کو جھٹلاویں تو کہہ دے کہ تمہارے رب کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور نہیں ٹلے گا اس کا عذاب گنہگاروں سے۔

اب کہیں گے مشرک اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو شرک نہ کرتے ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم حرام کر لیتے کوئی چیز اسی طرح جھٹلایا کئے اُن سے اگلے یہاں تک کہ اُنہوں نے چکھا ہمارا عذاب تو کہہ کہ کچھ علم بھی ہے تمہارے پاس کہ اس کو ہمارے آگے ظاہر کرو۔ تم تو نِری اٹکل پر چلتے ہو اور صرف تخمینے ہی کرتے ہو۔

تو کہہ دے کہ بس اللہ تعالےٰ کا الزام پورا ہے سو اگر وہ چاہتا تو تم

سب کو ہدایت کر دیتا۔

تُو کہہ کہ لاؤ اپنے گواہ جو گواہی دیں اس بات کی کہ اللہ تعالےٰ نے حرام کیا ہے ان چیزوں کو پھر اگر وہ ایسی گواہی دیں بھی تو تو نہ اعتبار کر ان کا اور نہ چل اُن کی خوشی پر جنہوں نے جھٹلایا ہمارے حکموں کو اور جو یقین نہیں کرتے آخرت کا وہ اپنے رب کے برابر کرتے ہیں اَوروں کو۔

تُو کہہ تم آؤ میں سُنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور اُن کو اور پاس نہ جاؤ بے حیائی کے کام کے جو ظاہر ہو اس میں سے اور جو پوشیدہ ہو اور مار نہ ڈالو اس جان کو جس کو حرام کیا ہے اللہ تعالےٰ نے مگر حق پر تم کو یہ حکم کیا ہے تا کہ تم سمجھو۔

اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر اس طرح سے کہ بہتر ہو یہاں تک کہ وُہ پہنچ جائے اپنی جوانی کو اور پورا کرو ماپ اور تول کو انصاف سے ہم کسی کے ذمہ وہی چیز لازم نہیں کرتے جس کی اُس کو طاقت نہ ہو اور جب بات کہو تو حق کی کہو اگر وہ اپنا قریبی ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو تم کو یہ حکم کر دیا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

اور حکم کیا کہ یہ راہ ہے میری سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو اَور راستوں پر کہ وہ تم کو جُدا کر دیں گے اللہ تعالےٰ کے راستہ سے اور یہ حکم کر دیا ہے تم کو تا کہ تم بچتے رہو۔

اور یہ کتاب ہے کہ ہم نے اُتاری برکت والی سو اس پر چلو اور رہو ڈرتے تا کہ تم پر رحمت ہو۔

اور حکم کیا کہ یہ راہ ہے میری سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو دوسرے راستوں پر کہ وہ تم کو جدا کر دیں گے اللہ تعالیٰ کے راستہ سے اور یہ حکم کر دیا ہے تم کو تاکہ تم بچتے رہو۔

اور یہ کتاب ہے کہ ہم نے اُتاری برکت والی سو اس پر چلو اور ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت ہو۔

یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر اُترتی کتاب تو ہم تو راہ پر چلتے اُن سے بہتر سو آچکی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت اب اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو جھٹلاوے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کتراتے ہیں بُرا عذاب ہے بدلے میں اس کترانے کے۔

کاہے کی راہ دیکھتے ہیں لوگ مگر یہی کہ اُن پر آئیں فرشتے یا آئے تیرا رب یا آئے کوئی نشانی تیرے رب کی جس دن آئے گی ایک نشانی تیرے رب کی کام نہ آئے گا کسی کے اس کا ایمان لانا جو کہ پہلے سے ایمان نہ لایا تھا۔ یا اپنے ایمان میں کچھ نیکی نہ کی تھی تو کہہ دے تم راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں۔

جو کوئی لاتا ہے ایک نیکی تو اُس کے لئے اُس کا دس گنا ہے اور جو کوئی لاتا ہے ایک برائی سو سزا پائے گا اسی کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

تو کہہ دے مجھ کو سمجھائی میرے رب نے راہ سیدھی دین صحیح ملّت ابراہیمؑ کی جو ایک ہی طرف کا تھا اور نہ تھا شرک کرنے والوں میں۔

تو کہہ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا۔

کوئی نہیں اس کا شریک اور یہی مجھ کو حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔

یہ کتاب اتری ہے تجھ پر سو چاہیئے کہ تیرا جی تنگ نہ ہو اس کے پہنچانے سے تاکہ تو ڈرائے اس سے اور نصیحت ہو ایمان والوں کو۔
اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر صورتیں بنائیں تمہاری پھر حکم کیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو پس سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نہ تھا سجدہ والوں میں۔
کہا تجھ کو کیا مانع تھا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے حکم دیا بولا میں اس سے بہتر ہوں مجھ کو تو نے بنایا آگ سے اور اُسکو بنایا مٹی سے۔
کہا تو اُتر یہاں سے تو اس لائق نہیں کہ تکبر کرے یہاں پس باہر نکل تو ذلیل ہے۔
اور جب کرتے ہیں کوئی بُرا کام تو کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا اسی طرح اپنے باپ دادوں کو اور اللہ تعالےٰ نے بھی ہم کو حکم کیا ہے تو کہہ دے کہ اللہ تعالےٰ حکم نہیں کرتا بُرے کام کا کیوں لگاتے ہو اللہ تعالےٰ کے ذمے وہ باتیں جو تم کو معلوم نہیں۔
تو کہہ دے کہ میرے رب نے حکم کر دیا انصاف کا اور سیدھے کرو اپنے مُنہ ہر نماز کے وقت اور پکارو اُس کو خالص اس کے فرمانبردار ہو کر جیسا تم کو پہلے پیدا کیا دوسری بار بھی پیدا ہو گے۔
اے اولادِ آدمؑ کی لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت اور کھاؤ اور پیئو اور بیجا خرچ نہ کرو اس کو خوش نہیں آتے بیجا خرچ کرنے والے۔
تو کہہ کس نے حرام کیا اللہ تعالےٰ کی زینت کو جو اس نے پیدا کی ہے اپنے بندوں کے واسطے اور سُتھری چیزیں کھانے کی تو کہہ یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے واسطے ہیں دُنیا کی زندگی میں خالص انہی کے لئے ہیں قیامت کے دِن اسیطرح ہم سمجھنے والوں کیلئے مفصّل آیات بیان کرتے ہیں۔

تو کہہ دے میرے رب نے حرام کیا ہے صرف بے حیائی کی باتوں کو
جو ان میں کھُلی ہوئی ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور گناہ کو اور ناحق زیادتی
کو اور اس بات کا کہ شریک کرو اللہ تعالےٰ کا ایسی چیز کو کہ جس کی اس
نے سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ لگاؤ اللہ تعالےٰ کے ذمہ وہ باتیں
جو تم کو معلوم نہیں۔

اے اولاد آدمؑ کی اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم ہیں سے کہ سنائیں
تم کو آیتیں میری تو جو کوئی ڈرے اور نیکی پکڑے تو خوف نہ ہوگا ان پر
اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

بیشک جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور ان کے مقابلہ میں تکبّر
کیا نہ کھولے جائیں گے ان کے لئے دروازے آسمان کے اور نہ داخل
ہوں گے جنّت میں یہاں تک کہ گھُس جائے اُونٹ سوئی کے ناکے میں
اور ہم یوں بدلہ دیتے ہیں گنہگاروں کو۔

اور پکاریں گے جنّت والے دوزخ والوں کو کہ ہم نے پایا جو ہم سے
وعدہ کیا تھا ہمارے رب نے سچّا وہ کہیں گے کہ ہاں پھر پکارے گا ایک
پکارنے والا ان کے بیچ میں کہ اللہ کی لعنت ہے ان ظالموں پر۔

جو روکتے تھے اللہ تعالےٰ کی راہ سے اور ڈھونڈھتے تھے اس میں
کجی اور وہ آخرت سے منکر تھے۔

اور دونوں کے بیچ میں ہوگی ایک دیوار اور اعراف کے اوپر مرد ہوں
گے کہ پہچان لیں گے ہر ایک کو اس کی نشانی سے اور وہ پکاریں گے جنّت
والوں کو کہ سلامتی ہے تم پر وہ ابھی جنّت میں داخل نہیں ہوئے اور وُہ
اُمیدوار ہیں۔

اور جب پھرے گی اُن کی نگاہ دوزخ والوں کی طرف تو کہیں گے اے رب ہمارے مت کر ہم کو گنہگار لوگوں کے ساتھ۔

اور پکاریں گے اعراف والے ان لوگوں کو ان کو پہچانتے ہیں ان کی نشانی سے کہیں گے نہ کام آئی تمہارے جماعت تمہاری اور جو تم تکبر کیا کرتے تھے۔

اور پکاریں گے دوزخ والے جنت والوں کو کہ بہاؤ ہم پر تھوڑا سا پانی یا کچھ اس میں سے جو روزی تم کو دی اللہ تعالےٰ نے کہیں گے اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کو روک رکھا ہے کافروں سے۔

جنہوں نے ٹھہرایا اپنا دین تماشہ اور کھیل اور دھوکے میں ڈالا اُن کو دنیا کی زندگی نے سو آج ہم اُن کو بھلا دیں گے جیسا انہوں نے بھلا دیا اس دِن کے ملنے کو اور جیسا کہ وہ ہماری آیتوں سے منکر تھے۔

اور ہم نے ان لوگوں کے پاس پہنچا دی ہے کتاب جسکو مفصّل بیان کیا ہے ہم نے خبرداری سے راہ دکھانے والی اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔

بیشک تمہارا رب اللہ تعالےٰ ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین چھ دن میں پھر قرار پکڑا عرش پر اُڑھاتا ہے رات پر دن کو کہ وُہ اُس کے پیچھے لگا آتا ہے دوڑتا ہوا اور پیدا کئے سورج اور چاند تارے تابعدار اپنے حکم کے سُن لو اُسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم فرمانا بڑی برکت والا ہے اللہ تعالےٰ جو رب ہے سارے جہان کا۔

پکارو تم اپنے رب تعالےٰ کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے اس کو خوش نہیں آتے حد سے بڑھنے والے۔

اور مت خرابی ڈالو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد اور پکارو اس کو ڈر اور توقع سے بیشک اللہ تعالےٰ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے۔

اور وہی ہے کہ چلاتا ہے ہوائیں خوشخبری لانے والی مینہ سے پہلے یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں اُٹھا لاتی ہیں بھاری بادلوں کو تو ہانک دیتے ہیں ہم اس بادل کو ایک شہر مردہ کی طرف پھر ہم اتارتے ہیں اس بادل سے پانی پھر اس سے نکالتے ہیں سب طرح کے پھل اسی طرح ہم نکالینگے مُردوں کو تاکہ تم غور کرو۔

کیا تم کو تعجب ہُوا کہ آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے ایک مرد کی زبانی جو تم ہی میں سے ہے تاکہ وہ تم کو ڈرائے اور تاکہ تم بچو اور تاکہ تم پر رحم ہو۔

کہا تم پر واقع ہو چکا ہے تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور غصّہ کیوں جھگڑتے ہو مجھ سے ان ناموں پر کہ رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہاروں نے نہیں اُتاری اللہ تعالےٰ نے ان کی کوئی سند سو منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

اور بھیجا لوطؑ کو جب کہا اس نے اپنی قوم کو کیا کرتے ہیں ایسی بے حیائی کہ تم سے پہلے نہیں کیا اس کو کسی نے جہان میں۔

اور مدین کی طرف بھیجا ان کے بھائی شعیبؑ کو۔ بولا اے میری قوم تم بندگی کرو اللہ تعالےٰ کی کوئی نہیں تمہارا معبود اس کے سوا تمہارے پاس پہنچ چکی ہے دلیل تمہارے رب کی طرف سے سو پوری کرو ناپ اور تول اور مت گھٹا کر دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور مت خرابی ڈالو زمین میں اس

کی اصلاح کے بعد یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان والے ہو۔
اور مت بیٹھو راستوں پر کہ ڈراؤ اور روکو اللہ کے راستہ سے اس کو جو ایمان لائے اس پر اور ڈھونڈو اس میں عیب اور یاد کرو جب کہ تھے تم بہت تھوڑے پھر تم کو بڑھا دیا اور دیکھو کیا ہوا انجام فساد کرنے والوں کا۔

اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی کہ نہ پکڑا ہو ہم نے وہاں کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں تاکہ وہ گڑگڑائیں پھر بدل دی ہم نے برائی کی جگہ بھلائی یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے اور کہنے لگے کہ پہنچتی رہی ہے ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی پھر پکڑا ہم نے ان کو ناگہاں اور وہ بے خبر تھے۔
وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی اُمی ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ حکم کرتا ہے ان کو نیک کام کا اور منع کرتا ہے بُرے کام سے اور حلال کرتا ہے ان کے لئے سب پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں اور اُتارتا ہے اُن پر سے اُن کے بوجھ اور وہ قیدیں جو ان پر تھیں سو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی رفاقت کی اور اس کی مدد کی اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اُترا ہے وہی لوگ مراد کو پہنچے ہیں۔
تو کہہ اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف جس کی حکومت ہے آسمانوں اور زمین میں کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ تعالےٰ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُمّی صلعم پر جو کہ یقین رکھتا ہے اللہ تعالےٰ پر اور اس کے سب کلاموں پر اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ۔

اور پوچھ اُن سے حال اس بستی کا جو تھی دریا کنارے جب حد سے بڑھنے لگے ہفتہ کے حکم میں جب آنے لگیں ان کے پاس مچھلیاں ہفتہ کے دِن پانی کے اُوپر اور جس دن ہفتہ نہ ہو تو نہ آتی تھیں اس طرح ہم نے ان کو آزمایا اس لئے کہ وُہ نافرمان تھے۔

اور جب نکالا تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو اور اقرار کرایا اُن سے اُن کی جانوں پر کہ کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب بولے ہاں ہے ہم اقرار کرتے ہیں کبھی کہنے لگو قیامت کے دن ہم کو تو اُس کو اُس کی خبر نہ تھی۔

یا کہنے لگو کہ شرک تو نکالا تھا ہمارے باپ دادوں نے ہم سے پہلے اور ہم ہوئے ان کی اولاد ان کے پیچھے تو کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے اس کام پر جو کیا گمراہوں نے۔

جس کو اللہ تعالےٰ رستہ دے وہی رستہ پائے اور جس کو وہ بھلا دے سو وہی ہیں ٹوٹے میں۔

اور ہم نے پیدا کئے دوزخ کے واسطے بہت سے جن اور آدمی ان کے دِل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ اس سے بھی زیادہ بے راہ وہی لوگ غافل ہیں۔

اور اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں سب نام اچھے سو اس کو پکارو وہی نام کہہ کر اور چھوڑ دو ان کو جو کج راہ چلتے ہیں اس کے ناموں میں وہ بدلہ پا رہیں گے اپنے کئے کا۔

اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے

ایسی جگہ سے جہاں سے ان کو خبر بھی نہ ہو گی۔
اور میں ان کو ڈھیل دوں گا بے شک میرا داؤ پکا ہے۔
تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت کو کہ کب ہے اس کے قائم ہونے کا وقت تو کہہ اس کی خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہے وہی کھول دکھائے گا اس کو اس وقت پر وہ بھاری بات ہے آسمانوں اور زمین میں جب تم پر آئے گی تو بے خبر آئے گی تجھ سے پوچھنے لگتے کہ گویا تو اُس کی تلاش میں لگا ہُوا ہے تو کہہ دے اس کی خبر تو خاص اللہ تعالےٰ کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ شعور نہیں رکھتے۔
تو کہہ دے کہ میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے کا اور نہ بُرے کا مگر جو اللہ تعالےٰ چاہے اور اگر میں جان لیا کرتا غیب کی بات تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھ کو برائی کبھی بھی نہ پہنچتی میں تو بس ڈر اور خوشخبری سُنانیوالا ہوں ایمان دار لوگوں کو۔
اور اگر اُبھارے تجھ کو شیطان کی چھیڑ تو پناہ مانگ اللہ تعالےٰ سے کیونکہ وہی سُننے والا اور جاننے والا ہے۔
اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُس کی طرف کان لگائے رہو اور چُپ رہو تاکہ تم پر رحم کرو۔
اور یاد کرتا رہے اپنے رب کو اپنے دِل میں گڑگڑاتا ہُوا اور ڈرتا ہوا اور ایسی آواز سے جو کہ پکار کر بولنے سے کم ہو صبح کے وقت اور شام کے وقت اور بے خبر نہ رہو۔
اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں کفار سے مٹھ بھیڑ ہو تو مت پھیرو اُن سے پیٹھ۔

اَحکام نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم

کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے والا خداوند کریم کے ہاں ایسا ہے جیسے کہ اُس نے اپنی تمام عمر اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور خدمت میں گزاری ہو۔

تم ہر اپنے بھائی کی مدد کرنا لازم ہے خواہ تمہارا بھائی ظالم ہو یا مظلوم مظلوم کی مدد یہ ہے کہ اُس کو ظالم کے پنجہ سے نجات دلائی جائے۔ اور ظالم کی مدد اُس کو ظلم سے باز رکھ کر کی جائے۔

جس مسلمان کو اپنے بھائی کا فکر نہ ہو تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے اللہ تعالےٰ کے ہاں کسی مسلمان بھائی کا دل خوش کر دینے سے بڑی کوئی عبادت نہیں ہے۔

ایمان کے بعد اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔

السلام علیکم کہنے سے جو کوئی بات کرے اُس کا اُس وقت تک جواب نہ دو جب تک وہ السلام علیکم نہ کہہ لے۔

السلام علیکم میں پہل کرنے والے کو تیس نیکیاں اور جواب دینے والے کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں درج کی جاتی ہیں۔

دو مصافحہ کرنے والے بھائیوں کے درمیان ستر رحمتیں اس طرح تقسیم کی جاتی ہیں کہ انہتر رحمتیں تو خندہ پیشانی والے اور کشادہ رو کو ملتی ہیں اور صرف ایک رحمت دوسرے کو۔

ھمسائیگی کے حق کی حد درجہ بدرجہ چالیس گھروں تک مقرر ہے یعنی چاروں طرف چالیس چالیس گھر ایکدوسرے کے ہمسائے ہیں۔

ھمسایہ کے ساتھ احسان کرنا چاہئے صرف اتنا کافی نہیں کہ اُس کو ستایا نہ جائے۔

قیامت کے روز غریب آدمی امیر ہمسایہ کا دامن پکڑ ہوا ہوگا۔

کسی کی مزاج پرسی کرنے کے بعد اُس کی دلجوئی نہ کرنا نفاق کی علامت ہے

ھمسائیگی کے حقوق میں کافر ہمسایہ کا حق اگر ایک حصّہ ہے تو اُسکے مقابلہ میں مسلمان ہمسایہ کا دوگنا اور رشتہ دار ہمسایہ کا تین گنا ہے۔

پڑوسی کے کُتّے کو بھی نہ مارو کیونکہ اس سے پڑوسی کو بھی تکلیف ہوتی ہے

اگرچہ کوئی مسلمان تمام رات عبادت میں گزارے اور تمام دن روزہ رکھے لیکن پڑوسی کو ستانے والا بہشت میں نہ جائیگا۔

وُہ شخص مسلمان نہیں جس کے پڑوسی اُس کے شر سے بے خوف نہ ہوں یہ تخصیص نہیں کہ اُس کا ہمسایہ مسلمان ہے یا کافر۔

خُدا تعالےٰ جس شخص پر رحمت کرتا ہے اُس کو ہمسائیگی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا۔ یہ حدیث حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر بیان فرمائی۔

اپنوں سے نیکی کے ساتھ پیش آنا درازیٔ عمر اور رزق کی فراخی کا سبب ہوتی ہے۔

السلام علیکم میں سبقت کرنا مسلمان کی ناراضگی دور ہونے کا موجب ہوتی ہے۔

ہر قوم کے معزز آدمی کی تعظیم کرنا مسلمان پر لازم ہے۔

جب تو کسی میّت کے ہمراہ قبرستان میں جائے تو میت کے غم سے اپنا زیادہ غم کر اور یہ بات اپنے ذہن میں رکھ کہ وہ تو موت کا شکار ہو چکا اسی طرح میں نے بھی موت کا مزہ چکھنا ہے وہ موت کے ڈر سے نکل گیا اور مجھ پر موت آنا باقی ہے۔

بوڑھوں کی ہمیشہ عزت کرو۔ تاکہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو تمہاری عزت کرنے کی توفیق دے۔

وہ شخص میری امت میں سے نہیں جو اپنے سے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور چھوٹوں کے ساتھ مہربانی سے پیش نہ آئے۔

تو ہر حال میں ہر کسی کے ساتھ نیکی سے پیش آ خواہ وہ نیک ہو یا بد اگر وہ نیکی کے قابل نہیں لیکن تُو تو اس قابل ہے۔

بدوں سے نیکی سے پیش آنا نیکوں کا وطیرہ ہے اور نیک آدمیوں سے برائی کرنا بُروں کا کام ہے۔

سب سے بڑا مغفرت کا سبب عوام سے کشادہ روئی اور شیریں زبان سے پیش آنا ہے۔

وہ چیز اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند نہ کر جو تجھے خود بھی پسند نہ ہو۔

مُسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ آشنا سے تین دن سے زیادہ تک ترکِ کلام نہ کرے۔

سادگی ایمانداری کی نشانی ہے۔

نیک ہو یا بد تو اپنی طاقت کے مطابق ہر ایک سے نیکی کا برتاؤ کر۔
جہاں تمہیں تہمت لگنے کا ڈر ہو وہاں سے دُور رہو اور کسی کو اپنے متعلق بدگمانی پیدا کرنے کا موقع نہ دے۔
اگر تو کچھ مرتبہ رکھتا ہے تو کسی ضرورت مند کی مدد کرنیسے دریغ نہ کر۔
غریبوں کا دوست بن اور امیروں کی مجلس سے احتراز کر۔
جس سے کسی کو تکلیف پہنچے اُس طرف اشارہ کرنا بھی ناجائز ہے اور اُس کے متعلق کوئی بات کہنا تو اور بھی بڑھ کر ہے۔
وُہ کلام حلال نہیں جسکو سن کر دوسرا شخص ڈرے یا گھبرائے۔
جب تو کسی کی سفارش کر کے کسی کی جان بخشی کرائے یا اُس کی تکلیف دُور کرادے تو اس زبانی صدقہ سے کوئی صدقہ بہتر نہیں۔
جس کے مزاج میں نرمی نہیں اُسکو نیکی کی اُمید نہیں رکھنی چاہئے۔
قبروں کی زیارت کے لئے جا کر مسلمانوں کے لئے بخشش کی دُعا کرو اور آپ عبرت حاصل کرو۔
سخاوت کرنے والا اللہ تعالےٰ سے قریب ہوگا اور آگ سے دُور ہوگا۔ جنّت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہے۔
بخل کرنے والا دوزخ سے نزدیک اور اللہ تعالےٰ اور جنت اور لوگوں سے دُور ہے۔
جب تم سفر کرنے لگو تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر بنا لو۔
تین باتیں ایسی ہیں کہ ان میں دیر کرنا مناسب نہیں۔ جب نماز کا وقت ہو جائے۔ اور جنازہ جب تیار ہو جائے اور بیوہ کے نکاح میں جب اُس کے لئے موزوں رشتہ مل جائے۔

صحت اور فراغت اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں لیکن اکثر لوگ اس سے زیان حاصل کرتے ہیں۔

جنگل میں سکونت اختیار کرنے والا علم و عقل سے تہیدست رہیگا۔ جو شکار کے تعاقب میں گیا وہ غافل ہو گیا۔

وُہ فتنے میں پڑ گیا جس نے امراء کے دروازہ پر دستک دی اور وُہ جتنا امراء سے قریب ہوا اُسی قدر خداوند کریم سے بعید ہُوا۔

زبان کی درستی ہی تمام اعضاء کی سلامتی کا ذریعہ ہے اگر زبان سیدھی رہی تو اعضاء بھی سیدھے رہیں گے۔

ھمیشہ جھگڑتے رہنا بھی ایک عذاب ہے یہ بھی گناہوں کے سبب سے ہے۔

میانہ روی کے ساتھ کھاؤ، پہنو اور خیرات کرو لیکن اس حد تک کہ تکبّر اور فضول خرچی نہ ہو۔

حصولِ مقصد کے لئے اندھے اور بہرے نہ بن جاؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کے واسطے جنّت دلانے کے ضامن ہوتے ہیں جس نے اپنی شرمگاہ اور زبان کو قابو میں رکھا۔

جس مصیبت سے عہدہ برا ہونے کی طاقت نہ ہو ایماندار انسان کو خواہ مخواہ اُس میں پھنس کر اپنے آپ کو رسوا نہ کرے یہ اُس کی شان کے خلاف ہے۔

ایماندار انسان ایک چھید سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

حلیم سختی جھیلنے کے بغیر اور حکیم تجربہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

ایمان کے دو حصّے ہیں آدھا صبر اور دوسرا آدھا شکر۔

اپنی زبان کو بند رکھنا اور اپنے گناہوں پر اللہ تعالےٰ کے دربار میں شرمندگی کا اظہار کرنا اور اپنے گھر میں قیام رکھنا نجات کا ذریعہ ہے۔

تم میں سے وہ شخص افضل ہے جس سے بھلائی ہی کی امید ہو اور اس بات کی نسبت یہ تسلی بھی ہو کہ وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ اور جس شخص سے بھلائی کی امید نہ ہو اور نہ ہی بدی کے متعلق اس کا اطمینان دلایا جا سکے وہ بدتر انسان ہے۔

کوئی مرد دوسرے مرد کے ستر مقام کو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ستر مقام کو دیکھے اسی طرح کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں بغل گیر ہو کر سوئے اسی طرح کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں بغل گیر ہو کر سونے کی مناہی کی ہے۔

واضح رہے کہ آپؐ نے ران سے کمر تک مقامِ ستر قرار دیا ہے۔

چونکہ زمانے کو تغیر و تبدل کرنے والا اللہ تعالےٰ ہی ہے اس لئے زمانہ کو برا نہ کہو۔

صبر اور ایمان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

ہر قصوروار کا اُس کے قصور کے مطابق حساب لیا جائے گا بیٹا باپ کی جگہ اور باپ بیٹے کے عوض میں قابلِ سزا نہ ہوگا۔

ظالم کی مدد کرنے والا اللہ تعالےٰ کے غضب کو خود اپنے سر لیتا ہے۔

اپنے مال و جان اور اولاد کی حفاظت میں مارا جانے والا شہادت کا درجہ پائے گا اسی طرح دینِ مبین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا بھی شہید ہے۔

کثرت سے بحث و تمحیص اور تنازعے نہ کرو کیونکہ اللہ تعالٰے کے ہاں ایسا شخص سخت کینہ ور ہے۔

ایسے چار اشخاص قابلِ مواخذہ نہیں لڑکا جب تک بالغ نہ ہو اور سویا ہوا شخص جب تک جاگ نہ جائے اور پاگل جب تک صحت یاب نہ ہو جائے اور وہ بوڑھا آدمی جس کی عقل عمر کی زیادتی کی وجہ سے جاتی رہی ہو۔

اپنے بھائی کے خط کو اُس کی اجازت کے بغیر پڑھنے والے کو آگ پر حاضر کیا جائیگا۔

ایمان اور حسد کبھی انسان کے دِل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

جُوں جوں انسان بڑھاپے کو پہنچتا ہے اُس کو مال اور عمر کی حرص میں زیادتی ہوتی ہے۔

مسلمانو! آپس میں سلام کو کثرت سے رواج دو اس سے تم میں محبت کی زیادتی ہو گی۔

ہر دین کے لئے خلق ہے اسلام کا خلق حیا ہے۔

خوفِ خدا رکھنے والا اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے برتاؤ کرنے والا بہت جلد جنّت میں داخل ہوگا۔

اِنسان کو دولت اور مرتبہ کی بلندی کی خواہش جس قدر دین کو نقصان پہنچاتے ہیں اتنا دو بھوکے بھیڑئیے بکریوں میں چھوڑے ہوئے نقصان نہیں کرتے۔

حیا والی چیز کا انجام بہت بہتر ہوگا اور جس چیز میں فواحش کا غلبہ ہوگا اُس کا انجام تباہی ہی ہے۔

خوش خلقی سے زیادہ مؤمن کے نامۂ اعمال میں قیامت کے دِن کوئی چیز وزنی نہ ہوگی اور بدزبانی کو اللہ تعالےٰ سخت ناپسند فرماتا ہے۔

تم مؤاخذہ سے بچ گئے اور امن میں رہے اگر تم مرنے کے وقت تک حاکم یا منشی یا مختار مقرر نہ ہوئے۔

حکومت نہ مانگو اگر تمہیں مانگنے سے حکومت مل بھی گئی تو اس کا تمام بوجھ تم پر ڈالا جائے گا۔ اور اگر بن مانگے حکومت مل گئی تو اس کا بوجھ تم پر نہ ہوگا۔ بلکہ غیبی امداد ہوگی۔

مظلوم کی دُعا کی قبولیت کے خدا اور اس کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا اس لئے اس سے ڈرو۔

بد دُعا اپنی جان، مال، خدام و اولاد کے لئے ہرگز نہ کیا کرو ممکن ہے کہ وہ دُعا کے قبول ہونے کا وقت ہو اور بد دُعا تمہیں نقصان دے۔

تکبیر بلند آواز سے کہنے سے احتراز کرو۔ کیونکہ تم اُس وحدہٗ لاشریک کو پکارتے ہو جو سمیع و بصیر ہے۔ اور ہر حالت میں تمہارے ساتھ ہے۔

اللہ بزرگ و برتر کو یہ بہت پسند ہے کہ اُس سے اُس کا فضل مانگا جائے لہٰذا ہمیشہ اُس کا فضل مانگا کرو۔ اور غم دُور ہونے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے فراخی ہونے تک پر امید رہنا بہت بڑی عبادت ہے۔

ہر ایک انسان کو اپنی تمام ضرورتیں اپنے خالق سے طلب کرنی چاہیئے یہاں تک معمولی سی حاجت ہو تو بھی اُسی سے طلب کرو۔

بغیر عاجزی والے دِل سے اللہ تعالےٰ کی پناہ طلب کرو۔ اور ایسی دُعا سے جو مقبول نہ ہو اور بے نفع علم اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔

محبّت دُنیا تمہیں اندھا گونگا اور بہرا کر دیتی ہے اس سے گناہوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔
جس کا اعتماد اللہ کو چھوڑ کر اپنے جیسی مخلوق پر ہو وہ لعنتی ہے۔
جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اُس کو دوزخ سے باہر نکالا جائے گا۔
ایماندار آدمی کو جب خوشی ملتی ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ دونو باتیں مفید ہیں لیکن ایماندار آدمی کا ہر کام اچھا ہوتا ہے۔
جس شخص کے شر سے عوام الناس اپنی جان و مال کو محفوظ سمجھیں وہ ایماندار آدمی ہے۔
تُم پر تمہارے اہل وعیال تمہارے جہان اور تمہارے اپنے نفس کا بھی حق ہے پس تم روزہ بھی رکھو کھانا بھی کھاؤ نماز بھی ادا کرو اور ضرورت کے مطابق نیند بھی کرو۔
ظالم کو عوام الناس جب ظلم کرنے سے روک نہ سکیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالےٰ جلد عذاب نازل کرے گا۔
ظالم حاکم کے روبرو حق کی بات کہنا بہت بڑا جہاد ہے۔
اے لوگو! نیک کاموں کے کرنے کا مشورہ دیا کرو اور بُرے کاموں سے روکو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالےٰ تم پر عذاب بھیج دے پھر تمہارا رونا دھونا بے فائدہ ہوگا۔
اگر کوئی آدمی کسی خلافِ شرع کام کو ہوتا دیکھے تو اگر طاقت ہو تو ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو زبان سے منع کرے اگر یہ

بھی ممکن نہ ہو تو دِل سے اُسکو بُرا جانے مگر یہ آخری صورت کمزور ایمان کی نشانی ہے۔

بھلے اس سے کہ کوئی شک کی بات کرے اپنی بریت کے لئے اصل بات واضح کر دینی چاہئیے۔

اچھی تعلیم و تربیت سے بڑھ کر بیٹے کے لئے باپ کا کوئی عطیہ نہیں

صدقات کئی طرح کے ہیں۔ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا کسی مریض یا کمزور آدمی کو سہارا دے کر سواری پر سوار کرانا یا کسی کا مال لدوا دینا۔ اچھی بات کرنا نیز وہ قدم جو نماز یا کسی نیک کام کے واسطے اُٹھایا جائے راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹانا سب صدقات میں شامل ہیں۔

قسمیں کھا کر مال فروخت کرنے سے بیشک بکری تو بڑھ جاتی ہے مگر برکت کم ہو جاتی ہے۔

جو شخص مال کے خرید و فروخت اور قیمت کی وصولی میں نرمی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُس پر مہربانی فرماتا ہے۔

جو لوگ حصولِ مال میں مستغرق ہیں وہ اللہ تعالےٰ کی درگاہ سے راندے ہوئے ہیں۔

جس چیز میں کوئی نقص ہو اور مالک کو اُس کا علم ہو تو مسلمان کے لئے لازم ہے کہ ان نقائص سے خریدار کو خبر دے۔

جب تک پھل پختگی کے قریب نہ پہنچ جائے اُس وقت سے پہلے درختوں کے پھل فروخت کرنا جائز نہیں۔

بخل اور بد خلقی دو ایسی عادتیں ہیں جو کسی ایماندار انسان میں اکٹھی

نہیں ہو سکتیں۔

اے انسان! وہ مال جو تو نے کھا لیا یا پہن کر ضائع کر دیا یا صدقۂ جاریہ کے طور پر صرف کیا اس کے بغیر تیرا کوئی مال نہیں۔

سب سے قریبی رشتہ دار جو غریب ہو تمہارے صدقات کا حقدار ہے اس کے بعد کوئی غیر۔

خدا تعالےٰ کسی کی تکلیف دینے والے سے درگزر کرنے کے رد لیے اور غصہ پر صبر کرنے والے کو اللہ تعالےٰ محفوظ رہیگا اور اسکے مخالف اس کے مطیع ہوں گے۔

کثرت گناہ سے بداعمال انسان بلا روک ٹوک برے اعمال کئے جاتا ہے یہاں تک کہ وہ برائی کے احساس سے محروم ہو جاتا ہے۔

امام کو چاہئے کہ قراءت کو لمبا نہ کرے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے مریض کمزور اور کاروباری لوگ بھی ہو سکتے ہیں اس لئے ان کا خیال رکھو۔ جب اکیلے ہو جتنا چاہو پڑھو۔

ایسا مسلمان جو لوگوں سے میل ملاپ رکھے اور ان کی اذیت رسانی پر صبر کرے اُس مسلمان سے بہتر ہے جو نہ تو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور نہ اُن کی ایذا رسانی پر صبر کرتا ہے۔

ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دینار رکھتا ہوں آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو اپنی جان پر صرف کر۔ اُس نے پھر عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار اور بھی ہے آپؐ نے حکم دیا کہ اِس کو اپنی اولاد پر خرچ کر اُس نے پھر عرض کیا میرے پاس ایک

اور دینار بھی ہے۔ فرمایا اُسے اپنی بیوی پر خرچ کر پھر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلعم میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے خادم پر خرچ کر اُس نے پھر عرض کیا کہ میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے آپ صلعم نے فرمایا کہ اُسے تو جہاں مناسب سمجھے خرچ کر۔

اپنی طاقت کے صدقہ دو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

نیک مشورہ دینے والا اللہ کو محبوب ہے۔

اپنے قرابت داروں کو صدقہ دینے کے دو فائدے ہیں ایک تو ادائیگی صدقہ کا دوسرا رشتہ داروں کی نگہداشت کا اور مسکین کو صدقہ دینا صرف ایک صدقہ ہے۔

اگر اللہ تعالےٰ کے بغیر کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اگر کوئی عورت ایسے حال میں وفات پائے کہ اُس کا خاوند اُس سے خوش ہو تو اُس کا مقام جنت میں ہوگا۔

ایماندار آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی سے ناراضگی نہ رکھا کرے ہوسکتا ہے کہ اُس کو بیوی کی کچھ عادات ناپسند ہوں تو کوئی نہ کوئی عادت پسند بھی ہوگی۔

کسی برائی کے کام میں امداد کرنا اور اُس سے خوش ہونا ایسا ہے جیسا کہ عملاً خود اُس نے برائی کی۔

ہر ایک شخص کو اس کے مرتبہ کے مطابق برتاؤ کرو۔

مومن کا دل غمگین ہوتا ہے اور چہرہ خوش۔

کسی کی عیب جوئی نہ کرو۔ چوری یا چھپ کر کسی کی باتیں نہ سنو تکبر سے بچو کسی سے بغض اور ناراضگی نہ رکھو آپس میں بھائی بن کر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرو بدگمانی سے پرہیز کرو۔

اگر کوئی اللہ تعالےٰ کا بندہ قتل ہو جائے اور دوسرا بھائی خواہ مشرق میں یا مغرب میں اُس کے قتل سے خوش ہو تو خوش ہونے والا انسان بھی اُس گناہ میں برابر کا شریک ہوگا۔

مُسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں:۔ جب کوئی سلام کرے تو اُس کا جواب دے۔ بیمار پڑے تو اُس کی خبرگیری کرے اور فوت ہو جائے تو جنازے کے ساتھ جائے۔ اگر دعوت دے تو قبول کرے۔ اور چھینک کا جواب دے۔

اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو۔

جب ہانڈی پکاؤ تو اس میں ایک دو چمچے پانی کے اپنے ہمسایہ کے لئے بھی ڈال لیا کرو۔

راستہ میں نہ بیٹھو اگر بیٹھنا ضروری ہو تو اس کے حقوق نگاہ رکھو یعنی نظر نیچی رکھو۔ کسی کو ایذا نہ دو۔ جو سلام کرے اُس کا جواب دو اور نیکی کی تلقین کرو۔ بُرے کاموں سے منع کرو۔ مصیبت زدہ کی امداد کرو۔ اور گم کردہ راہ کو راستہ بتاؤ۔

جب چند اشخاص مل کر بیٹھے ہوں تو آپس میں کانوں میں باتیں نہ کرو اس سے دوسروں کی طبیعت ملول ہوگی۔

اُس شخص کا ورود جہنم میں ہوگا جس کے دِل میں یہ خواہش ہو کہ لوگ اس کے لیۓ مؤدب کھڑے ہوں۔

بہترین اسلام یہ ہے کہ تو ہر واقف یا ناواقف کو سلام کرے اور کھانا کھلائے۔

جب آپ گروہ کی صورت میں چل رہے ہوں تو ان میں سے ایک آدمی کا السلام علیکم کہنا کافی ہے۔ اسی طرح ایک جگہ بیٹھے ہوئے لوگوں میں ایک آدمی کا جواب دینا ہی کافی ہے۔

محبّت اور دشمنی میں میانہ روی اختیار کرو ہو سکتا ہے کہ تمہاری باہمی ناراضگی ہو جائے تو وہ تمہارے عیب بیان کرے۔

سوار پر فرض ہے کہ پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اسی طرح پیدل چلنے والے بیٹھے ہوؤں کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ بہتوں کو سلام کریں۔

تم سے پہلے نیک لوگ گوشہ نشینی میں عبادت کرتے۔ لہٰذا تم بھی اس کو اختیار کرو۔

خدا کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم خدا کو دیکھ رہے ہو وگرنہ یہ خیال تو دِل میں رکھے کہ اللہ تعالےٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ یہ کمزور ایمان والے کا درجہ ہے۔

اپنی خواہشوں کو نہ بڑھا۔ کیونکہ ایسا کرنا بے وقوفوں کا کام ہے۔

اللہ تعالےٰ کے ہاں انسان اُس کے عیال کی طرح ہیں اسی لئے اللہ تعالےٰ کے ہاں اس کے عیال کو فائدہ دینے والا زیادہ محبوب ہے۔

علم اور عمل لازم و ملزوم ہیں۔ عمل کے بغیر علم بیسُود ہے۔

عالم پر جاہل کے مقابلہ میں سات گنا عذاب دیا جائیگا۔

اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والا شخص قصور کو معاف کر دیتا ہے۔

عبادت بغیر علم کے فساد پیدا کرنے والی ہے۔
جو چیز انسان کی قسمت میں نہ ہو اُس ہر وقت طلبگار رہنا اُس کے لیئے شدید عذاب ہے۔
منافق اور زبان دراز کا ڈر اپنی اُمت پر سب سے زیادہ ہے۔
رزقِ حلال کا طلب کرنا عبادت کے نو حصوں کے برابر ہے۔
یقیناً اللہ تعالےٰ اُس شخص کو دوزخ میں داخل کرے گا جو رزقِ حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتا۔
حرام مال کی کمائی سے خریدا ہوا کپڑا جب تک انسان پہنے رہے گا۔ اُس کی نماز قبول نہ ہو گی۔
ایماندار کی نشانی ہے کہ اگر وہ کسی معاملہ میں کسی سے ناراض ہو جائے تو جلد راضی بھی ہو جاتا ہے۔
مُسلمان بھائی کو حقیر جاننا بہت بڑی بُرائی ہے۔
جس پر اللہ تعالےٰ رحمت کرے۔ اُس کو اپنے ہمسایہ کی مدد کرنی چاہیئے اگر اُس کو ضرورت ہو تو اُس کو قرض دے۔ بیمار ہو تو اُس کی بیمار پُرسی کرے۔ اگر فوت ہو جائے تو اُس کے جنازے کے ہمراہ جائے اگر اُس کا کوئی بہتری کا کام ہو تو اُس کو مبارک باد کہو۔ ہمسایہ کی اجازت کے بغیر اُس سے اپنی عمارت اونچی نہ کرو۔ اگر کوئی پھل وغیرہ خرید کر لاؤ تو ہمسایہ کو ہدیہ دو۔ نہیں تو اُس کو چھپا کر گھر میں لاؤ۔ اور نہ اپنے بچوں کو پھل لے کر باہر گلی میں جانے دو اور نہ ہی پھل کے چھلکے باہر گلی میں پھینکو تاکہ ہمسایہ کے بچے دیکھ کر تکلیف نہ محسوس کریں اور اپنی ہانڈی میں بگھار بھی چھپا کر لگاؤ۔ وگرنہ ایک چمچہ سالن ہمسایہ کو بھی بھیجو۔

قطعہ رحمی کرنے والا اللہ تعالٰے سے منقطع ہوگیا۔
خوش خلق اور نیک خصلت انسان ہمیشہ روزہ دار اور تمام رات عبادت میں مشغول رہنے والے انسان کے برابر درجہ رکھتا ہے۔
مؤمن کا بولنا دِل کے ماتحت ہوتا ہے۔
دُعا دینے والے کو ویسی ہی یا اُس سے بڑھ کر دُعا دو۔
کثرت گفتار سے بڑھ کر کوئی بُرا عمل نہیں ہے۔
ہر برائی کی اصل دُنیا میں مشغول ہونا ہے۔
پرہیزگار لوگ تکلف نہ کریں کیونکہ مجھے خود پسند نہیں۔
غیبت کسی انسان کی نیکیوں کو اتنی جلدی ضائع کر دیتی ہے کہ اتنی جلدی آگ خشک لکڑی کو نہیں جلاتی۔
جس کی شرارت کے ڈر سے لوگ اس کی عزّت کریں وہ شخص لوگوں میں سے بُرا ہے۔
تم میں سے بہتر وہ انسان ہے اور جلدی ناراض نہ ہو اور راضی جلدی ہو جائے لیکن بدتر وہ انسان ہے جو غصّہ جلد ہو اور راضی ہونے میں کافی دیر کرے۔
جب یہ چار چیزیں تیرے پاس ہوں تو دنیا کی کسی چیز کی تمہیں حاجت نہیں ۱۔ سچ بولنا ۲۔ خوش اخلاقی ۳۔ رزق حلال ۴۔ امانت کی حفاظت۔
آنسو کا وہ قطرہ جو خوفِ خدا سے بہ نکلے اور خون کا وہ قطرہ جو اللہ تعالٰے کے راہ میں گرے۔ اللہ تعالٰے کے ہاں ایسے دو قطروں سے زیادہ مقبول کوئی چیز نہیں۔

جو انسان جس قوم کے ساتھ اپنی مشابہت پیدا کرے گا وہ اُسی قوم سے قیامت کے دن اٹھایا جائیگا۔

جو شخص حق پر بھی ہو پھر بھی جھگڑا چھوڑ دے اُسکے واسطے جنت کے نزدیک اور جو جھوٹ بولنا ترک کر دے اسکو جنت کے درمیان اور خوش خلق آدمی کے واسطے جنّت کے اعلیٰ درجہ میں گھر دلانے کا میں ذمّہ دار ہوں۔

اگر کوئی چیز بازار سے خرید کر لاؤ تو سب سے پہلے لڑکی کو دے بعد میں لڑکوں کو دے۔

نیک عورت انسان کے لئے دُنیا میں سب سے بہترین خزانہ ہے۔

آپس میں تحفہ کا عام رواج رکھو کیونکہ تحفہ سے دِل کی کدورت دُور ہو جاتی ہے۔

آپؐ کا فرمان ہے کہ ایک بیٹی کا باپ بیمار اور دو بیٹیوں کا باپ بوجھ کے نیچے دبا ہوا اور مسلمانو تین بیٹیوں والے باپ کی مدد کرو کہ وہ بہشت میں میرا ہمسایہ ہوگا۔

صبر سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔

طلاق سے زیادہ ناپسند کوئی چیز خدا کے ہاں نہیں۔

انسانی جسم میں دِل ایک ایسا لوتھڑا ہے جس کے صحیح رہنے سے جسم صحیح رہتا ہے اگر خراب ہو جائے تو جسم بھی خراب ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فرزند دلبند سیدنا ابراہیمؑ کے نزع کے وقت اُس کو گود میں لے کر فرمایا۔ اے ابراہیم اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے ہم تیرے کسی کام نہیں آسکتا۔

اپنے ظلم کرنے والے کے حق میں بد دُعا کرنا بدلہ لینے کے مترادف ہے
علم حاصل کرنے کے لئے جو سفر کیا جائے اُس کو واپسی تک اللہ تعالیٰ
کے راہ میں سفر کرنے کا ثواب دیا جائیگا۔
جس نے دعوت قبول نہ کی تو اُس نے اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول
صلعم کی نافرمانی کی۔
آپؐ نے جس چھت پر پردے نہ ہوں اُس چھت پر سونے کی ممانعت
فرمائی۔
ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مجھے ایسی
نصیحت فرمائیے جو زیادہ لمبی نہ ہو کہ بھُول نہ جاؤں۔ حضور صلعم نے
ارشاد فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو۔
آپ نے خودکشی کرنے والے کے لئے نمازِ جنازہ نہ پڑھنے کا حکم دیا
جس کا خلق اچھا ہے وہی شخص مومن کہلانے کا حقدار ہے۔
ہمیشہ مختصر بات کیا کرو کیونکہ مختصر بات اچھی ہوتی ہے۔
جو شخص سیاہ خضاب لگا کر جوانوں کی مشابہت کرتا ہے وہ بدترین
بوڑھا ہے وہ خضاب لگا کر دھوکہ دیتا ہے اور دھوکہ دینے والا ہم
میں سے نہیں۔
آپؐ ایک جگہ سے واپس ہوئے تو مالکِ مکان نے سواری کے لئے
ایک خچر اور ایک غلام ہمراہ کر دیا۔ آپؐ نے غلام سے فرمایا تم میرے
آگے سوار ہو جاؤ کیونکہ جس کی سواری ہے وہ آگے بیٹھنے کا حق دار
ہے۔ غلام نے ادب کے خیال سے ہمراہ بیٹھنے سے انکار کیا تو آپؐ
نے فرمایا یا تو سوار ہو جاؤ نہیں تو واپس چلے جاؤ۔

انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کے چند کتابچے

جن کے نام درج ذیل ہیں جو راؤ شمشیر علی خاں نے تحریر کئے:۔

نمبر۱	گلوری آف اسلام (انگریزی)	قیمت	چھ پینی
نمبر۲	پرنسپل آف اسلام	" "	چھ پینی
نمبر۳	ٹو ہائی وے آف لائف	" "	چھ پینی
نمبر۴	اسلامی زندگی میں زناکاری و شراب خوری کی سزا اُردو		ایک شلنگ
نمبر۵	انسانی زندگی پر ایک نظر	قیمت	ایک شلنگ
نمبر۶	شانِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	"	ایک شلنگ
نمبر۷	دیارِ حبیبؐ میں کیا دیکھا سال ۱۹۶۷ء	"	پانچ شلنگ
نمبر۸	دنیا میں جنت	"	ساڑھے سات شلنگ
نمبر۹	سرمایہ تجارت و آخرت	"	"
نمبر۱۰	دیار نبیؐ میں کیا دیکھا سال ۱۹۶۷ء	"	"
نمبر۱۱	سیرت محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	"	دس شلنگ
نمبر۱۲	عقیدہ ختم نبوت اور انگریزی بناسپتی نبیؐ		زیر طبع
نمبر۱۳	بغدادی قاعدے	قیمت	ایک شلنگ
نمبر۱۴	نماز مترجم عربی انگریزی اُردو	"	چھ پینی
نمبر۱۵	پچاس حدیث نبویؐ ترجمہ انگریزی اُردو	"	ایک شلنگ

نوٹ:۔ جو صاحب انٹرنیشنل اسلامی مشن کا لٹریچر خرید کر پڑھتا ہے تو یوں محسوس کرے کہ وہ صدقہ جاریہ میں برابر کا حصہ دار ہے ہمارے لٹریچر کے متعلق مزید معلومات :- حاجی کرامت اللہ عثمانی صاحب ٹیکنیکل پرنٹرز کوچہ عثمانی میکلوڈ روڈ کراچی نمبر۱

۲۔ مولوی کریم اللہ صاحب امیر مشن نوٹینگھم

90 HOLGATE RD NOTTINGHAM. U.K.

۳۔ حاجی محمدؐ اشرف صاحب گوندل

25 CLIFFORD RD HUNNSLOW WEST MIDDX U.K.

۴۔ انٹرنیشنل تبلیغی مشن

3 NEW ST SLAITHWAITE

HUDDERSFIELD. U.K.

۵۔ محمد ظفر صاحب امیر مشن والسال

113 BRIDGEMAN ST. WALSALL STAFFORD. U.K.

انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن انگلستان کے پانچ انمول تحفے جن کے پڑھنے سے تجارتِ آخرت میں مدد مل سکتی ہے جن کے پڑھنے سے محبت و عقیدت و سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن پہلو آپ کو نظر آئیں گے تفصیل حسب ذیل ہے۔

عقیدہ ختمِ نبوّت

اس میں فتنۂ مرزائیت پر روشنی ڈالی گئی ہے صفحہ ۵۰۰ قیمت دس شلنگ

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

اگر آپ حج بیت اللہ عرفات مزدلفہ منیٰ کی دعائیں پڑھنا چاہتے ہیں یا آپ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تاثرات دیکھنا چاہتے ہیں۔ بدر اُحد خیبر۔ تبوک، عمان۔ بغداد۔ کربلا دمشق۔ شام بیت المقدس کے حالات پڑھنا چاہتے ہیں۔ یا ترکی، یونان، یوگوسلاویہ، آسٹریا، بلجیم، انگلستان جرمنی کے حالات پڑھنا چاہتے ہیں یا آپ ویزے پاسپورٹ کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کی جاری کردہ کتاب

دیارِ حبیب صلعم خرید کر پڑھیں صفحہ ۴۰۰ ۲ فوٹو مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ بمع جلد قیمت بمعہ جلد ساڑھے سات شلنگ۔

دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اگر آپ ارکانِ حج بیت اللہ کی پوری معلومات چاہتے ہیں اگر آپ زیارت روضۂ اقدس مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق معلومات چاہتے ہیں اگر آپ دورِ حاضر کے کذاب دجال کی زندگی پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ یا آپ یورپین زندگی میں اسلام کے روشن پہلو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کتاب دیارِ نبی صلعم پڑھیں۔ قیمت مجلد ساڑھے سات شلنگ

سرمایہ تجارت آخرت

اگر آپ تبلیغ دین کی اہمیت دیکھنا چاہتے ہیں اگر آپ موت کے بعد قبر حشر دوزخ جنت کے حالات پڑھنا چاہتے ہیں اگر آپ چھ نمبروں کی اہمیت سمجھنا چاہتے ہیں دورِ حاضر کے کذاب دجال کے حالات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو سرمایہ تجارت آخرت پڑھیں قیمت مجلد ساڑھے سات شلنگ۔

سیرتِ محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اگر آپ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن پہلو پڑھنا چاہتے ہیں یا آپ صحابۂ کرامؓ کی زندگی کے حالات پڑھنا چاہتے ہیں تو آپ ہماری کتاب سیرتِ محسنِ کائنات پڑھیں قیمت دس شلنگ۔

دُنیا میں جنّت

اگر آپ دُنیا میں جنّت کی حقیقت دیکھنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب دنیا میں جنّت پڑھیں قیمت ½7 شلنگ۔

قارئین کرام

آپ کے مشن کے ذمہ اب تک 311 £ قرض ہے جو کہ کتاب دُنیا میں جنت اور سرمایہ آخرت کی لاگت پر خرچ ہوا ہے - آمدنی مشن 1967ء درج ذیل ہے :-

حاجی قربان علی صاحب	£ 17 — 15
زبیدہ بیگم	" 5 — 0
شمشیر علی خاں راؤ ہڈرزفیلڈ	" 2 — 10
چوہدری عبدالمجید صاحب برسٹل	" 1 — 0
مولوی محمد کریم اللہ صاحب برمنگھم	" 2 — 0
فروخت دیارِ حبیبؐ	" 100 — 0
رانا محمد حنیف صاحب ساؤتھل	" 5 — 0
رانا محمد اشرف صاحب ہڈرزفیلڈ	" 1 — 0
حمیم رانا صاحب "	" 1 — 0
محمد شفیع صاحب لندن	" 1 — 0
فروخت قاعدے بغدادی	" 2 — 10
فروخت نماز مترجم	" 1 — 15
چوہدری نور محمد صاحب ساؤتھل	" 2 — 10
بیگم شیخ لیسٹر صاحبہ	" 30 — 0
کل آمدنی	" 172 — 10
کل خرچہ	" 312 — 10
آمدنی ۲۵ نومبر 1967ء تک	" 142 — 10

بقایا قرض
£ 170-0

مشن کے ذمہ اس وقت یکصد ستر پونڈ قرض ہے۔

دیارِ نبیؐ کی اشاعت میں ہمارے بھائی حاجی قربان علی صاحب ریڈنگ نے 350 روپیہ مالی مدد برائے اشاعت اسلام اور مبلغ ۴۰۰ صد روپیہ بطورِ قرضِ حسنہ دیا یعنی اس کتاب کی اشاعت میں سب سے زیادہ مالی مدد بھائی قربان علی صاحب نے کی ہے۔ ہمارا مشن بھائی قربان علی صاحب کا از حد مشکور ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اجرِ عظیم دے۔ آمین صد آمین۔

مزید معلومات کے لئے ہماری مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں:۔

۱۔ دیارِ حبیبؐ کا آنکھوں دیکھا حال 1966 قیمت 6 شلنگ
۲۔ دُنیا میں جنّت " 7½ "
۳۔ سرمایۂ تجارتِ آخرت " 7½ "
۴۔ دیارِ نبی صلعم کا آنکھوں دیکھا حال 1967 " 7½ "
۵۔ سیرت محسنِ کائنات صلعم " 10 "
۶۔ عقیدہ ختم نبوّت صلعم " 10 "

یہ پانچوں کتابیں آپ کے انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں مرکزی دفتر کا پتہ یہ ہے:۔

انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مشن انگلستان

3. NEW STREET SLAITH WAITE

HUDDERSFIELD. U.K.

ہمارے تمام ممبرانِ مشن ادارہ انٹرنیشنل اسلامی مشن حاجی محمد کرامت اللہ صاحب عثمانی کراچی والوں کا تہِ دِل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے ہمیشہ ہمارے مِشن کی قرضِ حسنہ سے امداد فرمائی۔

نیز برادرم محترم حاجی قربان علی صاحب ریڈنگ والوں کا ہم مزید شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جن کے تعاون سے چار صد روپیہ بطورِ قرضِ حسنہ اور ساڑھے تین صد روپیہ مالی مدد اس صدقۂ جاریہ میں فرمائی ہے۔

ہم بارگاہِ خداوندی میں دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے محترم حاجی عثمانی صاحب کراچی و حاجی قربان علی صاحب ریڈنگ انگلینڈ والوں کو دین اور دُنیا میں اجرِ عظیم عطا فرمائے آمین صد آمین

ادارہ انٹرنیشنل تبلیغی اسلامی مِشن

قارئین کتاب کی دُعاؤں کا محتاج

احقر شمشیر علی خاں راؤ

یکم رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

مطابق ۴ دسمبر بروز سوموار ۱۹۶۷ء

ختم شد

